بعون توفیق ایزدی بیمن فیض سرمدی این نسخه

مشتمل بر حالات بادشاهان و کوائف فرمان فرمایان اوده
از ابتدائے تاسیس سلطنت اجودهیا و تمکین ممالکت اسلامیه

احسن التواریخ ۱۲۹۳

یعنی

تاریخ صوبهٔ اوده

تا عهد معدلت مهد دولت علیه انگلشیه ثمرهٔ ریاضت فی تنها
نتیجهٔ فکر رسا منشی رام سهائے صاحب متخلص به تمنا

در مطبع تمنائی به حسن سعی منشی لچهمن چند طبع شد

ہیرتو نامی کا جو سر نامہ خدا کا نام ہے ‏ ‏ نیک ہی آغاز اور بالخیر ہی انجام ہے

ای تمنا لازم و ملزوم مین کیا ربط ہے ‏ ‏ التفات باہمی سی صورت آرام ہے

انسان کو لازم ہی کہ جس کام کا ارادہ کرے پہلے خدا کی مدد کا طلبگار ہو کیونکہ انسان ضعیف البنیان کی اصلا ایسی مجال نہین کہ بغیر اوسکی مدد کے کسی کام کو پایۂ انجام پر پہنچا سکے یا کوشش خاص سے شکل مطلب کا جلوہ دکھا سکے مگر ایزد تعالے نے انسان کو جوہر عقل سے ایسی دانائی اور رسائی عطا فرمائی ہے کہ انسان خود بخود اسکی بدولت ایسی باتین ظاہر کرتا ہے کہ وہ باتین دنیا مین نیکنامی اور خوش انتظامی کا باعث ٹھہر کر زینت بے اندازہ اور فروغ تازہ پاتی ہین اور عالم مین اپنی خوبیون کا خوب جلوہ دکھاتی ہین **لمولفہ** صدقے مین اوسکے عقل کو جسنے رسا کیا + مداح اوسکا جسکو یہ جوہر عطا کیا + یہ وہی انسان ہے کہ جسکو خدائے پاک نے کائنات مین اشرف المخلوقات بنایا اور رجحان بوجہ اس روح کا رتبہ اور روحون کے سامنے افضل اور اعلی ٹھہرایا جاننے والے خوب جانتے ہین کہ ایسا رحیم اپنی رحمت اور نوازش کی کامون سے تمام دنیا مین مشہور اور معروف ہوا اور پہچاننے والے خوب پہچانتے ہین کہ

ایسا کریم آفاق مین اپنی تمام بندون کی خبرداری اور مطلب برآری مین ہمہ دم مصروف
ہے پس ہم بندون کو بھی اوسکی فرمانبرداری اور خدمتگذاری مین دم مارنا عین شعور
ہے کیونکہ لازم اور ملزوم کا یہی دستور ہے لمؤلفہ مالک کا فیض و رحم و مروت
سے نام ہے * بندے کا بندگی و اطاعت ہی کام ہے * اس صورت مین یہ ضرور
واجب آیا کہ ہر ایک کو جہان اور دنیا کے کام کرنا ہین یہ بھی ایک کام یعنی خدا کی اطاعت
فرائضات اور واجبات ہی ہے کیونکہ دنیا اور دین مین اسیکے وسیلے سے نام ہی اور اس
فرض کو بھولکر سستی اور کاہلی مین بسر کرنا محض حماقت اور خیال خام ہی اگر کوئی
کہے کہ بندی کا بندگی کرنا اوس بات کی برابر ہے کہ جو خداوند کو ہماری خبرداری اور دوسرے
سلوکات پر نظر ہے سو اس بات سے اوس بات کو کیا نسبت کہان زمین کی پستی
اور کہان آسمان کی رفعت مصرع ما ہمہ تن گناہ تو دریای رحمتی * یہ بھی ظاہر ہی کہ اگر بندی
نے بندگی مین سر جھکایا اور اپنے کو اوس آشنائے بیگانہ اور بیگانہ سے آشنا بنایا مگر وہ فرض
جو کہ واجب اور کرنا چاہئے بہت دشوار ہے کیونکہ وہ غفار اور بندہ گنہگار ہی یعنی ایک
شمہ بھی ادا فرائضات سے ادا نہین ہو سکتا لیکن ہمارا خداوند ایسا منصف اور قدردان
ہے کہ اس تھوڑی ہی سی اطاعت کو بہت جانکر ہماری دلی تمنا بر لاتا ہے اور جو کچھ ہم
مانگتے ہین فوراً پہنچاتا ہے الحاصل جہانتک ہو سکے اوسکا شکر ادا کرنا اچھا ہی ہم خرما
ہم ثواب کا نقشہ ہے لمؤلفہ اسے تمنا جو کہین منہ سے صدا ہی نکلے * ساتھ ہی
اوسکے وہین شکر خدا ہی نکلے —

تمہید تالیف کتاب مین اور عرض خدمت احباب مین

ظاہر ہو کہ زمانہ قدیم سے تمام اہل علم باعانت و قدردانی حکام عالیمقام حوال ملوک و شاہان
قدیم و کیفیت ماجراے عجیب و غریب جو کہ عبرت اور نفع و ضرر خلائق سے خالی نہین ہے
ترتیب قلم کرتے چلے آئی ہین اور حال ماضی کو راست راست بکم و کاست حیطہ تحریر مین

لائے ہین لیکن سچے اور شرح حال کے دریافت کرنے مین ضرور کسیقدر دقت پیش آتی
ہے اسواسطے ہر وقت کے لوگ بقدر استعداد و بشرط بہرسی کتب تواریخ حتی الامکان حالات
قدیم کے حرف بحرف لکھنے مین مصروف رہے مگر طول مطلب سی نفرت کہا کر اکثر اون
حالات کو خلاصہ کرنے پر مائل رہے مبالغہ پر نظر نکی بیان صاف پر قائل رہے تاہم
معلوم ہوتا ہے کہ اکثر حالات جو واگذار ہو گئے ہین تین وجون سے خالی پائی نہین جاتی
پہلے سچی یا کل احوال سے آگاہی نہوگی - دوسرے کیا عجب ہے کہ سہل انکاری سی یا نظر اختصار
اظہار حال مین اغماض کیا - اور تیسرے یہ بہی خیال مین آتا ہے کہ اگر کل حالات داخل کتاب
کئے جاتے اونکا انجام امکان تحریر سے مشکل ہوجاتا اور حال طول پڑہنے سی شایقین کا
دل گھبراتا مگر تو بہی ہزارہا کتابین علماے متقدمین اور عقلاے نکتہ بین تحریر فرما گئی ہین
اور اپنی طبیعت کا جوش عالم کو دکہلا گئے ہین جنکی شمار اور نام و نشان سی آگاہی حاصل نہین
اور دیکہنا یا پڑہنا اونکا تو ایک بڑی بات ہے اور علاوہ اسکے اتنا وقت حاصل ہونا
ایک عجائبات سے ہے اور اسیطرح جو بڑا اسنے حالات آگے قلمبند ہو چکی تہے اور لوگون سے
اون کے دوبارہ دریافت کرنے مین کد کی اور ایک نئی کتاب اوسی بیان مین اور حالونکو
ملاکر جو شاید رہ گئے ہون تیار کی غرض ہوتے ہوتے اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ سنون اور حالونمین
کچھ نہ کچھ ضرور فرق ہو جانے لگا ناظرین کی نظر مین کہین کہین اختلاف کا رنگ نظر آنے لگا
اسیطرح رفتہ رفتہ عالمان انگریزی نے انہین کتابون کا ترجمہ اپنی زبان مین کیا
جنکو اونکے ہموطنون اور انگریزی جاننے والون نے بآسانی پڑہا اور سمجہا اور آخر کو نوبت تو
پہنچی کہ بنظر آسانی و بخیال رفاہ عام اردو مین ترجمے ہونے لگے کیونکہ زبان عربی و انگریزی
و سنسکرت و فارسی وغیرہ کے پڑہنے کو ایک وقت کثیر درکار ہے مگر زبان اردو کا سمجہنا اونکے
بہ نسبت کہین آسان ہے جیسا کہ فی زمانہ زبان اردو نے عالم مین اپنا رواج پایا ہے
اور سرکار ذوی الاقتدار کو بہی آسان مشغلہ پسند آیا ہے - اس بات کو

ہم بھی ہمیشہ پسند کرتے ہین کہ جب جیسا زمانہ ہو ویسا ہی ہر ایک کو کرنا مناسب و بہتر ہے
اور اگر اسکے برخلاف ہو تو اپنا ہی نقصان متصور ہے غرضکہ کچھ اسی پر منحصر نہین کہ اگر کسی
زمانے مین زبان سنسکرت کا رواج ہے تو اوسی زبان کو حاصل کرے سوای اسکے یہ بھی خیال
چاہیے کہ جب جیسا زمانہ دیکھے ویسا ہی آپ بھی عمل کرے کیونکہ لوگ خوب جانتے ہین کہ جس
مسلمان بادشاہ نے پہلے ہند پر حملہ کیا اوسنے اپنے وزیر کی مشورسے مادہ گاوان کو اپنے
لشکر کے سامنے کھڑا کر دیا اور ہنود کی لشکر کیطرف توپین چلانا شروع کر دین فوج ہنود کے
برہمن سردارون نے کہا کہ اس موقع پر ہتیارون کا چلانا کسیطرح زیبا اور مناسب نہین
قوم ہنود کو خلاف مذہب کوئی کام لازم اور واجب نہین ہندو تو اس خیال مین پابند رہے
اور مسلمانون نے خاطر خواہ موقع پاکر ملک پر قبضہ کر لیا اور فتحیاب ہوئے افسوس کہ ہندوون
نے اپنے وقت کو نہ دیکھا اور اپنے ملک کو مفت مین کھو دیا اور یہ بھی خیال مین نہ آیا کہ اوس وقت
دینداری کی مگر انجام کو غور نہ کیا کہ اپنی ہندو رعایا کو مسلمانون کی جنکو اپنے مذہب کے
خلاف سمجھتے تھے سپرد کر دیا اب جو چاہین سو کرین مارین یا جلائین شاید کہ اون جاہلون نے
یہ قول مذہبی نہ سنا تھا گیتا مین لکھا ہے کہ جب ارجن نے کہا کہ مین نہین چاہتا ہون کہ اپنے
بزرگون اور استادون پر جو میری مقابلے مین آئی ہین وار کرون تب کرشن جی نے فرمایا کہ
ایسے وقت مین ایسا ہی موقع ہے جو سامنے آئے اوسکو قتل کرنا چاہیے غرض کہ اب ایسا
وقت ہے کہ ہماری سرکار انگلشیہ کی خیالات مشکل باتون کی آسان کرنے مین ہمیشہ متوجہ
پائے جاتے ہین بلکہ روز بروز اپنا ظہور عالم مین دکھلاتے ہین دیکھیے کہ سوا اور اور
باتون کے علم کی مشغلہ کو ایسی ترقی دی کہ عالم کو عالم بنایا اور علم کی دولت کو کوڑیون کے
مول لٹایا اور اپنی زبان کی سوا زبان اردو کو ایسا فروغ دیا کہ یہ زبان فی الحال زبان عام
ہے اس سے ہمنے بھی دیکھا کہ اگر کتاب لکھنے کا شوق ہو تو زبان اردو کا پہلے ہی سے
ذوق ہو لہذا ہم بھی یہ کتاب مشتمل حالات تواریخ لکھنا آغاز کرتے ہین اور ارباب علم

دوست کی منصف مزاجی پہ ناز کرتے ہین کہ ہماری اس جانکاہی کے صلے مین ہمارے
عیبونکو چشم خطا پوشی سی ملاحظہ فرماینگے اور انگشت نمائی سے بچائینگے۔

فہرست تواریخ ہندوستان

رزم نامہ۔ ترجمہ پوتھی مہابھارت تاریخ بزرگ ہندوستان مشعر حالات پانڈوان و کوروان
و ترجمہ سری رامائن مشعر احوال راجہ رام چندر بحکم حضرت خاقان جلال الدین محمد اکبر
بادشاہ مولانای عبدالقادر و شیخ محمد سلطان نی زبان سنسکرت سے فارسی مین رقم کیا
و ترجمہ ہربنس پوران متضمن احوال راجہ سری کرشن و نسب راجگان و عابدان قدیم
بحکم اکبر شاہ مولانای عنصری نی رقم کیا۔ نسخہ گل افشان۔ یعنے سنگھاسن بتیسی مشتمل احوال
راجہ بکرماجیت مخترع پرتھی پنڈت وزیر راجہ بھوج و نسخہ پدماوت بر حقیقت محاربہ راجہ
رتن سین والی چتوڑ و سلطان علاء الدین دارای دہلی بایمای پادشاہزادہ دارا شکوہ شیخ احمد و دیگر
فضلای عہد نے تحریر کیا۔ اور نسخہ راجاوَلی کو جسمین آسامی راجگان ہین ستادیو رام
مرید گوسائین مولی رام نی ہندی سی عبارت فارسی مین تسطیر کیا۔ اور ترجمہ راج ترنگنی
ترتیب دادہ پنڈت رگھوناتھ جسمین احوال راجگان اور رایان مشہور ہی جامی مولانای عماد الدین
نے سنسکرت سی فارسی مین لکھا اور حالات سلطان محمود غزنوی و سلطان ناصر الدین
سبکتگین کو مولانا سے عنصری سنے قلمبند کیا اور تاریخ سلطان شہاب الدین غوری کہ
ابتدای سلطنت اونکی سی حکومت راجون اور رایون کی ہندوستان سے منقطع ہوئی ،،
تاریخ سلطان علاء الدین خلجی کہ بادشاہ ہند مشہور ہی اور تاریخ فیروز شاہی کو لامی امیر الدین
خالد خانی سنے قلمی کین اور تاریخ افغانیان محتوی بر احوال سلطان بہلول لودی اور نسل
اوسکے کی اور حقیقت شیر شاہ افغان اور اولاد اوسکی کی حسین علیخان افغان نے
ترتیب کی اور کتاب ظفر نامہ کو جسمین احوال فتوحات حضرت صاحبقران امیر تیمور گورگان
ہی مولانای شرف الدین علی نے تصنیف کیا اور تاریخ بابری کو کہ حضرت بابر شاہ نی اپنا حال

زبان ترکی مین لکھا تھا میرزا خان خانخانان عبدالرحیم خان نے زبان فارسی مین ترجمہ کیا - اور کتاب اکبرنامہ جسمین احوال حضرت ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر کی بعبارت عجیب و استعارات غریب علامی شیخ ابو الفضل نے لکھی اور تاریخ اکبرشاہی عطا بیگ نے تصنیف کی - اکبرنامہ کو شیخ الہداد نے رقم کیا - طبقات اکبری کو خواجہ نظام الدین احمد نے زیب قلم کیا اقبالنامہ جہانگیری جسمین حال بادشاہ حضرت صاحبقران ثانی نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ تک ہی معتمد خان عرف محمد شریف علی عملی نے ترقیم کیا کتاب جہانگیر نامہ مین جہانگیر بادشاہ نے خود اپنا حال درج کیا تاریخ شاہجہانی وارث خان نے درست کی اور تاریخ عالمگیری کو جسمین عالمگیر بادشاہ غازی کا ذکر ہی میر محمد کاظم نے لکھا تاریخ کشمیری کو جسمین چار ہزار سال کا بیان ہی سودا نامر شاہ محمد شاہ آبادی لغت کشمیری سے فارسی مین لائے - تاریخ بہادر شاہی جسمین کیفیت سلاطین ولایات گجرات و احمد آباد و تاریخ ولایت ملتان و مالوہ و دولت آباد و دکن و جونپور و بنگالہ و اوڑیسہ کہ زمانہ مختلف مین حکومت اورنگ نشینان دہلی سے باہر ہوگئیں تہین اور انہین ولایتون مین حاکم جداگانہ ہوگئے تہے اس تاریخ سے ظاہر ہے علاوہ اسکے اور بہت سی تاریخین با ضافہ حال دیگر اہل قلم تحریر کرکے علیحدہ آئے ہین جنکا شمار حد اندازہ سے دور ہے زبان قلم اظہار حال مین مجبور ہی اور اسی سبب سے اکثر حالات اور سنون مین تفرقہ پایا جاتا ہی کہین کہین اختلاف کا رنگ نظر آتا ہی اسیطرح عالمان انگریزی نے ہر ایک بات انگریزی مین ترجمہ کیا اور بنظر آسانی ترجمہ اوسکا زبان اردو مین کرایا حقیقت مین ہمارے تاریخ سے نہایت فائدہ حاصل ہی حال نیک و بد کو عبرت آتی ہی مثل مشہور ہی کہ شنیدہ اثری دارد دیکھہ کچہہ خیال مین جم جاتا ہی اہل دنیا کی کاروبار مین فایدہ دکھاتا ہی حتی المقدور روی زمین پر جسقدر ملک اور شہر واقع ہین سبکی کیفیت درج کتب متقدمین ہی مگر ہمکو بہم پہنچانا کل کتب تواریخ کا ایک امر دشوار ہی لیکن جو جس ولایت مین مقیم ہی اوسکو اوس سرزمین کی کیفیت سے آگاہی حاصل کرنا ضرور ہی لہذا یہ خادم بہی کچہہ حالات دیار باختصار قلمبند کرتا ہی یقین ہے

متعلقہ صفحہ ۲

نواب میر محمد امین برہان الملک

॥ नवाबमीरमुहम्मदअमीनबुर्हानुलमुलक ॥

کہ ناظرین اولی الابصار و شایقین ذوی الاقتدار پسند فرمائینگی اور عرض مطلب کو طول نہ ٹھہرائینگی ع

گر قبول افتد زہی عز و شرف

آغاز حال صوبہ اودہ ملک ہندوستان

واضح ہو کہ اودہ ایک ولایت وسیع اور آباد ہے زمانہ قدیم سے تختگاہ راجگان سورج بنسی رہا ہے۔ حد شرقی اسکی بہار حد جنوبی دریای گنگ حد غربی دہلی اور آگرہ حد شمالی کوہستان نیپال ہے راجہ اچھواک سورج بنس کے بعد وقت راجہ مردے سے طوایف الملوکی اس دیار مین آئی اور اہل اسلام کو اس ولایت مین آنے تک ملک جنوبی واقع دریای گھاگھرا راجہ جے چند ولد بجے چند ابن گوبند چندر کی قبضہ اقتدار مین تھا سنہ ۱۳۹۴ع مطابق سنہ ۷۹۶ ہجری مین محمد شاہ بن فیروز شاہ جسنے جونپور مین اپنا تختگاہ بنایا اور سکہ و خطبہ بنام نامی اپنے جاری کیا اس ملک پر قبضہ کر لیا اور سنہ مذکور سے سکندر پسر ناصر الدین و مبارک شاہ و ابراہیم شاہ و محمود شاہ و محمد شاہ جونپور مین سنہ ۸۸۱ ہجری مطابق سنہ ۱۴۷۶ع تک یکی بعد دیگری تخت نشین ہوئی اور سنہ ۸۸۱ ہجری مین تمام سلطنت اس طبقہ کا لودیون کے ہاتھ سے جو کہ قابضان دہلی تھی ہوا اور سنہ ۹۳۲ ہجری مین ہمایون بادشاہ خلف بابر شاہ نے لودیون کو فتح کر لیا اور نام و نشان اس سلطنت کا مٹا دیا جو کہ عہد سلطنت بہادر شاہ مین میر محمد امین متوطن نیشاپور ملک خراسان اکابر خاندان ایران سے شاہجہان آباد مین پہنچکر خدمات عالیہ پر ممتاز ہو بخطاب نواب برہان الملک سے اعزاز پایا سنہ ۱۱۳۴ ہجری مطابق سنہ ۱۷۲۱ع سے علاوہ دیگر خدمات کی صوبہ داری اودہ بھی اونکو ملی سنہ ۱۱۵۱ ہجری مین بعد وفات نواب ممدوح کی امر ریاست اودہ کا نواب ابو المنصور علیخان صفدر جنگ (بن جعفر خان بیگ ابن محمد قلیخان بیگ بن منصور مرزا ابن مرزا بداغ شاہ بن مرزا جہان شاہ بن قرا یوسف ترکمان دشت نشین آذربایجان برادر زادہ قرا محمد و داماد و ہمشیر زادہ برہان الملک خلد آشیان) کی نام قرار پایا شیر جنگ برادر زادہ برہان الملک نے بدریافت اسکے دعوی وراثت پیشگاہ محمد شاہ مین پیش کیا لیکن بطمع

پہلے ہی راجہ لچھمین نراین وکیل باقرار ادای دو کروڑ روپیہ پیشکش بہ سفارش نادرشاہ
جسنے ہندوستان کو فتح کیا تھا صوبہ اودہ بنام صفدر جنگ بالاستقلال ہوا ۱۱۶۱ ہجری مین
حضرت ابوالنصر مجاہد الدین احمد شاہ بن حضرت محمد شاہ بغرہ ربیع الثانی ۱۱۶۱ ہجری مین بعمر
بیست و دو سالگی باغ شالامار مین تخت سلطنت کو اپنے جلوس سے زینت بخشی اور بعدہ ۲۵ یوم
کے نواب صفدر جنگ بہادر کو اودہ مین بھیجدیا اور یون ہی ایک تحریر بھی پایا گیا کہ نواب ممدوح
عہدہ وزارت احمد شاہ پر سرفراز ہوئے تھے ۱۱۶۵ ہجری مین بسبب فتنہ پردازی بعض امرا
میان شاہ و وزیر رنجش ظہور مین آئی اور نواب قیام اپنا شاہجہان آباد مین مناسب نہ دیکھکر
روانہ اودہ ہوئے اس اثنا مین وزیر الممالک یعنے نواب موصوف اور احمد خان رئیس
فرخ آباد سے سخت لڑائی ہوئی راجہ جگت نراین نواب کو اپنی ہاتھی پر سوار کرکے اوس معرکہ
کارزار سے باہر لیگیا اور قصد دہلی کا کیا انتظام الدولہ بہادر پسر قمر الدین خان نے اس بات کو
اپنے حق مین مضر سمجھا اور دہلی مین نواب کے پہنچنے کا روادار نہوا ناگزیر نواب اسی دیار یعنے
صوبہ اودہ مین مقیم رہے جو کہ اب خاص ملک اودہ کا حال بیان کیا جاتا ہے لہذا

وجہ تسمیہ اس ملک اودہ کی لکھی جاتی ہے

پہلی تصریح ملک اودہ کی جو بنام اختر نگر بھی مشہور ہے ضرور لازم ہے یون تو اکثر روایات
مختلف ہین مگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت راجہ ٹوڈرمل نے عہد حکومت حضرت جلال الدین
اکبر بادشاہ ہند مین دفتر تحصیل و خراج و سیاق وغیرہ حسب رواج میرزایان خراسان
کے جاری کیا اور سنہ فصلی ایجاد کیے اور رقوم حساب جو کہ دفتر بادشاہان اسلام مین
جاری تھے نئے طور پر ایجاد کیے اور بلاد گجرات و بنگالہ اور اکثر مقامات مین ثمرہ دوات شناسی
سے فیروزمند ہوکے پایہ وزارت پر پہنچا اور سال جلوس اکبر بادشاہ کی چھبیسوین سال مین
وزیر اعظم ہوگئے تمام اراضی ممالک محروسہ ہند کو پیمایش کرکے رقبہ اور پرگنہ جات قایم
کیے اور حدود صوبجات بقید تعداد و نام مقرر کیے اور مثل دیگر صوبجات کے قدیم اودہ کا

نام اختر نگر رکھا اوس وقت سے اودھ کا نام اختر نگر ہی چلا آتا ہے — دوسری یون بھی مشہور ہے کہ حضرت بہادر شاہ ابن عالمگیر یعنی ۱۱۲۳ ہجری مین اودھ بنام روشن اختر الملقب بہ حضرت محمد شاہ بن جہاندار شاہ ابن بہادر شاہ موسوم ہوا مدت تفرقہ حضرت اکبر و عہد بہادر شاہ تقریباً ایکسو ساٹھ سال ہے الغرض وہ دودمان تیموریہ سے جو بادشاہ ہوا اوسنے اس ملک کو نیا نام اختر نگر مشہور رکھا اور مورخین نے لکھا ہے کہ ۲۵ ذیقعدہ ۱۱۳۱ ہجری روشن اختر یعنی محمد شاہ بعمر سولہ برس کے سواد فتحپور مین سریر آرا ہوا تاریخ جلوس ابو الفتح ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ غازی کی یہ ہے درج ہے بیت روشن اختر بود اکنون ماہ شد٭ یوسف از زندان بر آمد شاہ شد٭ جو کہ اس تاریخ مین دو عدد کا تفاوت ہے لیکن اسقدر تفاوت بجہت ضرورت حسن مضمون روا جائز ہے اور یوسف کا زندان سے نکلنا یہ مراد ہے کہ شاہزادہ ایام طفولیت مین نظر بند تھا ۱۱۳۱ ہجری مین سادات بارہا نے فریب سے امیر توران کو جسکا نام محمد امیر خان تھا سے اختیار کر دیا اور استقلال محمد شاہ مین کوشش کی لیکن جو حضرت ممدوح عیش دوست تھے کچھ زیادہ نہوا امور سلطنت مین خرابی ہو گئی ۱۹ شہر صفر ۱۱۳۳ ہجری بادشاہ ہی کتخدائی محمد شاہ کی ساتھ ملکہ زمانی دختر فرخ سیر کی بکمال زیب و زینت ہوئی اور اسی سن مین نادر شاہ آیا - واضح ہو کہ نقل و حکایات فضول کتب سیر مین درج ہوتے تھے لیکن بمضمون الخبر یحتمل الصدق والکذب کو بیان کرنا بھی ضرور ہے کیونکہ حضرت نظامی گنجوی نے پیدائش سکندر رومی کے طور پر بیان کیا ہے **نظم**

درین داوری داستانها بسیست	مرا گوش بر گفتهٔ هر کسیست
چنین آمد از هوشیاران روم	که زاهد زنی بود زان مرز و بوم
آبستنی روز بیچاره گشت	ز شهر و ز شوی خود آواره گشت
بویرانهٔ بار بنهاد و مرد	غم طفل میخورد و جان میسپرد
دگر گونه دهقان آذر پرست	بدارا کند نسل او باز گشت
ز تاریخها چون گرفتم قیاس	هم از نامهٔ مرد ایزد شناس

دران شهر دو گفتا جستی نبود	گذاشت سخن را درستی نبود
درست آن شد از گفتهٔ شهریار	کز از فیلقوس آمد آن شهریار

الحاصل مولوی قبول محمد ہفت قلزم نے اپنی تالیف مین بوجہ تسمیہ حضرت لکھنؤ ایسا
لکھا ہے کہ یہ شہر اسقدر وسیع تھا کہ فقط قوم حلاق مین سوا ایک لاکھ آدمی تھا کثرت دوسری
قومون کی اسیطرح قیاس کرنا چاہیئے اور نسبت اختر نگر کے یہ بیان ہی کہ شروع
آبادی مین اس صوبہ کے اکثر بیرگنے تھے اسی وجہ سے اکثر نگر مشہور ہوا جبوقت
کہ اہل اسلام مالک یا مست اس صوبہ کے ہوئے لفظ اکھتر کو عربی عجم مین نقل کیا
جسکے سبب سے زبان زد یہ اکتر ہوا جو اکثر محرف ہی یعنی تھا لہذا بہ اختر مشہور ہوا جیطور پر نقل
کہ اصل مین تہری نقل ہی بوجہ غیر فصیت کے تہ بھلا کہا جاتا ہی جسمین تین دو ائین ہین یعنی
ہرے - بھیرا - آٹوا ایک مورخ نے ذیل سلاطین صفویہ مین لکھا ہی کہ ۹۴۲ھ ہجری مین
حمزہ بن محمد یا امیر حمزہ نے چند ماہ سلطنت کی اور حمزہ بن محمد خدابندہ بن طہماس
شاہ اسمعیل ثانی بن جو اولاد صفی الدین صوفی تھا ۹۵۵ھ ہجری مین فرمانروا تھا اور اکثر
تواریخ سے پایا جاتا ہی کہ تغیر و تبدیل نام مقامات ہر ایک حکمران کے عہد مین ضرور
ہوا کرتا ہی جیسا کہ نقل کرتے ہین کہ حضرت یوسف و حضرت یعقوب حضرت یونس علیہم السلام
کہ جنکو زبان انگلش مین جیکب جوزف و جانس کہتے ہین اور اسیطرح لفظ کوتوال کو
کہ ہندی لفظ ہی یعنی صاحب قلعہ اصل مین کوٹ وال تھا کوٹ یعنی قلعہ و وال یعنی
صاحب - اکثر کتب مین یہ لکھا گیا ہی کہ ایک کو بنام دیگرے بھی موسوم کرتے ہین -
تیسرے از روے تحقیقات ولکاکس صاحب ملازم رسد سلطانی اودھ سے
ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ۱۳۲۳ع مطابق ۷۲۴ ہجری مین ہر سنگہ دیو راجہ سمرن گڈھ
قوم سورج بنسی نے جو حاکمان ملک اودھ سے تھا ملک نیپال کو اپنے قبضہ مین کیا
[illegible] اولاد اوسکی اوپر ریاست نیپال کے قابض رہی المختصر اس تحریر سے مقام ہو

اسمقام پر یہ فایدہ ہے کہ سنہ مذکور سے سنہ حال تک پانچ سو باون ۵۵۲ برس کا فرق
ہے اوس وقت مین بھی نام اس ملک کا اودہ تھا۔

چوتھے بعضون نے لکھا ہے کہ تمام صوبجات سے یہ صوبہ چہارم اور ایک بڑا
شہر ہے مردم ہند اسکو اودہیا یعنی اجودہیا کہتے ہین اور اودھیش سری رامچندر [illegible] کے
پسر راجہ جسرتھ کا نام ہے اور معنی اوسکے مالک اودہ ہین اور یہ شہر کنارے دریا
گھاگھرا و گوریا و سرجو پر واقع ہے جہان کہ یہ تینون دریا آپس مین ملکر نامزد بہ سرجو
ہین ۔ بہرایچ و لکھنؤ و خیرآباد و بلگرام داخل اس صوبہ کے ہین طول اس صوبہ
کا گورکھپور سے قنوج تک ایکسو پینتیس کوس ۱۳۵ ہے اور عرض کوہ شمال سے الہ آباد
تک ایکسو پندرہ کوس ہے اور ایک محقق کا قول ہے کہ اختر با طای غیر منقوطہ کے ہے
زمانہ سابق مین یہ ملک از بس با خوف و خطر تھا لہذا لفظ خطر کی مناسبت سے اختر نام
کہا گیا اور لفظ اختر ایک لطیفہ تھا اسواسطے بعد نظم و نسق کے نام اخترنگر پڑ گیا

پانچوین بعضے جہاندیدگان پیشین یون حیطۂ حساب مین لائے ہین کہ غالب ہے
کہ اس ملک مین رصد نجوم کی ہو لہذا اختر شناسان روشن قیاس نے باین لحاظ
اس صوبہ کو اخترنگر لکھا بہر حال یہ راقم عاصی اس بحث مین زیادہ طول دینا مناسب
نہین جانتا کہ صاحبان علم و فن بخوبی واقف ہین کہ یہ ایک بڑا مشکل کام ہے جو صحیح اور غلط میں
فرق کر سکے اور اصلی حقیقت پر دم مارے کہ ہر ملک و شہر کے نامون مین اسی قسم سے اختلاف پیدا ہین
جیسے شہر کاشی کو بنارس کہتے ہین یہین بہت مقام ایسے ہین بوجہ تبدیل حروف و تغیر
سلطنت کے اصل حقیقت اونکی بخوبی معلوم نہین ہو سکتی جیسا کہ نام قدیم اسکا کاشی ہے زبان سنسکرت
مین اسکے معنی راستہ اور بنارس اصل مین بارانسی ہے ایکطرف اسکے دریای برنا اور ایکطرف
رہ داسی دریا رواں ہے اور درمیان ان دونون چشمون کے جو کہ سرزمین واقع ہے ایکو
قاعدہ صرف مین بارانسی کہتے ہین اور تصرفات فارسی و اردو مین بنارس آیا از انجا
اس موقع پر بیان تسمیہ اودہ مین راقم کو مناسب معلوم ہوا کہ کچھ دور شہرون کی نام [illegible]

جو وقتاً فوقتاً تبدیل ہوئے ہین اونکا ذکر بھی لانا خالی از فائدہ نہین ہو کیونکہ اسکو درج
ہونے سے پہلی یہ بات ہو کہ مطالعہ اور سماعت تاریخ سے گروہ سلاطین کا فدا نام کو باعث
اصلاح حال معاش و معاد و تہذیب اخلاق و تدبیر منازل و انتظام محافل مخصوص وقت
ظہور مکارہ یہ کہ ہر ایک فرد بشر کو اوس سے چارہ نہین سے سقیہ صبر و تحمل ہے اور دوسرے
ادراک وقایع عجیبہ سے سبب وثوق اعتقاد عظمت آفرینندہ کون و مکان کا ہو اور اسوقت
اختلاف نام کی بحث پیش ہو بنا برآن وجوہات اختلاف کے تصدیق کیواسطے ذکر اسکا
بیجا نہین ہو لہذا بطور نظیر کے کچھ شہرون کے نام ذیل مین لکھے جاتے ہین —

تمثیلات وجہ تسمیہ ملک اودھ

حضرت جلال الدین محمد اکبر ابن ہمایون و شاہجہان ابن جہانگیر و اورنگزیب
ابن شاہجہان نے خطاب صوبجات ہند کے حسب تفصیل ذیل مقرر کئے —
مستقر الخلافت اکبرآباد[1] — دار الخلافت شاہجہان آباد[2] — دار الجہاد حیدرآباد[3] —
دار السرور بیجاپور[4] — دار الامان ملتان[5] — دار السلطنت لاہور[6] — دار الامارہ مرشدآباد[7]
کشمیر[8] جنت نظیر — صوبہ اودھ[9] اختر نگر — صوبہ احمدآباد گجرات[10] — صوبہ دار الخیر اجمیر[11]
واز روے اعتقاد اجمیر شریف کہ وہان مزار حضرت معین الدین چشتی ہو — صوبہ ٹھٹھہ[12]
صوبہ مالوہ[13] — صوبہ دکن[14] — صوبہ خاندیس[15] — صوبہ برہانپور[16] — صوبہ اوڑیسہ[17] — کہ اوسکو
فتحپور بھی کہتے ہین — ڈھاکہ[18] یا جہانگیر نگر — راج محل[19] یا اکبر نگر — صوبہ بہار[20] عرف پٹنہ صوبہ کابل

تذکرہ فرخ آباد

فرخ آباد ایک تعلقہ موسوم بہ مانپت تھا — اور اسمین رادھانگری جسمین سات تن پور
وغیرہ بارہ گاؤن شامل تھے اور نواب محمد خان بنگش نے اسی مقام پر قلعہ بنایا
اور فرخ آباد نام رکھا اسمقام پہ دریاے گنگ شمال سے مشرق کو جاتا ہے
محمد خان بنگش ابتداے حال مین بجمعداری سوار و پیادہ نوکر تھا جبکہ شاہزادہ

شاہزادہ فرخ سیر ابن عظیم الشان ابن بہادر شاہ نے مقام عظیم آباد سے واسطے
جنگ معز الدین کے خروج کیا محمد خان نے مع چالیس ہزار سوار کے فرخ سیر سے
ملاقات کی اور بعطاے منصب ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار اور خطاب سے سرفرازی
پائی اور جنگ مین فرخ سیر نے بہادری سے ساعی جمیلہ کے اوسکو پرگنہ شمس آباد و بھوجپور
وجہر آباد وغیرہ جاگیر مین عطا کیا بفاصلہ بارہ کوس قصبہ مو شمس آباد حدود دیہہ
بھوجپور مین کنارہ دریاے گنگا پر ایک شہر بنام فرخ آباد اور دوسرا قایم گنج بنام لڑکے
اپنے کے قایم کیا اور سرحد کول سے شاہ پور تک کہ تخمیناً ایک کوس کا فاصلہ ہوگا۔
محمد آباد۔ دریا گنج۔ خدا گنج۔ بیبی گنج۔ علی گنج۔ یاقوت گنج۔ شمشیر گنج۔ کالس گنج۔
وغیرہ آباد کئے۔ چنانچہ اونمین سے بعض جنگ راجہ نول راے نایب ریاست اودھ مین
پامال و ویران ہو گئے۔

مرشد آباد

مرشد آباد پہلے مقصود آباد کہا جاتا تھا سنہ ۱۱۱۶ ہجری مین دار الامارت بنگالہ ہوا نواب
جعفر علیخان تعلیم یافتہ ملک ایران نے جو ایک نو مسلم برہمن کے بطن سے تھا اور شہر ڈھاکہ
مین بود و باش رکھتا تھا۔ شہنشاہ عالمگیر سے صوبہ داری بنگالہ پر مقرر ہوا اور شہر ڈھاکہ کو
چھوڑ دیا اور مقصود آباد مین سکونت اختیار کی بعد اورنگ زیب عالمگیر کے صوبہ بنگالہ کو
جگت سیٹھ کی مدد سے خرید کر لیا اور سنہ ۱۱۳۹ ہجری مین انتقال کیا شجاع الدولہ داماد اوسکا
مالک ریاست ہوا سنہ ۱۱۵۲ ہجری مین علاؤ الدولہ سرفراز خان رئیس ہوا بعد ایک سال کے اوسکو
الہ وردی خان نے مار ڈالا سنہ ۱۱۶۹ ہجری مین الہ وردی خان نے وفات پائی غلام حسین خان
مخاطب سراج الدولہ اوسکے لڑکے نے کہ ظلم اوسکا مشہور ہے ترقی پائی اور کلکتہ کو پہلی لڑائی مین
انگریزون سے چھین لیا اور بعد اوسکے شکست کھائی اور میران کے ہاتھ سے مارا گیا الحاصل
اس ریاست مین جو سکہ مدور بخط نستعلیق جاری تھا واسطے ملاحظہ ناظرین کے ذیل مین

درج ہر عبارت طرف اول ۔ سکہ زد بہ ہفت کشور سایۂ فضل الہ + حامی دین محمد شاہ عالم پادشاہ + عبارت طرف ثانی سنہ ۱۹ جلوس میمنت مانوس ضرب مرشد آباد

عظیم آباد

ظاہر ہو کہ عظیم آباد کو زبان ہند مین پٹنہ کہتے ہین جب راجہ جرآسندھ آغاز دو کلجگ مین اس ملک کا حکمران تھا تب اوسکے عہد مین اس مقام کا نام پھول پر مشہور و مشتہر تھا ۔ بعد اسکے پاٹل نام راجہ مالک اس ملک کا ہوا اوسوقت پاٹلی پتر نام اوسکے سوسوم ہوا بعد اوسکے ہندی زبان مین پلٹا نام رہا اور پس ازان بنام پٹنہ دیوی معبد ہنود مشہور ہوا ۔ جسوقت حضرت محمد معظم شاہ بہادر نے عظیم الشان لڑکے اپنے کو وزارت اوڑیسہ و پٹنہ و الہ آباد پر علاوہ صوبۂ بنگالہ کے سرفراز کیا عظیم الشان نے اوس مقام کا نام عظیم آباد رکھا سکہ ہائے ذیل مین درج ہین سکہ عہد شاہجہان ۔ عبارت طرف اول ۔ صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی ۔ طرف دوم ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابی بکر و عدل عمر بآزرم عثمان و علم علی ۔ سکہ عہد عالمگیر عبارت طرف اول ۔ ابو المظفر محی الدین الدنیا والدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی طرف دوم ضرب پٹنہ سنہ احد جلوس میمنت مانوس ۔ سکہ فرخ سیر شکل مدور و خط نستعلیق عبارت اول سکہ زد از فضل حق بر سیم و زر + بادشاہ بحر و بر فرخ سیر + و عبارت طرف ثانی ضرب عظیم آباد سنہ جلوس میمنت مانوس

ٹھٹھہ

ٹھٹھہ مخالطت نشاط افزا ۔ زمانۂ قدیم مین یہین آباد ایک شہر تھا اور سلطنت گاہ بھی مقام تھا اور حاکم اس مقام کا ایک زمانہ تک دھرم بدوج رکھتا تھا جب دو دیوری مضافات اوسکے مین تخت بہ ہوا دیوانگام ہوا ۔ در باب ٹھٹھہ راقم کو تحقیق معلوم نہین کہ کس حاکم کے وقت مین لقب ہوا

لاہور

لاہور ۔ یہ شہر قدیم دریائے راوی پر واقع ہے اسکی آبادی کو لو خلف راجہ رام چندر والی
دھر سے نسبت دیتے ہیں اور بعض مقام میں لہور لو ہاور دیکھا گیا جو کہ گردش افلاک سے
دار الحکومت اس ولایت کی شہر سیالکوٹ میں قائم ہوئی تب ۳۹۰ہجری میں محمود غزنوی نے
اس ملک پر قبضہ کر لیا خسرو شاہ اور اسکے لڑکے نے لاہور کو دار السلطنت بنایا عرصے
تک وہ دمان سلاطین تیموریہ نے اسکی آبادی میں ہمیشہ کوشش کی سکہ ہائے رائج کی
تفصیل ذیل میں مندرج کیجاتی ہے سکہ ہائے عہد اکبر بادشاہ سنہ ۳۱ جلوس شکل سکہ مدور بخط
نستعلیق عبارت طرف اول ۔ اللہ اکبر جل جلالہ ۔ و عبارت طرف ثانی ضرب لاہور شہر الٰہی سنہ
ایضاً طرف اول ۔ و ایضاً طرف دوم ۔ ضرب لاہور بہمن الٰہی سنہ ۳۹ جلوس ۔ طرف اول ایضاً
و طرف دوم ۔ ضرب لاہور مہر الٰہی سنہ ۔ عبارت طرف اول ایضاً طرف دوم ضرب لاہور
شہریور الٰہی سنہ ۹ ہجری شکل سکہ مربع و خط ثلث عبارت طرف اول سلطان جلال الدین
محمد اکبر بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ ضرب لاہور ۔ و طرف دوم ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ ۔ سکہ ہائے عہد جہانگیر بادشاہ ۔ سنہ جلوس ۔ عبارت اول ۔ نور الدین جہانگیر اکبر شاہ
طرف دوم ۔ ضرب لاہور ماہ اردی بہشت الٰہی و شکل سکہ مدور و خط نستعلیق سنہ ۱۵ جلوس
عبارت اول شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر شاہ ۔ طرف دوم ۔ زد سکہ زر را ساخت رنگ
برنگ + مہر ملو ضرب ۔ لاہور ۔ شکل مدور و خط نستعلیق ۔ سنہ جلوس ہجری ۔ عبارت
طرف اول زنام شاہ جہانگیر شاہ اکبر بود + عبارت طرف ثانی ۔ ہمیشہ باد ابر روئے سکہ
لاہور + شکل مدور و خط نستعلیق ۔ سکہ عہد شاہجہان سنہ جلوس عبارت طرف اول
شاہجہان بادشاہ غازی شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی ضرب لاہور ۔ طرف دوم ۔
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابی بکر و عدل عمر آزرم عثمان و علم علی شکل مدور
و خط نستعلیق سنہ فیع الدرجات سنہ ۲ جلوس ۔ عبارت طرف اول ۔ زد سکہ بہند
با ہزاران برکات + شاہنشہ بحر و بر رفیع الدرجات + طرف دوم ۔ ضرب دار السلطنت
سنہ جلوس میمنت مانوس

کشمیر

کشمیر دار الملک اس صوبہ کا شہر سری نگر ایک مدت سے آباد ہے

احمد آباد

احمد آباد زمانۂ قدیم میں شہر ہین تخت نشینی کا مقام تھا سنہ ۸۱۱ ہجری میں سلطان احمد
بن سلطان محمد مظفر شاہ سریر آرا ہوا۔ اور قلعہ اور عمارات کنارے دریا کے طیار
کرائے اور اس صوبہ کو بنام احمد آباد موسوم کیا۔ سکہ ہائے سلاطین ذیل مین قلم
ہین۔ اکبر بادشاہ۔ سنہ ۴۵ جلوس عبارت طرف اول۔ اللہ اکبر جل جلالہ۔ عبارت
طرف دوم۔ ضرب احمد آباد بہمن الٰہی۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۳۵۔ عبارت
طرف اول ایضاً۔ طرف دوم۔ ضرب احمد آباد آبان الٰہی۔ شکل مربع و خط نستعلیق
سنہ ۴۴۔ عبارت اول ایضاً طرف دوم۔ ضرب احمد آباد آبان الٰہی۔ سنہ ۴۹ جلوس
جہانگیر بادشاہ۔ ۱۔ عبارت طرف اول۔ شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر شاہ۔ طرف دوم
سکہ زد در احمد آباد از عنایات الٰہ۔ شکل مدور و خط نستعلیق سنہ ۱۵ جلوس سنہ ۱۰۲۹ ہجری
و شکل سکہ مدور و خط نسخ سنہ ۱۰۲۱ ہجری۔ عبارت طرف اول نور الدین جہانگیر شاہ
طرف دوم۔ ضرب احمد آباد آخرین ماہ آذر الٰہی۔ شاہجہان سنہ ۲ جلوس و سنہ ۱۰۳۸ھ عبارت
طرف اول شاہجہان بادشاہ غازی شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی ضرب احمد آباد عبارت طرف
دوم۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابی بکر و عدل عمر و آزرم عثمان و علم علی شکل مدور
خط نستعلیق ۲۔ سنہ ۲ جلوس۔ عبارت طرف اول شاہجہان بادشاہ غازی شہاب الدین محمد
صاحبقران ثانی۔ عبارت طرف دوم۔ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ضرب احمد آباد فروردی ماہ
الٰہی شکل مدور خط نستعلیق۔ مراد بخش۔ عبارت طرف اول محمد مراد بخش بادشاہ غازی
ضرب احمد آباد۔ طرف دوم۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ شکل مدور و خط نستعلیق۔
معز الدین جہاندار شاہ سنہ ۱۱۲۴ھ سنہ۔ عبارت طرف اول زدہ سکہ بر نقرہ چون مہر و ماہ

ابوالفتح غازی جہاندار شاہ + عبارت طرف دوم - ضرب احمد آباد سنہ احد جلوس میمنت مانوس

مالوہ عرف اوجین

مالوہ عرف اوجین ایک شہر بزرگ و قدیم تختگاہ راجہ بکرماجیت کا تھا جسکا سنہ مشہور ہے اور اوسکا سنبت آجتک رائج ہے جسکی تعداد اونیس سو ۱۹۳۲ تقریباً ہے اور آغاز سال اس سمبت کا ماہ چیت مین ہوا کرتا ہے - سکہ عہد فرخ سیر بادشاہ - عبارت طرف اول سکہ زد از فضل حق بر سیم و زر + بادشاہ بحر و بر فرخ سیر + طرف دوم ضرب دار الفتح اوجین سنہ جلوس میمنت مانوس

اورنگ آباد عرف خجستہ بنیاد

اورنگ آباد عرف خجستہ بنیاد - زمانہ قدیم مین اس شہر کو راونانگری کہتے تھے بعد اوسکے بنام دیوگڈھ موسوم ہوا جس وقت سلطان محمد محی الدین خلجی نے تمام ملک دکن کو قبضہ مین کیا قلعہ دیوگڈھ کو نامزد بہ دولت آباد کیا جب شاہجہان بادشاہ اس ملک پر قابض ہوا - اورنگ زیب شاہزادہ کو صوبہ داری دکن پر سرفراز کیا قصبہ کھرکی مین شہر اورنگ آباد آباد کیا سکہ عبارت طرف اول سکہ زد از فضل حق بر سیم و زر + بادشاہ بحر و بر فرخ سیر ضرب خجستہ بنیاد سنہ جلوس میمنت مانوس

بنگالہ

بنگالہ موسوم بہ جنت البلاد جسکا مقام حکومت شہر ڈھاکہ مشہور ہے حضرت جہانگیر بادشاہ کی کوشش خاص سے بنام جہانگیر نگر مشہور کیا اور اسی بادشاہ نے زیور بنام جہانگیری مانند دست بند و انگشتری ہر پنج انگشت اور زنجیر ہای مرصع ایجاد کیا اور کتاب فرہنگ جہانگیری بنام اسی بادشاہ کے نام تالیف ہوئی سکہ ہای ذیل مین درج ہین عہد جہانگیر بادشاہ - شکل سکہ مدور - خط نستعلیق - عبارت طرف اول - نور الدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ طرف دوم ضرب جہانگیر نگر ماہ فروردی الہی - عالمگیر بادشاہ شکل مدور - خط نستعلیق سنہ جلوس - عبارت طرف اول - شاہ عالمگیر بادشاہ غازی - طرف دوم - ضرب جہانگیر نگر سنہ جلوس میمنت مانوس

اکبر آباد

اکبر آباد ملقب بدار الخلافت - پہلی ایک موضع بنام آگرہ تہا سلطان سکندر لودی فی سنہ ۹۱۱ ہجری عہد حکومت اپنی مین مقام سلطنت مقرر کیا بعد اوسکے بادل گڈہ مشہور ہوا حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ فی سنہ ۹۸۳ ہجری مین اس مقام پر قلعہ سنگین طیار کرایا اور اکبر آباد نام رکہا اور اکثر مزار علمای دین اسلام و بادشاہان عالیمقام کی تعمیر کرائے اور اسکی روایت یہی زمانۂ قدیم سے مشہور ہی کہ یہ گانون مشہور بہ آگرہ تہا اور اسمین قوم اگروالہ سکونت رکہتی تہی اس سبب سے بہ مناسبت اس قوم کے بنام اگرہ مشہور رہا حضرت اکبر نے ہنگام تیاری قلعہ کے تحقیقات حال سکنا سے شہر کی تب معلوم ہوا کہ یہ فرقۂ اجتماع دولت و مال مین بوجہ اشتغال کار و بار تجارت و اتفاق قوم ازبس ہوشیار ہے بوساطت وزیر تفرقہ اس قوم کا بنظر لوازم ملکداری مناسب سمجہکر اس فرقہ کو شہر بدر کر دیا - حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ نے شاید کوئی سکہ خاص ضرب اکبر آباد جاری نہین کیا یا راقم کی نظر سے کسی تحریر مین نگذرا - مگر چند سکے لکہی جاتی ہین شکل سکہ مدور خط ثلث - عبارت طرف اول - جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی - طرف دوم - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - شکل بیضاوی خط ثلث طغرائی عبارت طرف اول - جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی ضرب - طرف دوم - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ شکل مثمن - خط ثلث طغرائی - عبارت طرف اول - جلال الدین محمد بادشاہ سلطان لاجل خلد اللہ ملکہ سجایت - طرف دوم - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابابکر بعدل عمر مسدس خط ثلث طغرائی سنہ ۹۸۱ھ - عبارت طرف اول - جلال الدین محمد اکبر بادشاہ خلد اللہ دار الخلافت طرف دوم - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - مربع - خط نستعلیق - عبارت طرف اول جلال الدین اکبر بادشاہ غازی الف - طرف دوم - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - مربع خط نستعلیق سنہ ۹۹۷ھ عبارت طرف اول - جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی خلد اللہ تعالیٰ ملکہ ضرب ار دوسے ظفر قرین - طرف دوم - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابوبکر بعدل عمر بحیای عثمان بعلم علی

سکہ جہانگیر بادشاہ - شکل مدور - خط نستعلیق - سالہ سنہ جلوس ۱۰۲۵ھ - عبارت طرف
اول - نور الدین جہانگیر اکبر شاہ - طرف دوم - ضرب آگرہ ماہ اردی بہشت الٰہی - شکل
ایضاً - خط ایضاً ۱۲ سنہ جلوس ۱۰۲۵ سنہ ہجری - عبارت طرف اول - از جہانگیر شاہ اکبر شاہ
طرف دوم - روی زیور در آگرہ زر یافت - شکل مربع خط نستعلیق ۱۱ سنہ جلوس ۱۰۲۵ھ
عبارت طرف اول - نور الدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ + ضرب آگرہ ماہ اردی بہشت
شکل مدور - خط نستعلیق ۱۶ سنہ جلوس ۱۰۳۰ سنہ ہجری - عبارت طرف اول - از جہانگیر
شاہ اکبر شاہ + روی زیور در آگرہ زر یافت + طرف دوم - تصویر نیم جوت و نیم نور -
سکہ شاہجہان بادشاہ - شکل مربع ور سنہ جلوس خط نستعلیق - عبارت طرف اول
صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہ جہان بادشاہ غازی - طرف دوم لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ ضرب دار الخلافت اکبر آباد - شکل مربع خط ایضاً ۲۵ سنہ جلوس - عبارت
اول و دوم ایضاً - شکل مربع خط ایضاً ۳۵ سنہ جلوس - عبارت طرف اول - صاحبقران
ثانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی ضرب اکبر آباد - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
بصدق ابی بکر و عدل عمر و آزرم عثمان و علم علی - شکل و خط ایضاً ۶ سنہ جلوس - عبارت
طرف اول - صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی - طرف دوم -
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ضرب دار الخلافت اکبر آباد - شکل و خط ایضاً - عبارت طرف
اول - صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی - طرف دوم - لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ ضرب دار الخلافت آگرہ - سنہ جلوس شکل و خط ایضاً - عبارت طرف
اول - صاحبقران ثانی شہاب محمد شاہجہان بادشاہ غازی شہریور ضرب اکبر آباد -
سکہ اورنگ زیب عالمگیر - سنہ جلوس شکل مدور - خط نستعلیق - عبارت طرف اول
عالمگیر بادشاہ غازی ابو المظفر محی الدین بادشاہ - طرف دوم - ضرب اکبر آباد جلوس
شکل و خط ایضاً سنہ جلوس - عبارت طرف اول - سکہ زد در جہان چو بدر منیر

زیب اورنگ شاہ عالمگیر - طرف دوم - ضرب مستقر الخلافت اکبر آباد سنہ جلوس میمنت
مانوس - سکہ فرخ سیر بادشاہ - شکل مدور - خط نستعلیق سنہ ۵ جلوس - عبارت
طرف اول - سکہ زد از فضل حق بر سیم و زر + بادشاہ بحر و بر فرخ سیر + ضرب مستقر الخلافت
اکبر آباد سنہ جلوس میمنت مانوس - سکہ شاہ عالم بادشاہ - شکل مدور - خط نستعلیق سنہ ۴۵
جلوس سنہ ۱۲۱۸ ہجری - عبارت طرف اول - سکہ زد بر ہفت کشور سایہ فضل الہ + حامی دین محمد
شاہ عالم بادشاہ + طرف دوم - میمنت مانوس تصویر مجلی ضرب دار الخلافت اکبر آباد

الہ آباد

الہ آباد جسکا نام کتب ہندی مین پریاگ ہے درمیان دریاے گنگ و جمن کے آباد ہے
جب محمد جلال الدین اکبر بادشاہ نے شہر عظیم اور قلعہ سنگین تیار کیا الہ باش اسکا نام
رکھا اور شاہجہان بادشاہ کے وقت مین اسکا نام الہ آباد ہو گیا - سکہ عہد جہانگیر بادشاہ
شکل مدور - خط نستعلیق - عبارت طرف اول - ہمیشہ ہچو زر مہر و ماہ رایج باد + طرف دوم
بغرب و شرق جہان سکہ الہ آباد + —

امرت سر

امرت سر - مثال اس شہر کی یہ ہے کہ اکثر شہر کثرت استعمال و نافہمی زبان غیر سے اپنے اصلی نام
سے کچھ خلاف مشہور ہو جاتے ہین مگر وقت غور کے اصل مین تفاوت نہین پایا جاتا ہے
جسطور سے امرت سر کہ مضافات صوبہ لاہور سے ہے امرت بمعنی آبحیات اور سر بمعنی تالاب
اسواسطے یہ شہر بنام تالاب کے مشہور ہوا اور علی ہذا القیاس انبہ بمعنی پارچہ - و عنبر بمعنی خوشبو
پس یہ دو نو نام غلط ہین

فیروز آباد

فیروز آباد - در نفیس المعارفین مین لکھا ہے کہ فیروز آباد بنام جور مشہور تھا جسکو گشتاسپ
بن لہراسپ نے آباد کیا تھا اور عمارات وغیرہ تیار کرائی تھی جسوقت سکندر رومی نے اسکو فتح کیا

فیروز آباد نام رکھا اور بعضی کا قول ہے کہ اردشیر بابکان نے اسکو مسخر کیا اور بعضی جو رکی
برہان مین معن لکھتے ہین کہ اصطلاح فارسیون مین ایک خط کا نام ہے جو شرابخواران [illegible]
کے پیالون پر ہوتا ہے اور سکندر رومی لڑکا فیلقوس کا ہے فیلق یعنی لشکر اور س یعنی
امیر یعنے امیر لشکر اور ہیطور شہرند زمانہ سابق مین داخل سامانہ کی تھا [illegible] ہجری
سنہ ۷۵۲ ہجری مین سلطان فیروز شاہ اول یا ثانی نے اوسکو سامانہ سے جدا کرکے سرکار
مقرر کیا اور سہرند نام رکھا اور لغت مین سہرند بالکسر ہے اور بعضی سرہند کہتے ہین اور
سرہندی بیگم نے شاہجہان آباد مین بیرون لاہوری دروازہ کے ایک مسجد سنگ سرخ
سے تمام وکمال تیار کرائی تھی۔

واضح ہو کہ اودہ کا بیان ہم کر رہے تھے اور نواب صفدر جنگ بہادر کی اودہ مین پہنچنے کی
خبر لکھ چکے تھے کہ اس درمیان مین تسمیہ اودہ کے بیان مین یہ تذکرے متفرق
شہرون کے لکھنا پڑے اب پھر وہی سلسلہ ہمارے بیان کا قائم ہوتا ہے۔

قصہ کوتاہ جب نواب صفدر جنگ بہادر بابائے حضرت ابو النصر مجاہد الدین اودہ مین
بمقام نندی ٹیلہ دریائے گھگھر (جہان پر نواب سعادت خان برہان الملک نے عہد
حکومت اپنی مین خیمہ نصب کرکے اوس مقام پر حویلی خاص وبنگلہ چوب وخس اور احاطہ
خام بقید برج قلعہ اور محلسرا خام تیار کرایا تھا وہ سرزمین بنام بنگلہ کے مشہور تھی)
پہنچے اور اس مقام کو ریاست گاہ قرار دیکے فیض آباد نام رکھا اکثر روسائے عہد
و فرزندان دیوان امرا عظام نے امکنہ ودوکاکین قلعہ کو آراستہ کیا غرض کہ اوس مقام نے
خوب رونق پائی اور آبادی کثرت سے ہوئی جب بتاریخ بائیسوین ذیقعدہ سنہ ۱۱۶۷ ہجری کو
مقام پاپڑگھاٹ مین نواب صفدر جنگ نے دنیای فانی سے کنارہ کیا نعش اونکی بمقام
گلاب باڑی واقع فیض آباد سپرد زمین ہوئی اور بعد چند روز کے شاہجہان آباد [illegible]
شاہ مردان مین دفن ہوئی اور استخوانہاے نعش بمعرفت میرزا [illegible] حکیم مرزا علیخان کے

کربلای معلی مین پہنچکر او طاق روضہ مقدسین دفن ہوئی تاریخ وفات جو آن صفدر عرصہ مردمی +
زدار فنا گشت رحلت گزین + چنین سال تاریخ او شد رقم + کہ بادا مقیم بہشت برین + زمان حکومت انکی سترہ برس
اس عہد مین اکثر جنگین پیش آئین اور بہادرون کو یک لاکھہ روپیہ کی جاگیر دار او دیوان تھی اور منشی کیہار بیدا اس عہد مین منشی گری پر مامور تھے

تذکرہ برہان الملک نواب شجاع الدولہ ابو المنصور خان صفدر جنگ فدوی احمد شاہ بادشاہ

شجاع الدولہ بسن بیست و شش سالگی بمقام فیض آباد مین بتاریخ چوبیسوین شہر ذیقعدہ
۱۱۶۸ ہجری کو مسند نشین ریاست ہوئے اور سولہوین تاریخ شہر ذیقعدہ ۱۱۷۳ ہجری کو
بارباب ملازمت شاہ عالم بادشاہ دہلی ہوکر ناظر دیورید ہوئے جو کہ یہ شہر لکھنؤ مین زیادہ قیام نہ
رکھے اس سبب سے مقام فیض آباد کی رونق ہونے لگا ماہ اکتوبر ۱۷۶۴ عیسوی مطابق
۱۱۷۸ ہجری مین بمقام بکسر فوج سرکار کمپنی انگریز بہادر سے مقابلہ ہوا اور وجہ مقابلہ یہ ہوئی
تھی کہ نواب قاسم علیخان صوبہ دار بنگالہ مقابلہ فوج انگریزی سے شکست کہا کر واسطے
استعانت کے پاس نواب شجاع الدولہ بہادر کے اس صوبہ مین آیا تہا اور نواب موصوف
اور شاہ عالم بادشاہ دہلی نے کمک دی مگر فتح فوج انگریزی کی ہوئی تصریح اسکی باعث
طول ہے خلاصہ یہ ہے کہ نواب ممدوح بجمعیت دس ہزار سوار و پیادہ [illegible]
سرداران فوج و راجہ بینی بہادر [illegible] انگریز بہادر [illegible] علیحدہ ہوکر [illegible]
وغیرہ کا فیض آباد مین [illegible]
کوچ کیا پس از انقضائے [illegible] روپیہ آمدنی ممالک مقبوضہ قدیم
جدید سے [illegible] ۱۱۷۹ ہجری کو سرکار کمپنی انگریز بہادر سے صلح کی اور بعد صلح
کے مقام فیض آباد کو مسکن قرار دیا اور عمارات عمدہ و دیوار شہر پناہ تیار کرائی اور بعد
چند سال کے سوائے احاطہ [illegible] دو احاطہ دیگر بطرز جدید بنائے اور بازار ترپولیہ واقع چوک
علاوہ دیگر باغات وغیرہ تعمیر کئے اس عہد مین ملک [illegible] بھی شامل صوبہ اودھ ہوا انجمل

شرح اوسکی یہ ہے کہ سنہ ۱۷۷۲ع مین مرہٹون نے دہلی کو فتح کیا اور شاہ عالم بادشاہ کو
قید کرکے قصد تاراج ملک روہیلہ کا کیا افغانان یعنے روہیلون نے خوف کہا کر نواب
شجاع الدولہ صوبہ اودہ سے مدد چاہی اور تین لاکھ روپیہ دینے کو اقرار کیا اوسوقت مرہٹہ
دریاے گنگ پر پہونچ گئے تہے نواب اودہ بوجہ بعض واقعات ملک اودہ ملک روہیلکہنڈ تک
نہ پہونچ سکے اودہر مرہٹہ عبور دریای گنگ کرنا چاہتے تہے ادہر روہیلہ نواب سے خواستگار
مدد تہے حتی کہ مرہٹہ ملک روہیلون کا غارت کرلے گئے تب نواب اودہ نے روہیلون سے
روپیہ حق الاعانت طلب کیا روہیلون نے اوسکے دینے مین انکار کیا آخرکار بمقام
فتح گنج کہ شہر بریلی سے بمسافت پندرہ ۱۵ کوس واقع ہے فیمابین نواب اودہ و روہیلون
کے معرکہ کارزار گرم ہوا آخرکار روہیلون کی شکست ہوئی تمام ملک روہیلکہنڈ قبضہ اقتدار
نواب اودہ مین آیا مگر نواب اودہ نے برطبق سفارش صاحبان انگریز کسیقدر ملک مفتوحہ
اپنی سے فیض اللہ خان روہیلہ کو دیا الغرض اسوقت تک علاوہ توپخانہ وغیرہ اسی
ہزار سپاہی تلنگہ سرخ پوش و چالیس ہزار سپاہی سیاہ پوش ملازم ریاست تہی اور ان کا
سرگروہ سید احمد بلوچی والا جسکے ہمراہی کو ساتہ تہے بندوقین انگریزی اور توڑیدار تہین
مقرر تہا سوارون کے رسالدار بڑے بڑے عالیجاہ انہین سے تہے امیر تفضل خان گوپال راو مرہٹہ وغیرہ افسر تہے اور موسیو جنتل کی
و فرانسیس رفیق و ملازم تہے جو ہمیشہ تعلیم پلٹن و طیاری توپ و سامان حرب مین مصروف
رہتے تہے اور علاوہ اسکے خواجہ سرایان و غلامان خانگی کا ایک گروہ تہا اور وکلاء عہدہ داران
نظام علیخان ابن نظام الملک دکہنی و ضابطہ خان و نواب ذوالفقار الدولہ نجف خان ---
میر نعیم خان بہادر مع لشکر ثابت خانیان و فوج بوندیلہ و چندیلہ - و محمد شیر خان مع رسالہ
سوار و پیادہ اوسکی شہر فیض آباد مین رہتے تہے اور بائیس ہزار ہرکارہ و جاسوس مقرر
تہے اور اس انتظام سے پونا و دکن سے ساتوین روز اور کابل سے گیارہوین روز خبر پہنچتی تہی
راقم نے بسبب طول ہونے کے زیادہ تصریح مناسب نہین جانی مگر جسقدر حال اس عہد کا سامان

کیا ہے وہ اسواسطے ہے کہ بعد انقلاب زمانہ کے اس شہر کی ثروت وحال انتظام اس کیفیت اور شان پر تھا الغرض نواب موصوف نے بعمر چہل وپنج سالگی کی تاریخ بیست و دوم ۲۲ شہر ذیقعدہ ۱۱۸۸ ہجری کو وفات پائی اور گلاب باڑی واقع فیض آباد میں دفن ہوئے اور بعد چند روز کی ہتخوانہای جسم شاہجہان آباد کو بھیجے گئے تاریخ وفات مندرج ذیل سے

تاریخ چون شجاع صفدر منصور برہان جلال + رفت سوی ملک باقی زین جہان پر گزند + شد شجاعت بی سر و بے پا سخاوت عزم نیز + تاج خود را بر زمین از گریہ زاری فگند +

اس عہد میں میجر ہیلپر صاحب رزیڈنٹ سرکار کمپنی انگریز بہادر کی طرف سے رہا — اور دیوان راجہ صورت سنگھ — منشی — راجہ کشن سنگھ — عہد حکومت اٹھارہ ۱۹ برس — تعداد فرزندان — چوبیس ۲۴ اور بنات بارہ ۱۲ —

تذکرہ آصف الدولہ بہادر وزیر

عمدۃ الملک مدار المہام وزیر الممالک اعتماد الدولہ آصف جاہ برہان الملک ابو المنصور خان صفدر جنگ شجاع الدولہ یحییٰ خان آصف الدولہ ہزبر جنگ یار وفادار سپہ سالار رستم ہند فدوی شاہ عالم بادشاہ فرزند نواب شجاع الدولہ بہادر عرش منزل نے ۱۱۸۸ ہجری بعمر بیست و ہفت سالگی کے مسند ریاست موروثی کو زینت بخشی اور لکھنؤ کو ریاست گاہ بنایا اور بہ طبق ایماء سرکار کمپنی کے گوروں کو جو ملازم ریاست اودھ تھے برطرف کیا اور بوجہ اقرار حفاظت اپنی ملک اودھ کی کل محالات متعلقہ راجہ جیت سنگھ یعنے بنارس جونپور اور متعلقات اوسکی کو ایک ثلث وسیع مع مال وسایر کی سرکار کمپنی کو دیدیا نسبت اس ملک کی بعض مورخین کا قول ہے کہ نواب سے اس ملک کو مختار الدولہ نے جو نائب تھا اپنی کارساز لیے نکلوا دیا بخوشی یہ امر ظہور میں نہیں آیا تھا اور نواب کا ایک ذکر یہی ہے کہ نواب نے چاہا کہ دریاے سرجو پائین عمارت سمن برج کے دریاے سرجو موج مارتے لہذا مہندسوں سے کہا کہ جس تدبیر سے ہو یہ دریا سرجو نیچے سمن برج کے جاری ہو ورنہ

متعلقہ صفحہ ۲۴
نواب آصف الدولہ بہادر
॥ नवाबआसफ़द्दौलाबहादर ॥ श्री

مسلمان کر ڈالین برہمنون نی بعد اندیشہ کے واسطے بخشش مادہ گاوان کو کہا اور خود اپنی عقائد
مذہبی کی موافق پرستش و عبادت مین مصروف ہوئے نواب نی برطبق ہدایت برہمنون کی مادہ گاوان
مع پوشش زر و شتاہای طلا عطا کین و دریاے سرجو بفور اس عمل کی پائین ثمن برج کی گذر گیا
لیکن بعد چند روز کے عمارت ثمن برج شق ہوگئی مگر یہ بات دنیا مین یادگار رہگئی الغرض
نواب نی جب لکھنؤ کو قیام گاہ بنایا تب اکثر امکنہ عمدہ تیار کرائے جنکا ذکر تیاری امکنہ زمان
اس خاندان مین مفصل بیان ہوگا اوسوقت سے شہر لکھنؤ نی زینت پائی روز بروز آبادی ترقی پر
ہوئی اور اکثر ہر شہر و دیار کے لوگ آکر یہین بسنے لگے۔ اس عہد مین انتظام ریاست کا
بموجب عہد نواب شجاع الدولہ بہادر کے بدستور رہا منجملہ تین جدید باتون کی جو خلاف
عہد نواب شجاع الدولہ وقوع مین آئین دو باتونکا حال یعنی علاقہ راجہ چیت سنگہ کا قبضہ سرکار
کمپنی انگریز مین آنا اور گورونکا ریاست اودہ سی موقوف ہونا اوپر بیان ہوچکا تیسرا امر یہ کہ
آٹہ ہزار فوج جنگی از روی عہد منجانب سرکار کمپنی انگریز بہادر باعانت و حفاظت ملک اودہ
بمقام سلطانپور و سیتاپور رہا کرتی تھی اور اسکی تنخواہ مالگذاری ریاست اودہ سے ملتی تھی برخاست
ہوئی اور فوج نظامت مامور ہوئی قصہ کوتاہ نواب آصف الدولہ بعد حکومت بیست سال
بعمر پنجاہ و یکسال و چند ماہ بتاریخ اٹھائیسوین ۲۸ شہر ربیع الاول ۱۲۱۲ ہجری کو اس دنیا ظلمانی
سے عالم جاودانی کو سدہارے امام باڑہ تعمیر کردہ خاص واقعہ لکھنؤ مین دفن ہوئے تاریخ
وفات کی ذیل مین درج ہے مصرعہ آصف الدولہ بفردوس برین منزل کرد (تفصیل عالم)
دیوان راجہ صورت سنگہ و راجہ ٹکیت راے۔ منشی راجہ جہوندن لال و بخشی بہولاناتہ
نائب مختار الدولہ امیر الدولہ حیدر بیگخان کابلی و مختار سرافراز الدولہ حسن رضا خان بہادر
تفضل حسین خان۔ رزیڈنٹ جان برسٹو صاحب بہادر۔ مسٹر الیوس صاحب و مسٹر [illegible] صاحب بہادر

تذکرہ وزیر علیخان وزیر پسر خواندہ آصف الدولہ

وزیر علیخان نے بعد وفات نواب آصف الدولہ جناب مغفور بر مسند [illegible] سے

مسند ریاست پر قبضہ پایا اور بعد حکومت پنج ماہ و دو یوم بوجہ سے نہ ہونے حق وراثت کے باستدعائے بیگمات و اہلکاران باعانت سرکار کمپنی انگریز بہادر حکومت ریاست سے معزول ہوکر بمقام بنارس بھیجے گئے اور بعدہ وزیر علیخان بالزام قتل مسٹر چیری صاحب وغیرہ جسکا ذکر کچھ ضرور نہیں ہے بنارس سے آوارہ ہوکر بمقام جے نگر گرفتار ہوا اور جسقدر روپیہ بتاریخ وگرفتاری مین معرفت اہالیان سرکار کمپنی انگریز بہادر خرچ ہوا ریاست اودہ سے سرکار کمپنی کو وصول ہوا ہنگام گرفتاری سے تا حیات کلکتہ مین قید رہے —

رزیڈنٹ لمسڈن صاحب بہادر ۔ مختار ریاست تفضل حسین خان ۔ دیوان راجہ ٹکیت رائے

منشی راجہ بھولا ناتھ ۔ بخشی خوشحال رائے

تذکرہ نواب سعادتعلیخان خلف نواب شجاع الدولہ برادر نواب آصف الدولہ

نواب سعادتعلیخان جو بہ سبب نااتفاقی رئیس سابق اودہ کے بنارس مین مقیم تھے بتاریخ بستوم شعبان ١٢١٢ ہجری سن چہل و پنج سالگی مین لکھنؤ کو پہنچکر مسند ریاست موروثی اودہ کی مالک ہوئے اور بلقب یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان سالار جنگ نامزد ہوئے چونکہ نواب سعادت علیخان بہادر کی ہوشیاری مشہور ہے بعد حصول ریاست انتظام ملکگذاری مین مصروف ہوئے اور کارروائی سابقہ پسند نکر کے انتظام جدید کیا یعنے عہدۂ نیابت شمس الدولہ نجم الملک مرزا احمد علیخان بہادر صولت جنگ اور عہدۂ دیوانی نصیر الدولہ فارس الملک محمد علیخان بہادر سپہدار جنگ فرزندان خاص کو دیا اور محکمہ عدالت واسطے انصاف و تصفیہ معاملات قرضہ وغیرہ کے جداگانہ مقرر کیا ١٢١٣ ہجری مین صاحب عالیشان میجر ویلزلی ہنری صاحب بہادر لکھنؤ مین وارد ہوئے باتفاق و استصواب کرنیل اسکاٹ صاحب بہادر رزیڈنٹ بابت جاگیر بعضی از معمولات و مرسولات قدیمہ و جدیدہ و تنخواہ سپاہ انگریزی کہ ممالک محروسہ اودہ مین رکھی گئی تھی سند محی ملک منجانب سرکار کمپنی انگریز بہادر ہوئے نواب موصوف نے تاریخ سوم رجب ١٢١٦ ہجری

نصف ملک قدیم و جدید یعنی کہ جمع اوسکی اوسوقت مین ایک کروڑ پینتیس لاکھ تینتیس ہزار چار سو
چوہتر روپیہ کی تھی سن ابتدای ۱۲۱۶ فصلی سے تفویض سرکار کمپنی انگریز بہادر کردیا اور باقی
یعنے سرکار لکھنو - اودہ - خیرآباد - بہرایچ - سلطانپور - بیسوارہ کہ جمع اوسکی بھی اوسقدر
تھی اپنے تحت حکومت مین رکھا اور وثیقہ عہد و پیمان حسب دستور مورخہ تاریخ مذکور
مرتب ہوکر فریقین کے قبضہ مین ہوا نواب گورنر جنرل مارکوئس ولزلی صاحب بہادر جو نواب
سعادت علیخان بہادر سے بمقام کانپور ملاقی ہوکر سمت کلکتہ عازم تھے واسطے انتظام اس
ملک کے جو ریاست اودہ سے حاصل ہوا کانپور مین واپس آئے اور ہنری ولزلی ملقب بہ لفٹنٹ
گورنر بہادر اور متہیو لسلی صاحب بہادر اور آر ج مالڈ سنسٹن صاحب بہادر - اور
کمبل صاحب بہادر بمنصب کمشنری پر مقرر ہوئے اور صاحبان ممدوح نے شہر مقامات مین یعنی شہر بریلی کو
جو دار الحکومت مقرر تھا اس ملک کو سات حصون پر تقسیم کیا اور ہر ایک حصہ کو ضلع قرار دیا ضلع بریلی
ضلع مرادآباد - ضلع اٹاوا - ضلع فرخ آباد - ضلع کانپور - ضلع گورکھپور - ضلع جلال آباد
ضلع فرخ آباد کہ قبل اسکے نواب ناصر جنگ پسر نواب مظفر جنگ ابن نواب احمد خان
بنگش کے زیر حکم تھا اور مبلغ پچاس ہزار روپیہ سالانہ بطریق پیشکش خزانہ ریاست اودہ مین
معرفت نواب موصوف داخل ہوتا تھا - دوم شہر صفر ۱۲۱۸ ہجری کو ضمیمہ ملک انگریزی ہوا
جسکی آمدنی حسن انتظام سے ایک کروڑ پچتر لاکھ پہونچی اور گریم مر صاحب بہادر سکرٹری
نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ضلع فرخ آباد مین کلکٹر مقرر ہوئے چنانچہ صاحب ممدوح
نے بتحریر عہدنامہ عوض ملک مرقومہ کے زرنقد واسطے مصارف نواب موصوف یعنے
ناصر جنگ کے مقرر کیا - واضح ہو کہ مصنف عمادت السعادت نے دربارہ تقسیم ملک کے یون
تحریر کیا ہے کہ سنہ مذکور مین نواب گورنر ولزلی صاحب بہادر کلکتہ سے کانپور کو تشریف
لائے نواب سعادت علیخان بھی ملاقات کو گئے گورنر ممدوح نے نصیحت آمیز فقرے بال
تاکید زر بضرورت جنگ پونا پانچ نواب صاحب سے کہا نواب سعادت علیخان بہادر

... لکھا کہ ڈیرہ کروڑ روپیہ بسبب خاص ہماری ضرورت کے سال بسال لندن کو
نہیں پہنچ سکتا لہذا ملک میان دواب و روہیلہ سرکار کمپنی کے تفویض ہونا مناسب ہے
دیکے تقسیم کر دیا قبل از تقسیم یہ ملک بیچ گنگا کے جسکا نام ہرودار ہے اور میان دواب الہ آباد
سے جہانگیر نگر تک اور شاہجہانپور سے بنارس تک ہے اور جسکی اراضی مزروع و غیر مزروع
سوائے بنارس کے چودہ کرور بیگہہ پختہ از روی مساحت تھی نواب کی قبضے مین تھا عہد آصف الدولہ
مین جو فوج کہ بضرورت حفاظت اس ملک کی از روی عہد نامہ نوکر سرکار کمپنی کی تھی چھپن لاکھ
سترہ ہزار چہ سو اڑسٹھہ روپیہ بابت تنخواہ اسی فوج کے ریاست اودہ سے سرکار کمپنی کو دیا جاتا
تھا نواب سعادت علیخان بہادر نے بلحاظ رضامندی و آسانی وصول زر نصف ملک ایک کروڑ
پینتیس ہزار چار سو چہتر روپیہ کا دیا جسکے حساب سے اٹھتر لاکھ بیالیس ہزار آٹھ سو روپیہ زیادہ
فائدہ سرکار کمپنی انگریز بہادر کا ہوا اور تنخواہین ملازمان شمس النسا بیگم صاحبہ و بہو بیگم صاحبہ
بنات نواب آصف الدولہ و نواب شجاع الدولہ بہادر و اولاد حیدر بیگخان پیشدست
حسن رضا خان مدار المہام عہد نواب آصف الدولہ بہادر و تحسین غلام متجر یک اہالی
سرکار کمپنی انگریز بہادر نواب سعادت علیخان کی مقرر کردین - اور ۱۲۱۸ ہجری مطابق ۱۸۰۳ عیسوی
بطریق ضرورت سرکار کمپنی انگریز بہادر کو بہت سے گھوڑے دیلے اور نواب سعادت علیخان بہادر نے
انتظام اس ریاست کا حسب قاعدہ و تجویز خاص کیا - مشہور ہے کہ نواب نے خوبی انتظام
و حسن بندوبست سے اپنی مدت حکومت مین بائیس ۲۲ کروڑ روپیہ خزانہ ریاست اودہ مین جمع کیا
اندازہ تحقیقات لارڈ ولسلی صاحب بہادر بعد منہائی خرچ کے تیرہ ۱۳ کروڑ معلوم ہوتا ہے
قصہ کوتاہ نواب ممدوح کو بعد حکومت اٹھارہ سال بعمر شصت و سہ سال تاریخ بیست و سوم ۲۳
شہر رجب ۱۲۲۹ ہجری روز سہ شنبہ وقت شب کو نمکان ریاست نے زہر دیکر ہلاک کیا اور بمکان
خلعت ارشد نواب غازی الدین حیدر خان بہادر واقعہ لکھنؤ مین دفن ہوئے اور مقبرہ تیار
ہوا مصرعہ تاریخ وفات آہ خدنگ سعادت بر زمین + رزنید فلک سعادت بہادر

کرنیل ولیم اسکاٹ صاحب بہادر۔ کرنیل کالنس صاحب بہادر۔ کرنیل جان بیلی صاحب بہادر
دیوان ابتدا مین۔ راجہ ٹکیت رای۔ بعد اوسکی نصیر الدولہ مذکورہ صدر۔ منشی بہو طارام۔
راجہ بہولاناتھہ۔ بخشی ہولاس راے و مجلس راے۔ سنہ فرزند۔ چہار دختر

تذکرہ نواب غازی الدین حیدر خان بہادر خلف اکبر نواب سعادت علیخان بہادر حضرت جنت آرامگاہ

نواب غازی الدین حیدر خان بہادر نے سن انہل موو سالگی مین تاریخ تئیسوین شہر رجب سنہ ۱۲۲۹ ہجری کو مسند ریاست کو زینت بخشی اور بہ لقب عمدۃ الملک مدار المہام اعتماد الدولہ آصف جاہ برہان الملک ابو المنصور خان صفدر جنگ شجاع الدولہ یمین الدولہ رفیعت الدولہ رفیع الملک غازالدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ یار وفادار سپہ سالار رستم ہند فدوی محمد اکبر شاہ بادشاہ نامزد ہوئے اور شہر جمادی الثانی سنہ ۱۲۳۳ ہجری مین تمغا عنایتی شاہ لندن کا پایا اور بہ طریق خود مختاری ملک اور باستصواب سرکار کمپنی انگریز بہادر سکہ زر بنام نامی خاص جاری کیا سکہ عبارت طرف اول۔ سکہ زد بر سیم و زر از فضل رب ذو المنن + غازی الدین حیدر عالی نسب شاہ زمن + عبارت طرف دوم۔ سنہ احد دار الامارۃ و تصویر سنہ جلوس۔ شکل مدور خط نستعلیق۔ اور تاریخ اٹھارہوین شہر ذیحجہ سنہ ۱۲۳۳ ہجری کو نواب معلی بتحریک و استدعای نواب گورنر جنرل بہادر کے لقب وزارت موقوف کر کے مخاطب بالشاہ زمن ہوئے یعنے حسب دستور شاہان قدیم کے تخت نشین ہوئے اور تعظیم اور آداب اسی بابت کی مثل بادشاہون کی مقرر ہوئی اور خطاب ہر ایک اہلکار اور دفترون کی تحریر ہوئی اور طریقہ تحریر احکام بھی مانند ریاستہای شاہی کی رواج پایا اور شہر لکھنو نام دار السلطنت لکھنو ہوا الغرض فیما بین سرکار کمپنی و بادشاہ یعنے غازی الدین حیدر شاہ زمن کی ثبت رضامندی رہی بلکہ ایک تحریر منجانب اشرف الامرا لارڈ ماہرا صاحب بہادر گورنر جنرل بہادر حضرت شاہ زمن کی نام آئی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مقدمے مین توسل سرکار

انگریزی کا نڈہو نڈے بادشاہ اپنے ملک کا مالک ہے اہل غرض کو بادشاہ سے عرض کرنا چاہیے رزیڈنٹ کو اسوے سلطان مین دخل نہین ہے - اور بادشاہ نے بعد تخت نشینی کے سکہ زرمین عبارت طرف اول بدستور رکھی مگر عبارت طرف دوم مین - ملکۂ ۱۲ ہجری - سنہ جلوس مینت مانوس صوبہ اودہ دار السلطنت لکھنؤ مع تصویر تبدیل کردی - اور اس بادشاہ نے مبلغ دو کرور پچاس لاکھ روپیہ بطور قرض حسب ضرورت سرکار کمپنی کو بدفعات لینے اول مرتبہ ایک کروڑ اور دوسری مرتبہ ایک کروڑ دقت مہم گورکھا - اور تیسری مرتبہ پچاس لاکھ دیا - اور وقت مہم نیپال کے تین سو زنجیر فیل مع اخراجات متعلقہ اونکو بہیجے - اور بعد حکومت چودہ برس کی عمر چھپن سال مین تاریخ ستائیسوین ربیع الاول ۱۲۴۳ ہجری روز شنبہ یوم دیوالی کو وفات پاکر مقبرہ نو تعمیر نامزد یہ شاہ نجف مین دفن ہوئے **تاریخ وفات** از روی بکا و آہ گفتم ✤ حیدر بہ نجف مقام بگرفت ✤ دیوان راجہ دیا کرشن - و مہاراجہ نول کشن - و افتخار الدولہ مہاراجہ سیوارام - و راجہ بہوانی پرشاد - و امید راے - منشی راجہ بہولا ناتھ - و داروغہ علیجان - بخشی مجلس راے - رزیڈنٹ - منکٹن صاحب بہادر - ریمارڈ شیکسپیر صاحب بہادر - کپتان ہکس صاحب بہادر - سٹست ریٹر صاحب بہادر - مارڈنٹ رکٹس صاحب بہادر - وزیر - شہامت و عوالی مرتبت حشمت و عوالی منزلت اعتضاد سلطنت عمدۃ الامرا مدار المہام برادر عزیز نواب معتمد الدولہ مختار الملک سید محمد خان بہادر ضیغم جنگ یار وفادار - فرزند - نصیر الدین حیدر - جنکو بطن بادشاہ بیگم سے نہین قرار دیتے

ہین - ایک مے خبر لطن بادشاہ بیگم سے تہی

واضح ہو کہ راقم نے بیان تسمیہ ملک اودہ مین مع تمثیلات کے حتی الوسع خامہ رسائی کی اب کہ یہ شہر لکھنؤ ریاستگاہ سے تخت نشینی کا مقام ہوا لہذا وجہ تسمیہ شہر لکھنؤ کی لکھنا ضرور ہے نہا ہراضرب سکہ زر بنام صوبہ ملک اودہ راقم کی نظر سے بجز سکہ عہد شاہ عالم بادشاہ جو ذیل مین درج ہے نہین گذرا - سکہ - عبارت طرف اول - سکہ زد بر ہفت کشور

سایۂ فضل اِلٰہ - حامی دین محمد شاہ عالم بادشاہ + عبارت طرف دوم - ۱۲۳۰ سنہ ہجری
جلوس میمنت مانوس ضرب مقام دار الامارۃ لکھنؤ

تسمیہ لکھنؤ

لکھنؤ - طول اسکا ایکسو سولہ ۱۱۶ درجہ تیرہ ۱۳ دقیقہ - اور عرض چھبیس ۲۶ درجہ اونتیس دقیقہ ہی
کتاب ہربنس پوران منجملہ اٹھارہ ۱۸ کتاب ہندوستان تصنیف جناب بیاس جی سی
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت ہرنا چہہ راجہس جس مقام پر گرا - وہ مقام بنکہ نو
کہ ریزۂ ناخن کو کہتی ہین مشہور ہوا یہ وہی نکہہ لوسے جو کثرت لہجہ سی لکھنؤ زبان زد خاص و
عام ہوا زمانہ سلف مین دریاے گومتی پر گودن رکہہ جس مقام پر قیام پذیر تہے
اونکی نام کی مناسبت سی وہ مقام آجتک گوڈیا گہاٹ مشہور ہے

مردم ہندی لکھنؤ کو منسوب بہ لکہن برادر رام ... ہین کیونکہ کتب
زبان ... سی لکھن پوری ایک معنی رکہتا ہے
... مسموع پایا جاتا ہی کہ جو مقام بہ تکیہ شاہ پیر محمد مشہور ہوا اوسکا نام لکہنا پور
تہا اور سید ہمت علی و شوکت علی اولاد سید رکن الدین و شہاب الدین وزیر شاہ مسعود
اوس مقام پر قیام پذیر تہے رحم رحمان و بی بی آمنۃ الزہرا نا کتخدا اولاد شوکت علی
سے اوس مقام پر مقیم تہی مسمی لکہنا راجہ پال سیر ہا جسکی نام پر ملیح آباد آباد ہے
بطریق سیر لکہنا پوری مین آیا بی بی موصوفہ کی حسن و جمال کا شیدا ہوکر درخواست ازدواج
پیش کی چونکہ راجہای اس قرب و جوار کی بسبب کثرت جنگ و جدل کی عاجز تہے
تین لاکہہ روپیہ سالانہ مقرر کرکے سادات کو آباد کرکے متعہد ہو گئے تہے بنا بر ان
ملیحا مذکور زبردستی سی باز رہکر درپی تدبیر تہا رحم رحمان کو درخواست اوسکی سی ملال ہوا
مگر از روی مصلحت مشورہ لکہا قوم اہیر و درخواست ملیحا مذکور منظور کرنا پڑی اور
مہلت تین مہینے کی واسطی سرانجام اسباب شادی کی حاصل کرکے سمت قنوج جوکہ

اوسوقت مقام تختگاہ راجگان تھا بغرض تدارک ملیچاندکور روانہ ہوا اثنای راہ سے
یہ دریافت ہوا پہونچنے لشکر امیر تیمور مقام دہلی مین طرف دہلی کی چلا بمقام کاس گنج کہ
اوسوقت جیز پور مشہور تھا شیخ عبدالرحیم سرگروہ فوج سی ملاقات کی اور اپنی حال
سے خبردار کرکے داد چاہی شیخ موصوف نے دولاکھ روپیہ رحم رحمان کو دیکر کہا کہ
پچاس ہزار روپیہ کی شراب اور پچاس ہزار روپیہ کا غلہ خرید کرو اور ایک لاکھ روپیہ
جہیز کی سامان مین صرف کرو اور برات طلب کرو اور پانچ روز پیشتر برات آنے سے
ہمکو خبر دو الحختصر رحم رحمان اپنے مکان پر پہنچکر اوسیطور کاربند ہوا طرفثانی یعنی ملیچاندکو
قریب بیالیس ہزار آدمی کی اپنے ساتہ برات مین لایا اور شیخ عبدالرحیم سرگروہ فوج مذکور نےبالا
برطبق اطلاع رحم رحمان کی بیس ہزار سوار و دو ہزار شتر نال و دیگر اسباب جنگی کی پہنچکر
قریب بیالیس ہزار آدمیون کی جو برات کی ساتہ مدہوش و مخمور تھے تہ تیغ کیا اور بہت سے
آدمی تاب آتش صمصام خون آشام کی نہ لاکر دریاے گومتی مین غرق ہوگئے اور
تین ہزار آدمی کو گرفتار کرکے اپنی ساتھیون کو سپرد کیا اور ضعیف عورتون سے
ہوی سر منڈوا کر شہر بدر کیا اور بعد اطفای نایرۂ شورش و فساد کی شیخ موصوف نے یہانکی
حکومت ریاست کو بنام روشن زمان خان و عبدالحکیم خان جو کہ خاص فرزند تھے
قایم کیا اور حکم آبادی رعایا جاری کیا رحم رحمان نے مسمی لکھنا قوم اہیر مذکور کو ملازمت
شیخ موصی الیہ مین لیجا کر بہ سفارش خاص عطای خلعت سی سرفراز کرادیا اور یہانکی
آبادی کو بمناسبت نام لکھا اہیر مذکور کی لکھنؤ مشہور کردیا اور عبدالحکیم خان نے حسب
تجویز اپنے پدر بزرگوار کے ایک عمارت بیچ محلہ سوندی اور محل سنگین واسطی اقامت
اپنے کے قریب نالہ سہر یا او راوسی مقام پر ایک عمارت موسوم بہ طبیار دو دوار
جو تغیر زبان سے دمدیا مشہور ہوا تیار کرائی
سطر دوسرا بابت تشریح تسمیہ لکھنؤ کی یون بیان ہے کہ جسوقت محمود غزنوی نے قصد ہندوستان کا

کیا اور سنہ ۴۰۹ ہجری مین پہلی مرتبہ نگرکوٹ کو فتح کیا اور دوسری مرتبہ سنہ ۴۱۴ ہجری مین تہانیسر کو
گھیر کر اہل ہند کو برباد کیا اور بصورت شکست جنگ معبد اہل ہند کو مقام غزنین مین لیگیا
ایک درویش مسمی شاہ قیام الدین کہ ہمراہ لشکر تہا جدا ہوکر اس سرزمین لکھنؤ مین پہنچا
اور لبیاطیون کی مسجد کی قریب زیر درخت بوند قیام پذیر ہوا اسیمی لکہنا قوم اہیر ساکن موضع
متصل کاکوری جوکہ اسی سرزمین مین ہی اپنی مویشیون کو چراتا تہا ایکروز ایک گاومیش اسکی
گم ہوئی اہیر مذکور نے ہر چہار طرف جستجو کی لیکن پتا نپایا از روی اعتقاد شاہ صاحبکی خدمتمین
پہنچا شاہ صاحب نی مراقبہ سی سر اوٹہایا اہیر نی اپنی حاجت کو بیان کیا درویش نی بزبان
فارسی اوس اہیر بیتمیز کو مطمئن کرکے ہٹا دیا اہیر نے آگی بڑہکر گاومیش گم شدہ کو آب سی تر
پایا اوس روز سی اہیر مذکور ہمیشہ شیر تازہ شاہ صاحب کی پاس لانی لگا اور خدمت نیت دل سی کرنی لگا
اہیر مذکور برکت خدمت درویش اہل کمال سی روز بروز دولت وکثرت اولاد سی بہرہ ور
ہونی لگا اور پس از حصول حکم حاکم ایک گانون اسی مقام پر آباد کیا جسکا نام درویش صاحب
نی بمناسبت نام لکہنا اہیر کی لکہنؤ رکہدیا جبکہ فقیر صاحب نی قالب عنصری چہوڑا قبر انکی نیچے
اوسی درخت کی تیار ہوکر زیارت گاہ ہوئی عہد غازی الدین حیدر بادشاہ خلد مکان مین
میان مظفر علی برادر نواب معتمد الدولہ وزیر نے قبر کو کہدوا کر خاک مین ملادیا الغرض یہ
وہی لکہنؤ ہے جو عہد غازی الدین حیدر بادشاہ مین نامزد بدار السلطنت لکہنؤ ہوا اور عہد
محمد علیشاہ سی عہد واجد علیشاہ تک بیت السلطنت لکہنؤ رہا جب سی ملک اودہ پر
سرکار کمپنی انگریز بہادر نے قبضہ کیا فقط لکہنؤ رہا ۱۸۵۸ع مین بشمول دیگر
ممالک ہندوستان اودہ بہی قبضہ کمپنی سے نکلکر زیر حکم خاص اعلیٰ الیان جناب ملکہ
معظمہ بادشاہ انگلند کے ہوا اور وہی نام لکہنؤ آجتک قائم ہے —

تذکرہ نصیر الدین حیدر

نصیر الدین حیدر نے بتاریخ ستائیسوین شہر ربیع الاول ۱۲۴۳ھ ہجری مطابق ۱۸۲۷ء بسن بیست و
پنج سالگی دار السلطنت لکھنؤ مین تخت شاہی پر جلوس فرمایا اور بہ لقب ابو النصر قطب الدین
سلیمان جاہ سلطان عادل نوشیروان زمان نصیر الدین حیدر بادشاہ معروف و مشہور
ہوگئے اور سکے نے یون رواج پایا - عبارت طرف اول - بدہر سکہ شاہی زدہ از لطف الٰہ
سپہر مرتبہ شاہ زمان سلیمان جاہ + عبارت طرف دوم - ۱۲۴۳ھ جلوس میمنت مانوس ضرب
صوبہ اودہ دار السلطنت لکھنؤ و تصویر - شکل بدور خط نستعلیق ۱۲۴۴ھ ہجری - سکہ دوم -
عبارت طرف اول - سکہ زد بر سیم و زر از فضل حق ظل الٰہ + نائب مہدی نصیر الدین حیدر
بادشاہ - عبارت طرف دوم بشرح صدر شکل و خط ایضاً سنہ جلوس ۵ و سنہ ۱۲ ہجری
اس عہد مین بوجہ مقدمہ مہدی علیخان و معتمد الدولہ فیما بین سرکار شاہ و سرکار کمپنی انگریز بہادر
عہد رزیڈنٹی مسٹر ماڈ صاحب بہادر مین نوبت بہ شکوہ و شکایت آئی تھی کہ جو بباعث
نیک فہمی لارڈ ہسک صاحب بہادر کے فرو ہو گئی بادشاہ نے بنظر رفاہ عام تین لاکھ روپیہ
سرکار کمپنی کو تفویض کیا کہ منافع اوسکا ایکہزار روپیہ ماہانہ باہتمام سرکار کمپنی آیا کرے
معذورین و محتاجین کو تقسیم ہوا کرے اور تین ہزار روپیہ ماہواری واسطے مدد معاش طالبان علم
اور ایکہزار روپیہ مصارف دار الشفا جس سے بیمارون کو دوا و غذا دیجاوے مقرر کیا
چنانچہ دار الشفا بمقام چوک اور خیر اتخانہ بمقام وکٹوریہ روڈ باہتمام حکام وقت بدستور
جاری ہے مگر نسبت جایداد مدد معاش طالبان علم راقم کو نہین معلوم ہوا کہ اوس جایداد کا
کیونکر بندوبست ہے قصہ کوتاہ اسی بادشاہ نے دربارہ امتناع خرید و فروخت بنی آدم
اشتہارات تاکید جاری کیے اور حسب خواہش رزیڈنٹ بہادر ایکہزار بیگھہ زمین چار باغ
واسطے کمپنی باغ بنانے کو دی اور واسطے خرچ باغ کے کسیقدر تنخواہ مقرر کی اور صرف
کوٹھی رزیڈنٹی کا بیس ۲۰ ہزار روپیہ سے پچاس ہزار روپیہ سالانہ مقرر کیا جسکو کرنل لاگت
صاحب رزیڈنٹ بہادر نے ناپسند کیا اور نواب گورنر جنرل بہادر کو اطلاع دی عہد مسٹر

متعلقہ صفحہ ۳۴

نصیرالدین حیدر بادشاہ اودھ

॥ नसीरुद्दीनहैदरबादशाहअवद ॥ २॥

مسٹر میڈک صاحب بہادر مین مبلغ پانسو روپیہ ماہانہ سوای مصارف عمارت تجویز ہوا۔ اور محکمہ استیصال ٹہگی و ڈکیتی کا حسب ایمای صاحب رزیڈنٹ بہادر مقرر ہوا اور جو کہ وقت سرکشی زمینداران کے حسب عہود قدیمہ فوج سرکار کمپنی سے اعانت رئیس ملک اودہ ہوا کرتی تھی عہد مسٹر مارونٹ رکٹس صاحب بہادر مین اعانت سی عذر ہوا جس سے توہمات انفاق فیمابین سرکارین خاص و عام کو پیدا ہوئے۔

اور واضح ہو کہ یہ بادشاہ عہد ولیعہدی مین بوجوہات چند باریابی خدمت ملازمت والد ماجد یعنی غازی الدین حیدر بادشاہ سی محروم رہتا تھا لہذا کارگذاران مقرب شاہی سے کسیقدر عداوت قلبی تھی۔ بنابران ہنگام حصول سلطنت کے ... ارکان دولت قدیم تھا جیسا کہ پہلی معتمد الدولہ وزیر کو کوٹھی رزیڈنسی مین بمعرفت صاحب رزیڈنٹ بہادر کے قید کرا یا لیکن جو کہ عہد حکومت غازی الدین حیدر بادشاہ مین معتمد الدولہ کی تنخواہ بذریعہ وثیقہ ضمن قرض موبدہ مقرر تھی اس سبب سی ذیل حمایت سرکار کمپنی مین آگیا تھا ا در بادشاہ کے جبر و تشدد سے محفوظ رہا مگر احاطہ دار السلطنۃ لکھنؤ مین قیام کرنے کو حکم نہین رہا۔ اور دوسری رای امرت لال عرض بیگی جو ایک ذیعلم و صاحب مرتبہ عہد نواب سعادت علیخان بہادر جنت آرامگاہ سی منظور نظر رئیسان با توقیر تھی اور غازی الدین حیدر بادشاہ خلد مکان نے اونکی عادت و دیانت و خدمت سی راضی ہو کر عہدہ ایشک آقاصی یعنی داروغگی دیوانخانہ پہ سرفراز کیا تھا نصیر الدین حیدر بادشاہ نی آغاز سلطنت مین اوسی عہدہ پر قایم رکھکر خطاب راجگی اور اضافہ تنخواہ سی سرفراز کیا مگر چونکہ بادشاہ باطن مین انکی طرف سی ملال رکھتے تھے گرفتار کر لیا اور طرح طرح کی مصیبتون مین ڈالا آخر کو راجہ سابق الذکر نے جب کسیطور ... حفظ نہ دیکھا کسی حکمت سی بحراست محافظان اپنے مکان پر آئے اور شمشیر آبدار سی اپنے گلے کو آپ کاٹ ڈالا انکی وفات کی تاریخ کا مصرعہ شاہ دن نے یہ روا رکھا مصرع ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔ اور تیسری اپنی مادر یعنی بادشاہ بیگم کے ساتھ کہ وہ بھی ازلیس بد مزاج تھین

ایسی عداوت کی کہ عہد سلطنت تک بیگم موصوفہ مع فریدون بخت عرف منا جان اپنے بادشاہ کی عمارت الماس باغ بیرون شہر مین مقیم رہین اور طرح طرح کے فساد فیما بین بادشاہ و بیگم ہوتی رہی اور بوجہ اسی نزاع کے بادشاہ نے ابطال وراثت منا جان اپنے بیٹے کا یقین کر دیا المختصر یہ بادشاہ عیش دوست اور فضول خرچ تھا بعد حکومت دس برس نو مہینے پانچ دن کے بتیس برس کی عمر مین شہر ربیع الثانی ۱۲۵۳ہجری مین وفات پاکر کربلای نو تعمیر اپنے کوٹھی مین دفن ہوا۔ اس بادشاہ نے بمعرفت لارڈ ولیم بنٹنک صاحب بہادر رزیڈنٹ صاحبات محل وغیرہ کے واسطے تاریخ چوبیسوین شعبان ۱۲۴۴ہجری مطابق یکم مارچ ۱۸۲۹ع کو مبلغ باسٹھ لاکھ چالیس ہزار روپیہ سرکار کمپنی مین داخل کیا تھا جسکا منافع فیصد پانچ روپیہ مقرر ہوگیا اس بادشاہ کیوقت مین رزیڈنٹ۔ مارڈونٹ رکٹس صاحب بہادر۔ کرنیل لاکٹ صاحب بہادر۔ سرتامس ہربرٹ میڈک صاحب بہادر کرنیل جان لو صاحب بہادر وزیر معتمد الدولہ۔ اعتماد الدولہ ضیاء الملک سید فضل علیخان بہادر سہراب جنگ ذی اقتدار وفا شعار منتظم الدولہ بہادر حکیم مہدیعلیخان روشن الدولہ محمد حسین خان منیر الملک۔ دیوان مہاراجہ بالکرشن۔ منشی۔ راجہ رتن سنگھ۔ بخشی۔ رای شیر چند۔ وغیرہ تھے۔

تذکرہ فریدون بخت عرف منا جان

مرزا فریدون بخت عرف منا جان کو بعد وفات نصیر الدین حیدر بادشاہ کی بوجہ ابطال ولدیت سلطنت نصیب نہوئی اور جو چند ساعت کے واسطے تخت نشین ہوئے تو بسبب چند بداندیشون کے اس معرکہ نے طول کیا صدہا آدمی قتل ہوئے اور بہ بیعت بادشاہ بیگم انگریزون نے گرفتار کرلیا اور قلعہ چنار گڈھ مین قید رکھا جلوس کے واسطے چند گھڑی کی ۱۲۵۳ ہجری ہی آخر کو چودہ برس چنار گڈہ مین رہکر اسی حالت مین وفات پائی حال مفصل اس جلسہ کا لکھنا کچھ ضرور نہین خلاصہ یہ ہے کہ بادشاہ کرنیل جان لو

صاحب بہادر رزیڈنٹ لکھنؤ صاحب ملازم سرکار شاہی نے گولزنی سے شاہجہان
گرفتار کیا روشن الدولہ وزیر و دیگر روسا و اہلکاران وقت اوس ہنگامی سے روپوش
ظہیر الدولہ متوسطی وقت فراری کی ایسی ضرب اوٹھائی کہ اوسکے پیر مین سخت چوٹ
آئی بلکہ لنگڑا ہو گیا اور مصطفی خان قندہاری نے کہ اوسوقت رفاقت مین تھے
جان دی غرض کوئی مرتبہ توہین اور تذلیل کا باقی نہ رہا اور سرکار شاہی سے مبلغ
بطور مصارف وظیفہ شاہجہان مقرر ہوا

تذکرہ نواب نصیر الدولہ

نواب نصیر الدولہ بہادر نے بتاریخ چوتھی ربیع الثانی ۱۲۵۳ ہجری تریسٹھ برس کی
عمر مین سریر سلطنت کو زینت بخشی اور بلقب ابو الفتح معین الدین سلطان الزمان
نوشیروان عادل محمد علیشاہ بادشاہ خلف وسطی جناب نواب سعادت علیخان
بہادر غفران مآب مشہور ہوئے اور سکہ سیم وزر اپنے نام نامی پر یون جاری کیا
سکہ۔ عبارت طرف اول۔ بجود و کرم سکہ زد در جہان + محمد علی بادشاہ زمان
عبارت طرف دوم۔ سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب صوبۂ اودہ دار السلطنۃ لکھنؤ
وتصویر۔ شکل سکہ مدور۔ خط نستعلیق۔ چونکہ بادشاہ کو لفظ دار ناپسند ہوا لفظ
بیت روا رکھا یعنے دار السلطنۃ کو بیت السلطنۃ اور دار الانشا کو بیت الانشا
وبیت الاجرا وبیت الضرب وغیرہ کو قایم کیا اور لفظ صوبہ کو حسب تجویز راجہ کندلال
و منظوری کمپنی انگریز بہادر آخر ۱۲۵۳ ہجری و آغاز ۱۲۵۴ ہجری مین تبدیل کیا
یعنے صوبۂ اودہ سے ملک اودہ ہو گیا راجہ موصوف کو اس تجویز کی صلے مین مبلغ
دو ہزار روپیہ نقد عطا کیا اور سکۂ ثانی مین عبارت طرف اول بدستور رہی اور
عبارت طرف دوم مین بجاے لفظ دار السلطنۃ کے بیت السلطنۃ اور بجاے
لفظ صوبۂ اودہ ملک اودہ ترمیم کی گئی واضح ہو کہ یہ بادشاہ خلف نواب سعادتعلیخان بہادر

بن نواب شجاع الدولہ بہادر بوجہ ثبوت حق وراثت کہ از روی استحقاق و رواج عہد
سلطنت غازی الدین حیدر بادشاہ و نصیر الدین حیدر بادشاہ جانشین ہوا جب حق
وراثت مرزا فریدون بخت کا نہ ٹھہرا تب باتفاق و مشورہ کارپردازان سلطنت و باعانت
اہالی سرکار کمپنی کے اپنے حق موروثی پر مالک ہوا اور انتظام امور خانگی و امور سلطنت بہ نفس
نفیس ایسا کیا کہ جسکے سبب سے سب خاندان کے لوگ راضی رہے اور ملک کی آمدنی بھی
بہ نسبت سابق کے زیادہ ہوئی یعنے ایک کروڑ تیتیس لاکھ روپیہ تک نوبت پہنچی
بعضے علاقہ امانی و بعضے اجارہ رکھے اور بنظر رفاہ عام محصول غلہ جو لیا جاتا تھا یکقلم
معاف کیا اور کواغذات پیشی پر خود تجویز فرماتا تھا اور خوشنودی اہالی سرکار کمپنی میں دل
مصروف رہے چودہ لاکھ روپیہ حسب اظہار صاحب رزیڈنٹ بہادر بضرورت مہم افغانستان
بکمال خوشی سرکار کمپنی کو بطور قرض پیش کیا اس عہد میں ارباب کورٹ آف ڈرکٹرس
نے سنہ ۱۲ ہجری مطابق سنہ ع میں حکم نافذ فرمایا تھا کہ رعایائے اودہ متوسل سرکار
کمپنی کو چاہئے کہ اول سرکار اودہ میں رجوع کرے صاحب رزیڈنٹ کو کچھ مطلب نہین
کہ دروازہ بادشاہ پر اپنی دوسری عدالت مقرر کرے المختصر تاریخ چوتھی ربیع الثانی
شب سہ شنبہ کو اڑسٹھ برس کے سن میں وفات پائی اور امام باڑہ حسین آباد تعمیر
کردہ خاص میں دفن ہوئے۔ انکے وقت میں۔ رزیڈنٹ۔ کرنیل جان لو صاحب بہادر
و جمس ہاٹن صاحب قایم مقام۔ اور جیمس کالفنڈ صاحب قایمقام۔ میجر لو صاحب بہادر
وزیر۔ روشن الدولہ۔ ظہیر الدولہ مصلح الملک غلام یحیی خان بہادر مقیم جنگ رکن رکین
معتمد شوکت و بہادری اعتضاد سلطنت فدوی خاص۔ منور الدولہ مکرم الملک احمد علیخان
بہادر ذو الفقار جنگ۔ دیوان۔ مہاراجہ بالکرشن بہادر۔ و فخر الدولہ مہاراجہ رتن سنگھ
بہادر۔ اور میر رتن سنگھ منشی۔ بخشی۔ قیام الدولہ راجہ ٹھر چند۔ اور پیشدست
میرزا ولیعہد بہادر۔ شرف الدولہ محمد ابراہیم خان (وغیرہ تھے)

تذکرہ امجد علیشاہ خلف محمد علیشاہ

امجد علیشاہ نے تاریخ پانچوین ماہ شہر ربیع الثانی ۱۲۵۸ ہجری کو سریر سلطنت پر عمر چہل سال مین جلوس
کیا اور بلقب ابو المظفر مصلح الدین ثریا جاہ سلطان عادل خاقان زمان محمد امجد علیشاہ
بادشاہ نامزد ہوئے اور سکہ سیم وزر جو بنام نامی جاری کیا یہ ہے سکہ درجہان زد سکہ
شاہی بتائید الہ + ظل حق امجد علی شاہ زمن عالم پناہ + اس عہد مین انتظام سلطنت
بجز عزل ونصب بعض اہالیان سرکار کے سلسلۂ قدیم پر جاری رہا اور ایک محکمہ فراٹیر پولس
جدید مقرر ہوا جسکا مصارف بتجویز اعالی سرکار کمپنی انگریز بہادر مامور ہوا اور بادشاہ حال نے
مبلغ بیس لاکھ روپیہ حسب استدعاے صاحب رزیڈنٹ بہادر وقت آراستگی فوج
انگریزی جو افغانستان مین مصروف تہی بطور قرض سرکار کمپنی انگریز بہادر کو پہنچایا اور چہ سو
راس اسپ وقت پیش ہوئی جنگ لاہور کے دیئے اور ایک سڑک پختہ حسب آئین سرکار کمپنی
لکھنؤ سے کانپور تک بصرف پانچ لاکھ روپیہ کے باہتمام لفٹنٹ سیم صاحب بہادر تیار کرائی اور
ایک پل آہنی دریاے گومتی کا مابین کوٹھی رزیڈنٹی وچھاونی منڈیانون باہتمام کپتان فریزر صاحب
بہادر بصرف تین لاکھ روپیہ کے نصب کرایا غرض کہ اس بادشاہ کو رفاہ خلایق وخوشنودی
سرکار کمپنی کا زیادہ خیال تہا کیونکہ اس ملک مین باوجود آمد رفت اہالیان سرکار کمپنی کے
رئیس ذی راستی کی درستی کی اور مترددین ومسافرین کو خصوصاً صاحبان عالیشان کو جو تنگ
راہون مین چلنے سے علاوہ تکلیف ناپسند ہی کرتے ہین اور منجملہ انتظام ملک تیاری سڑک
صفائی کو ایک عمدہ کام تصور کرتے ہین بڑی آسانی ہوئی اسی عہد مین ایک محکمہ واسطے فیصلہ
مقدمات ہیر وپنجات زیر حکم مجتہد مقرر ہوا اور مفتیان شرع ہر ایک قصبات وشہر ملک اودہ مین
واسطے انفصال مقدمات کے مقرر کئے گئے تھے الغرض بعد حکومت پنج سال ویکماہ ونہ یوم بعمر
چہل وہشت سال تاریخ چھبیسوین شہر صفر ۱۲۶۳ ہجری روز شنبہ مطابق ۱۲۵۴ فصلی مین
انتقال کیا ... آباد واقع حضرت گنج مین دفن ہوئی۔ اس عہد مین دو عجایب

فخرالدولہ راجہ رتن سنگہ چند ماہ - وبعدہ مہاراجہ بالکرشن - منشی - فخرالدولہ چند ماہ وبعدہ راجہ کندنلال - بخشی - قیام الدولہ راجہ ٹیرچند - راجہ لالجی - فتح الدولہ بہادر - رزیڈنٹ جان لو صاحب بہادر - سر الکسکنسی میجر جنرل سر ولیم ٹاٹ صاحب بہادر - جنرل پالک صاحب بہادر - کپتان سکپیر صاحب بہادر - ٹامس ریڈ لوس صاحب بہادر - کرنیل ریمنڈ صاحب سی ای - سوزیر امین الدولہ - منور الدولہ - وہیر - امین الدولہ - وغیرہ تہے

تذکرہ واجد علشاہ

جبکہ امجد علیشاہ دنیائی فانی سے عالم جاودانی کو سدہارے میرزا واجد علی ولیعہد حسب دستور دولتخانہ قدیم سے بمعیت کپتان ہالکنس صاحب بہادر دارالامارۃ سلطانیہ مین تشریف لائی مکان گلستان ارم مین کہ جہان صاحب رزیڈنٹ بہادر بمعیت دیگر صاحبان موجود تھے رونق بخش ہوئے صاحب رزیڈنٹ بہادر نے کلمات تعزیت زبان پر لاکر واسطے جلوس تخت سوروثی کے التماس کیا الحاصل بعد گذرنے ۹ ساعت وسی پنج دقیقہ شب کی بتاریخ ستائیسوین شہر صفر ۱۲۶۳ ہجری پچیس برس کی عمر مین عمارت بارہ دری سرخ مین بعد ادای نماز شکرانہ عقب اورنگ خلافت کی سریر سلطنت پر جلوس فرمایا جسکی تاریخ یہ ہے تاریخ زیب تاج وتخت شد شاہ زمان واجد علی + صف شکن صفدر صف آرا صاحب تمکین وفرج + اختر تابندہ برادج سعادت شد بلند + مشتری با زہرہ در برج اسد گردیدہ زوج + فکر تا درچون بادج آسمان تاریخ جست + زہرہ بالحان سرودہ آمدہ اختر باعج ۱۲۶۳ + اور سکہ زرین رواج پایا - سکہ - سکہ زد برسیم وزر از فضل تائید الہ + ظل حق واجد علی سلطان عالم بادشاہ + اور بہ لقب ابو المنصور ناصرالدین سکندر جاہ بادشاہ عادل قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علیشاہ بادشاہ غازی مشہور ہوائے - صاحب رزیڈنٹ بہادر حسب آئین قدیم اوس کرسی پر جو بہادر انتظام کی جانب بائین رکھی تھی جاگزین ہوئے اور انگریزی موجود استادہ رہے اکیس کار توس اضراب انگریزی سے

متعلقہ صفحہ ۴۴

حضرت واجد علی سلطان عالم بادشاہ

॥ हज़रत वाजद अली सुलतान आलम बादशाह ॥

بابت مبارکبادی کی سر ہوئین اور مرحوم رجمنٹ نے بندوقین چھوڑائین اور اکادن اکاون ضرب
توپ ہر سہ توپخانہ یعنی توپخانہ عنایتی - توپخانہ اردلی گولہ افگن - توپخانہ خسروی قہر افگن
سر ہوئے اور جملہ مراتب تخت نشینی کے ادا ہوئے بعدہ صاحب رزیڈنٹ بہادر رخصت ہوئے
اور حضرت سلطان عالم بسواری تخت ہوادار محلسرائے خورد واقع گلستان ارم مین رونق افزا
ہوئے اور زبان خاص سے ابوالبیان دولتمدار رکین سلطنت کو واسطے اجرای فرمان مشعر اسم شریف
مزین بمہر زمان ولیعہدی اشارہ فرمایا جسکی تعمیل میر منشی راجہ کنند لال بہادر نے فوراً کی اور
فرامین بنام عمال جاری ہوئے جسکی اصل نقل ذیل مین درج کیجاتی ہے

نقل فرمان بنام عمال ممالک اودھ

بیست و ششم ماہ صفر ۱۲۶۳ ہجری جناب رضوان مآب ابوالمظفر مصلح الدین ثریا جاہ
سلطان عادل خاقان زمان محمد امجد علی شاہ جنت مکان این جہان فانی و خاکدان
ظلمانی را گذاشتہ بعلیین مکین فرمودند و ما بتائید ... اقبال باستحقاق وراثت بعنایت
الٰہی و تائید سرکار دولتمدار انگلشیہ بہادر بر سریر سلطنت موروثی جلوہ
فرمودیم لہٰذا فرمان قضا جریان شرف صدور یافت کہ بدلجمعی و اطمینان تمام بر عہدہ
مفوضہ خود مامور بودہ دقیقہ از دقایق حزم و ہوشیاری نا مرعی و مہمل نگذارد و احدی از
فساد پیشگان و متمردان را سر بر داشتن ندہد و مالواجب سرکار بمعرض ایصال در آوردہ
ارسال دارد درینصورت ہر آئینہ مورد انظار عاطفت خواہد شد و مدار المہامی این سرکار دولت
ابد پایدار بدستور متعلق برکن رکین خلافت و جہانداری اعتضاد سلطنت و شہریاری عمدۃ الامرا
مدار المہام وزیر الممالک امین الدولہ عمدۃ الملک امداد حسین خان بہادر ذوالفقار جنگ
یار وفادار سپہ سالار فدوی خاص جانثار دانستہ سوال و جواب امور مرجوعہ مشار الیہ در
حق خود موثر پندارد

عید ہوسکی نواب گورنر جنرل بہادر ہند کی خدمتین ایک محبت نامہ مشعر اطلاع جلوس تخت

سلطنت بادشاہ سے نے ارسال کیا نقل اوسکی یہ ہے ۔

نقل محبت نامہ

قادرۂ والعزۃ والجلال ریاض دولت واقبال اریکہ آرای سلطنت وحشمت رونق بخش
سریر شوکت وعظمت را بآبیاری سحاب عنایت خویش مدام شگفتہ وخندان و محفوظ و
ریان دارادا اما بعد بضمیر منجلی نظیر محبی وتمیب نماند بتاریخ بیست وششم ۲۶ شہر صفر سنہ ۱۲۶۳ ہجری
جناب رضوان مآب اعلیحضرت جنت مکان والد ماجد طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ
ازین جہان فانی وخاکدان ظلمانی ارتحال فرمودہ بجنت الماوا جاگزیدند بہجوم غموم حالتی
طاری بود کہ از ماہی تا ماہ و از نغ جگر واز زمین تا آسمان شعار بر می بود گاہ سیل اندوہ والم
رخت سکون وشکیب را بآب میداد وگاہ آتش یاس واضطرار بخرمن صبر و قرار می افتاد
دران ہنگام غم انضمام صاحب بسیار مہربان دوستان لفٹنٹ کرنل اے ایف
رچمنڈ صاحب بہادر ریسی بی کہ جانشین آن اریکہ آرای سلطنت وحشمت ودوست
صمیم این نیاز مند بارگاہ صمدیت جل قدرتہ اند علی الفور امدہ درعین اژدہام وملال
بکلمات تسلی وتشفی دل بیقرار وخاطر پر اضطرار تسکین دادند وازتہ دل شریک حال محزون ما
ماندہ وانچہ صلاح وصوابدید این دولت بودہ دقیقہ از دقایق جد وجہد مہمل وناموعی
نگذاشتند وشب بیست وہفتم ۲۷ شہر مذکور کہ بصلاح صاحب موصوف بر سریر سلطنت موروثی
جلوس کردم حسب دستور اراکین سلطنت حاضر گردیدہ بگذرانیدن نذر مورد انظار
بالتفات شدند از انجا کہ استحکام این سلطنت ابد بنیان واستقرار دولت این دودمان
عالیشان بعد تائیدات ایزد منان جل جلالہ وعم نوالہ از مدت مدید وزمان بعید
وابستہ اعانت وامداد سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر بودہ وہست معہذا سوای
آن رونق بخش سریر شوکت وعظمت شفیق غمخوار و مونس شفقت شعار ندارم دران حالت
اضطراب واضطرار سرمایہ تسکین خاطر اخلاص آگین ہمین بودہ کہ انچہ شاہان گزیدگان

گردیدگار فرمانروایان عالیمقدار است از طرف آن کرم فرما ہموارہ بمنصۂ ظہور خواہد رسید و از
نتائج آن مراتب محبت و وداد و مودت و اتحاد فیما بین دولتین عالیتین روز بروز ترقی
مترقی خواہد گردید الحمد للہ کہ انچہ متیقن بود بنہج احسن سمت وقوع پیوست اعنی جو بموجب
آمود مفاوضۂ تلطف آثار مورخۂ بیست و دوم ماہ فروری ۱۸۴۷ عیسوی متضمن مضامین مودت
تضمین شفقت و عاطفت تشفی و طمانیت دل اخلاص منزل چنانکہ باید صورت بست آیندہ ہم
از لطف و کرم آن فرازندۂ لوای عز و اقبال مرجو و متوقع است کہ ہر گونہ مدارات و اعانت
و لطف و رافت نسبت با خلاص کیش مبذول خواہد ماند و در ہر باب انچہ باعث بہبود
و بہبود این دولت خواہد بود و از ان حضرت بعمل خواہد آمد و نظر بخلص نوازیہای سامی
صاحب جانشین موصوف کہ دوست صمیم و بدل خواہان بہتری این سلطنت اند اصلاح
نیک ہر قسم سرسبزی و بلند نامی این سرکار ملحوظ خواہند داشت و ہر آئینہ ہمینی باعث حسن
تمشیت اوامر و نواہی مخلص بیریا گردیدہ منتج انتظام و انتساق سلطنت و رفاہ و فلاح
رعایا و برایا خواہد بود —

اس بادشاہ نے اوایل میں پہلا دستور یہ مقرر کیا کہ چوبی صندوق سڑکوں پر رکھوا دیے
اور وہ صندوق نامزد بہ مشغلہ سلطانی سواران معتمد متعلقہ سواری خاص کے سپرد کیے
کہ ہر شخص مظلوم و داد خواہ بغیر دقت و مزاحمت حاجب و دربان و توسط غیرے و سفارش
شخصے و بے خوف و خطر و اندیشہ انتقام و اقتدار طرفثانی جو کچھ کہ ماحصل اوس کی عرضی کا ہو لکھکر
صندوقوں میں داخل کیا کرے چنانچہ بذریعہ کارروائی جدید داد خواہان نزدیک و دور
بذریعہ صندوق اپنے دلی حال ظاہر کرنے لگے اور بادشاہ بہ تعمیل قواعد عدالت طلوع صبح سے
آدھی رات تک ایکدم استراحت نہیں فرماتے اور بملاحظہ عرضداشت سایلان و اہل
معاملات و مرفوعات ارباب حاجات و قراطیس وقایعۂ بلاد و قریات اور بسماعت
روداد زبانی عرض بیگمات و خواہشمندان بحضور خاص سے بے تعرض و تعلق ہو کر ان

واجراے احکام و داد و ہی مستغیثان و تقرر حفاظت پیشگان و تنقیح مقدمات ملکی و مالی و تقرر
وظائف ادانی و اعالی مصروف رہتے اور جسقدر عرضیان بذریعہ صندوق جمع ہوتین و دستخط
خاص سے مزین ہوکر بحاضری توقیعن پیشگاہ خاص سے تعمیل ضابطہ کیواسطے دفترون مین بھیجی جاتی تھین
مختصر یہ کہ اکثر مقدمات بتجویز خاص بادشاہ تصفیہ ہوتے اور پس از چندماہ بہ الزامات ملکی وغیرہ کا
سند بسبب اچھا نہ نکلنے کے جناب امین الدولہ وزیر کو موقوف کیا اور بتاریخ بیست و دوم شہر رجب
سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق پنجم اگست سنہ ۱۸۴۷ع عہدۂ وزارت کو بنام نواب علی نقی خان بہادر
جو رشتہ دار خاندان نواب مدار الدولہ سے تھے مقرر کرکے اونیس پارچہ کے خلعت اور
خطاب سے سرفراز کیا تاریخ تقرری یہ ہے تاریخ ثانی و عشرین شعبان یوم سعد پنجشنبہ
خان محمود الخصال ✽ یعنی ہم نام علی و ہم تقی ✽ شد وزیر شہ بحکم ذو الجلال ✽ کلک اشفق
سال تاریخش نگاشت ✽ دوست بادشاہ و دشمن پایمال ✽ اوسوقت سے جملہ مدار کار دیا
وزیر کو اعتماد پر محول کیا سنہ ۱۲۶۳ ہجری مین بنت نواب موصوف سے سلطان عالم بہادر نے عقد اپنا
کیا اور بخطاب اختر محل صاحبہ کو سرفراز فرمایا تاریخ عقد کی درج ذیل ہے تاریخ شادی
شاہ سلیمان جاہ شد ✽ با ہمہ شان و شکوہ و زیب و زین ✽ گفت ہاتف بہر تاریخ عقد
اقتران نیرین اسعدین ✽ ایضاً زہے وقت اسعد کہ این ہر دو ماہ ✽ بہ خورشید و ماہ
ہم بزم گشتند ✽ رقم مصرعہ سال تاریخ کردم ✽ سلیمان و بلقیس ہم بزم گشتند ✽ و چونکہ
اوسی اوایل مین بادشاہ نے تعلیم و آراستگی فوج مین متوجہ ہوکر پٹالن اختری وغیرہ نام رکھکر
اور رسوا ایان سواری سے کام قواعد کا لینا شروع کیا مگر بسبب شکایت رزیڈنٹ بہادر کے
یکقلم اوسکو سطر سے پھیر لیا اور بادشاہ تاریخ چھبیسوین ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۳ ہجری کو لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر گورنر جنرل
کی ملاقات کو بمقام کانپور گئے اور تاریخ اٹھوین ذیحجہ سنہ ۱۲۶۳ ہجری کو لارڈ صاحب موصوف لکھنؤ مین تشریف
لائے لارڈ صاحب نے نسبت امور سلطنت کی نصیحت کرکے کہا کہ سرود خوانان کو کوئی عہدہ نہ دینا چاہیے مگر
بادشاہ نے سرود خوانان سے ثابت الدولہ و رضی الدولہ و تاج الدولہ و نجیب الدولہ

حیدر علیخان قطب الدولہ و وحید الدولہ غلام نبی خان وغیرہ کو جو عہد امجد علی شاہ میں نظم و
خراج کیواسطے مقرر تھے اور آغاز سلطنت میں خطاب و اعزاز دیئے گئے تھے موقوف کئے گئے
صرف خواجہ سرایان حسب رواج و دستور قدیم سرکار اسلام کے [illegible] خدمات [illegible]
و مامور رہے اور مصاحبت تخلیہ میں مسیح الدولہ و حکیم [illegible] عمدۃ الدولہ و طبیب الدولہ
و صحت الدولہ و فتح الدولہ و آفتاب الدولہ و ذوالفقار الدولہ باقی و منظور رہے
اور ملک کو اکثر امانی کر دیا اور ایک اشتہار بمقدمہ رہن و بیع و ہبہ دہات و اراضی وغیرہ
جاری کیا تاکہ بیع وغیرہ بطور خانگی منازعات سے ہونی نہ پاوے کہ باعث حق تلفی [illegible]
فیصلہ سپاہیان سرکار کمپنی کے تین محکمے جداگانہ مقرر کئے [illegible]
بہادر ہوتا تھا اور تحصیلداروں کی موقوفی و بحالی رزیڈنٹ کے اختیار میں [illegible]
اودہ فرائیر پولیس کی مع پیادہ و سوار اسی عہد میں بموجب [illegible] صاحب بہادر
کے زیادہ کی گئی اور اضلاع ملک اودہ میں تھانجات مامور ہوئے اور رصد خانہ سلطانی واقع
لکھنؤ جو عہد خلد منزل میں باہتمام مسٹر ولکاکس صاحب بہادر [illegible]
ہوا لیکن بموجب تحریک کرنیل سلیمن صاحب رزیڈنٹ نصف [illegible]
کی منظور رہی اور اسی عہد میں کرنیل سلیمن صاحب رزیڈنٹ [illegible] ملک اودہ کا دورہ
اور صاحب رزیڈنٹ بہادر نے خلاف مراسم و ضابطہ قدیم عرائض رعایا ملک اودہ و [illegible]
کمپنی انگریز بہادر لیکر احکام تجویز بنام بادشاہ لکھے اور اکثر تحصیلداران [illegible] تحصیلدار
سلطانپور و محمد حسین تحصیلدار بہرایچ اور فتح چند تحصیلدار بیسواڑہ وغیرہ کو اسناد عطا کیں
اور اکثر تعلقہ داران یعنے لونی سنگھ تعلقہ دار متولی و بجنا ور سنگھ تعلقہ دار شاہ گڈہ اور
نواب علیخان تعلقہ دار محمود آباد اور راجہ مادہو سنگھ تعلقہ دار امیٹھی سے بخوشی خاطر ملاقات
کی اور تحائف گذرانیدہ ان کے قبول کئے واضح ہو کہ کرنیل سلیمن صاحب نے ترکاری میوہ وغیرہ جو سرکار
شاہی سے بطور ڈالی جاتا تھا لینا موقوف کر دیئے تھے بلکہ ایک مقدمہ میں علاوہ [illegible]

لینے کسی ایک شخص غیر ہتیار بند کا کوٹھی رزیڈنسی بندوق سر کرنیکا بادشاہ سی شکوہ کردیا تہا
مگر برعکس اسکی جب رزیڈنٹ نی ایام دورہ مین غیرونکی تحفہ تحایف قبول کیی اور نئی کارروائی کی تب
خاص و عام پر سبب رنجش فیمابین سرکارین ظاہر ہوگیا —

قصہ مختصر اس عہد مین فیمابین اہالیان سرکار کمپنی انگریز بہادر
و سرکار شاہ کوئی صورت رضامندی و پابندی دستور قدیم کی باقی نہین ہی اور جبکہ
شہر جنوری ۱۸۴۹ع سے لارڈ ڈلہوسی صاحب عہدہ گورنری ہند پر مقرر تہی رپورٹ اسکی
برابر ہوتی رہی اور آخر کو بہ طبق رپورٹ کرنل سلیمن صاحب و جنرل اوٹرم صاحب بہادر بابت
۱۸۵۵ع نقش ارتباط مراسم سابقہ بکقلم سٹ گیا اور الزام بدانتظامی کا ذمہ بادشاہ کی
پیشگاہ صدر سی قایم ہوا ۱۲۷۲ ہجری مطابق ۱۸۵۶ع مین جنرل اوٹرم صاحب بہادر
کلکتہ مین طلب ہوئی اوسوقت عوام مین بادشاہ کا ملک اودہ سی بیدخل کیے جانیکا
شور مچا تب اہالیان سرکار شاہی نی بلا غور و تحقیق کی ایکقطعہ اشتہار بدین خلاصہ کہ سرکار
شاہی کی چراغ کو اعانت سرکار کمپنی انگریز بہادر روغن ہی بکار دنگی افواہ کوئی راست نجانی خلاصہ کلام
جنرل اوٹرم صاحب بہادر سنے کانپور مین مع فوج پہونچکر بادشاہ کو خبر دی بادشاہ نی حسب دستور
ارکان دولت کو استقبال و رسد رسانی کیواسطی روانہ کیا صاحب ممدوح لکہنو مین داخل ہوے
اور بادشاہ کو اندیشہ فوج سی مطمئین کردیا مگر تاریخ یکم ماہ فروری ۱۸۵۶ع بادشاہ کو اطلاع دی
کہ سرکار کمپنی انگریز بہادر تاریخ ہفتم فروری سنہ حال سی ملک اودہ پر اپنا قبضہ کریگی آپ
کو بندوبست کیواسطی ایکہفتہ کی مہلت ہی بادشاہ نی بغور سماعت اسبات کی کل کاروبار سلطنت کی
بند کردیا توپون کو چرخسے گروا دیا اور احکام بنام جملہ ملازمین و تعلقہ داران اس مضمون کے
جاری فرمائی کہ خود بدولت سمت لندن واسطی استغاثہ کی جاتی ہین تم سب تعمیل احکام
اہالی سرکار کمپنی انگریز بہادر مین مصروف رہو تاریخ ہفتم ماہ فروری ۱۸۵۶ع کو قطعہ اشتہار
خاص شہر لکہنو مین مشتہر ہوا اور بذریعہ اوسین اشتہار کی کل دفاتر شاہی پر قبضہ کرلیا گیا

نقل اشتہار

اشتہار بنابر اطلاع سکناے ملک اودہ بموجب حکم حکم دہندگان نواب مستطاب
معلی القاب گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ

بموجب اوس عہدنامہ کے جو سنہ ۱۸۰۱ع میں موکد ہوا سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر نے حفاظت بقیہ ملک سرکار اودہ کے جملہ معاندان اندرونی و بیرونی سے اپنے ذمہ کرلی اور والی ملک اودہ ایسے سررشتہ ایسے بندوبست کی جاری کرنیکے واسطے معرفت اپنے اہلکارون کی خود ذمہ دار ہوا کہ اسکی باعث سے رفاہ خلایق و حفاظت جان و مال ساکنان ملک اودہ کی حاصل ہووے چنانچہ خود ذمہ داری اس عہدنامہ کی روسے سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر کو عاید ہووے زیادہ عرصہ پچاس برس کی تعمیل اوسکے وعدہ وثاق کی ساتھ علی الاتصال تمام کمال ہوتی رہی مگر سرکار دولتمدار درمیان اس عرصہ مذکور کی جنگ و جدال عظیم میں مصروف رہی تاہم کوئی دشمن بیرونی قدم بھی دہرنے نپایا اور کسیطرح کا فساد عظیم تخت اودہ کی پایداری میں خلل انداز نہوا افواج سرکاری ہموارہ شاہ اودہ کی قرب حضور میں حاضرباش رہی اور جب کبھی بہ نسبت اقتدار بادشاہ کی ناحق کسینے ہمتی دکھلائی تو افواج مذکور کی اعانت دینے میں ہرگز دریغ نہیں ہوا باوجود اس معاہدہ عظیم استوار عہدنامہ مذکور کی جملہ والیان اودہ کی جانب سے برعکس علی الاتصال بالکلیہ تساہل و تغافل ہوتا چلا آیا اور جو میثاق واسطے اجراے ایسی سررشتہ بندوبست کی ظہور میں آیا کہ وہ بموجب حفاظت جان و مال رعایا و سکناے ملک اودہ و منتج رفاہ انکی کی ہووے تاہم گویا کہ وہ دیدہ و دانستہ بطور رویہ اپنی کی اس سے تجاوز و انحراف کرتے رہے بسبب انحراف اس عہد و میثاق کے ممکن تھا کہ سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر اسکی کہین پہلی عہدنامہ مذکور کو ناجایز گردانتی اور بہ نسبت خبرگیری والیان ملک اودہ کی انکار کرتی معہذا تا الحال سرکار کمپنی انگریز بہادر

ہوا ... امیدواری تھی کہ جو حق اختیار و اقتدار ایکنے دودمان عالیشان کو جو منظور تھا
جو شخص با اختیار ہوا تھا وہ اپنی رعایا کی نسبت کیسی ہی احکامات خلاف عدل و انصاف کی ہوں مگر
ہمیشہ وہ نسبت کمپنی انگریز بہادر کی دوستی و وداد پر قایم رہی تاہم کمپنی انگریز بہادر نے
واسطے بہتری رعایا کی ... اودہ کو اوس قدری ظلم و پریشانی سے جو عاید حال رعایا سے
ہوئی انفصال ہی بکمال کوشش متوجہ رہی بہت برس گذرے کہ گورنر جنرل بہادر لارڈ
ولیم بنٹنک نے بنظر اسکی کہ جو جہد واسطے بہتری احوال رعایای ملک اودہ پیشتر ظہور مین
آیا تہا اسکی مزاحمت یا تعرض ہوا بسبب سررشتہ دربار لکھنؤ مین اطلاع دی کہ اگر ضرورۃ
تمام و کمال انتظام ممالک اودہ کو باہتمام اہلکاران سرکار کمپنی انگریز بہادر کی دخل کرنی پڑیگا
چنانچہ جو کلمات و تنبیہ لارڈ ولیم بنٹنک کی جانب سے ظہور مین آئی اوسکو آٹھ برس کا عرصہ ہوا
کہ لارڈ ہارڈنگ بہادر نے بذات خود اعادہ کیا اوس زمان مین والی اودہ کو بڑی اصرار
کے ساتھ سمجھایا گیا کہ آیندہ کیسا ہی واقعہ وقوع مین آوے یہ بات تمام عالم پر روشن
ہو گئی کہ بطور دوستانہ بر وقت مناسب تنبیہ و آگہی دی گئی مگر بسبب تمردی و نالایقی
و یا بعض اہلکاری وزرا و بادشاہان اودہ کی مقاصد دوستانہ سرکار کمپنی انگریز بہادر کا
رایگان ہوا پچاس برس سے زیادہ عرصہ تک جو صلاح بیغرض و چشم نمائی ہای غضبانہ معہ
تنبیہات و اعتراضات و تہدیدات متواتر و متوالی وقوع مین آئی ہین سے کوئی بہی
اصلا اثر پذیر نہوئی عہدنامہ کی اصل مطلب پر عمل نہوا شاہ اودہ کی وعدہ کی تعمیل نہوئی
اور رعایای ملک اودہ اب تک بیچارہ مایوسانہ نسبت نالایقی و خیانت و تعدی بمظالم
و برباد ہوتی ہی فقط یہ بات تمام ملک مین مشہور ہی کہ شاہ اودہ مثل اکثر والیان پیشین
مملکت مذکور کی اس ملک کی مہمات کی انتظام مین کچھ بھی مداخلت نہین کرتی ہین تمام
ملک اودہ مین اختیار حکومت عموماً یا تو مقربان کمینہ یا اشخاص جابر و خائن کو جو
کارگذاری مین نالایق اور درجۂ اعتبار سے ساقط ہین تفویض ہوا ہی محصلات مالگذاری

اپنی علاقجات مین سرخودی کی ساتہ حکمرانی کرکے رعایا سی بلالحاظ تعہد سابق و حال کے
جبر اگوڑی پیسی تک مواخذہ کرتے ہین فوج شاہ بوجہ ضبط و ربط و بسبب بداعمالی بخشیان
افواج مشاہرہ سی محروم ہین اور اپنی معیشت کیواسطی دیہات کو گویا لوٹنی کی مختار ہین یہانتک
کہ جس ملک کی حفاظت کیواسطی وی متعین ہین اوسپر وہی جابر و قاہر ہوتی ہین غول کی غول
ڈاکوونکی علاقجات کو غارت کرتی ہین آئین و عدل کا نام و نشان نہین ہی ہتیار باندہ کر خانہ
جنگی اور خونریزی رات دن ہوتی رہتی ہی اور کسی جگہہ لحظہ بہر بہی حفاظت جان و مال کی
مطلق نہین فقط اب وہ وقت آیا ہے کہ سرکار انگریز بہادر اور زیادہ متحمل ادائی ایسیون
اور خرابیون کی نہین ہو سکتی جنکو بسبب تعلق ہونی سرکار کی عہدنامہ مذکور کی مضبوطی حاصل
ہوئی ہی سرکار وہ خبرگیری والیان اودہ پر کہ جسکی باعث سی صرف وہ اقتدار کہ نتیج خرابیان
مذکور کا ہی بحال و برقرار نہین رکہہ سکتی پچاس برس کی تجربہ سی بخوبی ثابت ہوا کہ عہدنامہ
سنہ … ع نتیج رفاہ و خیریت سکنای اودہ کی نہین ہوا اور یہی واضح ہوا کہ حفاظت سکنای
ملک مذکور کی اس تعدی عظیم سے جو کہ مدت سی لاحق حال ہی کسیصورت ممکن الوقوع
نہین ہے بجز اسکی کہ انتظام کلی ممالک اودہ مستدام سرکار کمپنی انگریز بہادر کو مفوض
ہووی اس غرض سی حسب الحکم خاص و استرضای انریبل کورٹ آف ڈایریکٹرس یہ بات ٹہہری
کہ عہدنامہ سنہ … ع مین کہ اس سی ہر ایک والی اودہ نی انحراف و تجاوز کیا ہی آجکی تاریخ
سے بیمانہ ناجائز و ساقط ہے چنانچہ واجد علی شاہ اودہ سے واسطی انعقاد ایک عہدنامہ
جدید کی نصیحت کی گئی جسکی رو سے دوام مستدام نظم و نسق کل ملک اودہ بلاشرکت غیرے
سرکار کمپنی انگریز بہادر کو تفویض کیا جاوے و مراتب ضروری واسطی بحال و برقرار رکہنے
منزلت و دولت و توقیر بادشاہ و اقربا اوسکے کی ظہور مین آوی معہذا شاہ موصوف نی
ایسے عہدنامہ دوستانہ کی انعقاد سی انکار کیا فقط ازانجا کہ شاہ اودہ واجد علی شاہ
مثل جملہ والیان پیشین ملک اودہ کی اس میثاق اعتوار عہدنامہ سنہ … ع کی تعمیل مین

منکر یا سہل انگاری یا غافل ہوا جسکے روسے ایسی سررشتہ بندوبست کا اپنی ممالک مین کہ
بموجب رفاہ وخیریت رعایا کی ہو لازم گردانا گیا از انجا کہ عہدنامہ جس سے یون ہاین انحراف
ہوتا ناجائز وساقط گردانا گیا اور چونکہ شاہ موصوف انعقاد عہدنامہ جدید سے جو بجای عہدنامہ
سابق ملحوظ تہا منکر ہوا اور چونکہ شرائط عہدنامہ سابق جیسا کہ بحال تہے نسبت مداخلت
اہالیان کمپنی انگریز بہادر ملک اودہ مین مانع نہین اور بدون ایسی مداخلت کی اجرای
سررشتہ بندوبست شایستہ اس ملک مین ممکن نہین ہی ان وجوہات سے تمام عالم کو واقع
ہویدا ہی کہ سرکار کمپنی انگریز بہادر کو سوای دو صورت کی اور کوئی چارہ نہین ہے یا تو ملک
اودہ کی رعایا کو ترک کرین اور انکو ہاتہ پاؤن باندہ کے اس مرض ظلم و تعدی مین
ڈالدین جو کہ ظاہرا سرکار کمپنی انگریز بہادر کی بنظر شرایط منضبطہ عہدنامہ کو مدت تک روا رکہے
یا سرکار موصوف اپنے اقتدار عظیم کو بحق ان لوگون کی نفاذ کرین جنکی رفاہت کی واسطے پچاس
برس کی عرصہ سے دست اندازی کا وعدہ کیا گیا تہا اور تمام و کمال نظم و نسق و بندوبست ممالک
اودہ کو ہمیشہ کیواسطے اپنی قبضۂ اختیار مین کرلیوین ان دونو صورتون مین سرکار کمپنی انگریز
بہادر نے بلا تامل دوسری صورت کو اختیار کیا ہی لہذا اشتہار دیا جاتا ہی کہ آج کی دن سے
نظم و نسق ممالک اودہ بلا شرکت غیری دوام و استدام بقبضۂ اقتدار کمپنی انگریز بہادر کی
آگیا ہی سب عامل و ناظم چکلہ دار و جملہ نوکران دربار و سب اہلکاران چہ مالی و ملکی و چہ دیوانی
و فوجی و سب سپاہیان دربار دیہی جا سکتی ہی اودہ کو لازم ہی کہ آیندہ سرکار کمپنی انگریز بہادر
کے اہلکارون کی اطاعت و فرمانبرداری کلی کرتے رہین اگر کوئی اہلکار دربار یا جاگیردار یا
زمیندار یا کوئی دوسرا شخص ایسی اطاعت اور فرمانبرداری سے اغماض کرے یا اگر کوئی مالگذاری
دینے مین عذر لاوے یا اور کوئی طرح سے سرکار کمپنی انگریز کی حکومت مین تعرض و مزاحمت
کرے گا تو وہ شخص مفسد گنا جاویگا اور بہی وہ مقید کیا جاویگا اور جاگیر اور اراضی اسکی
ضبط سرکار کمپنی کیجاویگی اور اونہونکو جو فوراً بلا عذر تابعداری سرکار کمپنی انگریز بہادر قبول کرینگی

ماہ جون

عامل ہوں یا اہالیان دربار یا جاگیردار یا زمیندار یا سکنائے اودہ سبکو وعدہ کیا جاتا ہے کہ وہی حفاظت و لحاظ و التفات اہالیان کمپنی انگریز بہادر کیا وینگے اور باقی زمینگی معین تعداد مالگذاری از روی انصاف و بندوبست واجبی کی عمل مین آویگا و بتدریج آبادانی و آراستگی ملک اودہ کی جد و جہد برابر ہوتی رہیگی ہرکسیکو بلا طرفداری احدی عدل گستری ہوتی رہیگی جان و مال کی حفاظت کیجائیگی اور ہر ایک شخص اپنے حقوق واجبی پر بلا اندیشہ و بلا دست اندازی کسیکی قابض و متصرف رہیگا۔

واضح ہو کہ جیمس اوٹرم صاحب بہادر نے جو پیشگاہ گورنمنٹ ہندسے عہدہ چیف کمشنری ملک اودہ پر مقرر ہوکر اور مع تمامی حکام مالی و ملکی و فوجی لکھنؤ مین آکر اور تاریخ ہفتم ماہ فروری ۱۸۵۶ء کو واجد علی بادشاہ کو بذریعۂ اشتہار متذکرہ بالا معزول کرکر دفترون بادشاہی پر قبضہ کیا اور ایک ایک افسر واسطے نگرانی و ترتیب کاغذات کے مقرر کیا اور ملک اودہ کو اوپر چار حصون کے یعنی قسمت اول خیرآباد۔ قسمت دوم لکھنؤ۔ قسمت سوم بہرایچ۔ قسمت چہارم فیض آباد تقسیم کیا اور حکام صدر نے خاص لکھنؤ مین اجلاس اپنا جداگانہ مقرر کیا۔

اسمای حکام صدر ملک اودہ

نمبر	نام عہدہ	نام عہدہ دار	مقام اجلاس
۱	چیف کمشنر ملک اودہ و ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر	جیمس اوٹرم صاحب بہادر	مقام لکھنؤ
۲	سکریٹری و اسسٹنٹ چیف کمشنر اودہ	کپتان فلیچر ہیس صاحب بہادر	لکھنؤ
۳	کمشنر عدالت فوجداری و نظم پولیس	امانی صاحب بہادر	لکھنؤ
۴	کمشنر عدالت دیوانی ملک اودہ	ڈلیس صاحب بہادر	لکھنؤ
۵	گبنس صاحب بہادر	جوڈیشل کمشنر بہادر	لکھنؤ

سنین	نام کمشنر	ڈپٹی کمشنر	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	
[illegible]	جی ایف کرسٹمن صاحب بہادر	تھارن ہل صاحب بہادر	لفٹنٹ گو صاحب بہادر	لفٹنٹ بلیک صاحب بہادر
		مارٹین صاحب بہادر	لانیس صاحب بہادر	ونسیٹ صاحب بہادر
		کپتان ار صاحب بہادر	لیسٹر صاحب بہادر	
[illegible]	میجر منگس صاحب بہادر	سمس صاحب بہادر	کیبہ صاحب بہادر	بلاک صاحب بہادر
		کپتان آوینر صاحب بہادر	ینگٹر صاحب بہادر	لفٹنٹ انڈرسن صاحب مہتمم خزانہ
		پالک صاحب بہادر	کپتان کرنیگی صاحب مجسٹریٹ	کپتان گولڈ وسیٹن صاحب [illegible]
			سور ٹین صاحب بہادر	
[illegible]	ونگ فیلڈ صاحب بہادر	فاربس صاحب بہادر	ہیسن صاحب بہادر	کیلف صاحب بہادر
		کپتان بن بری صاحب بہادر	لفٹنٹ کیلاگ صاحب بہادر	
		کپتان ہیلو صاحب بہادر		
[illegible]	کرنل گولڈنی صاحب بہادر	کپتان ولسن صاحب بہادر	لفٹنٹ ریڈ صاحب بہادر	تھارن ہل صاحب بہادر
		کپتان میرو صاحب بہادر	لفٹنٹ گرنٹ صاحب بہادر	لفٹنٹ نیلک صاحب بہادر
		کپتان الگزنڈر صاحب بہادر	اسٹرٹین صاحب بہادر	لفٹنٹ تھارن ہل صاحب بہادر

الغرض حکام متذکرہ صدر نے اپنے علاقجات پر پہنچکر افواج شاہی کی تنخواہ بیباق کردی اور ہتیار لے لیئے مگر کچھ فوج بیقاعدہ اور وہ مثل بٹالین اختری و ناگری وغیرہ ملازم گورکھی بہ زمرۂ فوج سرکار کمپنی انگریز بہادر میں شامل کرلیا اور اکثروں کی پنشن مقرر کردی اور کارگذاران و ملازمان دفاتر شاہی کیعقلم

برخاست کئی اور تجویز عطای پنشن تحقیقات شروع کی اور صیغہ نانکار و چندہ بالکل ناجایز سمجھا گیا اور نانکار جو باسم قانونگویان مقرر تھی وہ بھی نامنظور ہوئی مگر ہر ایک علاقہ صدر و تحصیل مین ایک ایک قانونگو اوسی خاندان کا ملازم رکھا گیا اور دیہات یا اراضی بطور جاگیر یا معافی جسکو نام پر تھی بدستور اونکو ساتھ بندوبست ہوا اور علاقجات مالگذاری کا جمع عہد شاہی مالگذاران عہد شاہی خواہ تعلقدار و زمیندار خواہ ٹھیکہ دار بابت ۱۲۶۳ فصلی کی بندوبست کرکے چھوڑ دیئے اور اس جمع سال تمام مین ساڑھی چار قسط نعایۃ نصف ماگھ تحصیلداری بادہ مہنا کرکے مابقی ساڑھی پانچ قسط کی قسط بندی سند لکھدی اور سماعت حق دعویداران کا بندوبست من ابتدای ۱۲۶۴ فصلی پر منحصر کردیا اس مابین مین بادشاہ نے جملہ انتظام خانگی و محلات وغیرہ حسام الدولہ حافظ الملک نقی علی خان بہادر شیر جنگ بہنوئی اپنی کو تفویض کردیا اور خود بدولت بمعیت جناب عالیہ متعالیہ مادر خود مع ابو الحرب غفور جاہ خاقان حشم صاحب عالم ولیعہد مرزا محمد جاوید علی بہادر اور مرزا سکندر حشمت بہادر چھوٹی بھائی اور رکن رکین خلافت و جہانداری اعتضاد سلطنت و شہریاری امیر الامرا مدار المہام وزیر الممالک معتمد الخاقان تلمیذ السلطان سیف مسلول بازوی شاہنشاہی رمح مصقول معرکہ دشمن کاہی صاعد مصاعد یکرنگی و صفا ناہج مناہج صداقت و وفا مرید مرشد پرست اخلاص گزین خانہ زاد عقیدت سرشت صفوت آئین مختار ذی اقتدار یار وفادار رستم ہند مدار الدولہ منتظم الملک علی نقی خان بہادر سہراب جنگ فدوی خاص جان نثار ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ عادل قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علیشاہ بادشاہ اودہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ وغیرہ کی لکہنؤ سی کلکتہ مین پہونچے اور دیوان مہاراجہ مشیر الدولہ بالکرشن بہادر و بابو پورنچند سر دفتر بیت الانشا وغیرہ کو اہالیان سرکار انگریزی سی بضرورت نشاندہی کاغذات دفتر شاہی اجازت نہین ملی پیشگاہ حکام منتظم حاضر رہے بادشاہ تو خود کلکتہ مین مقیم ہوئے اور صاحب عالم ولیعہد و سکندر حشمت بہادر چھوٹی بھائی کو ہمراہ جناب عالیہ متعالیہ کی واسطی استغاثہ کی لندن کو روانہ فرمایا اور حکام اودہ نے بندوبست سرسری من ابتدای

سنہ ۱۲۶۴ فصلی لغایت ۱۲۶۶ فصلی شروع کیا اور بندوبست دیہات کا اکثر بنام مقدمان وغیرہ دعویداران عام کر دیا اور جو لوگ بیدخل کئی گئی اونکو ہدایت تحقیقات حقیقت بخستہ بندوبست پر فرمائی گئی اس طریقہ بندوبست سی اکثر تعلقجات شکست ہو گئی پہلا انقلاب سلطنت اور دوسری اس انقلاب بندوبست مالگذاری سی پہلی صورت یعنی انتظام شاہی بالکل بدلگیا انقلاب سلطنت سے ملازمان شاہی کو نقصان معاش ہوا تھا انقلاب مالگذاری سی ملازمان تعلقہ داران کو بیکاری نے صورت دکھائی لیکن فضل خدا سی بدولت خوبی انتظام حکام عالیمقام و اطاعت و فرمانبرداری رعایای ملک اودہ بیکنام کسیطرحکا غدر و ہنگامہ نہوا اور حکام کے احکام کا بخوبی عملدرآمد ہوا احکام حسب آئین سرکار انتظام ملک مین بدلجمعی تمام مصروف ہوئی اور رعایا تعمیل احکام حکام عالی مقام مین بسر و چشم حاضر و موجود رہی راجہ رانی یہ سکھی کا نقشہ ہوا۔

غدر کا بیان

واضح ہو کہ یہ دنیا وہ مقام عبرت ہی کہ اسکی کارخانی جو شدنی ہوتی ہین ہرگز انسان کی سمجھ مین نہین آتے ہین آج اور کچھ طور ہی دوسری روز اور ہی سامان پیش نظر ہو جاتی ہین دیکھیے کہ اس ملک اودہ مین تہوڑی سی مدت مین کیا کیا انقلاب ہوئی یعنی ساتوین فروری ۱۸۵۶ع کو ریاست ملک اودہ کی قبضہ سرکار کمپنی انگریز بہادر مین آئی اور واجد علیشاہ کلکتہ کو راہی ہوئی حکام انگریزی نے حسب آئین خاص بندوبست ملک کا کیا باوجودیکہ بندوبست عہد شاہی اور انگریزی مین بہت فرق ہی مگر خوبی بندوبست و اقبال صاحبان انگریز سے کسیطرحکا کوئی فتور برپا نہین ہوا مگر آغاز ماہ اپریل ۱۸۵۷ع مین بمقام لکھنو چھاونی منڈیانون یہ ایک نیا گل کھلا کہ ڈاکٹر ولیر صاحب نی ایک دوا کو خود پہلی چکھا اور کسی مریض سپاہی کو دینا چاہا سپاہی نی اوس دوا کو نہ کھایا اور ہیشگاہ پامر صاحب جو اڑتالیسوین پلٹن کی کرنیل تھی اس امر کی فریاد کی کہ جوٹھی دوا سی ہمارے ایمان مین ڈاکٹر صاحب فرق ڈالنا چاہتے ہین کرنیل صاحب نی سپاہی کو سمجھایا کہ ڈاکٹر صاحب کی یہ تجویز تھی تمہاری مذہب لینی سے کچھ کام نتھا مگر سپاہیون نی اوسی شب کو ڈاکٹر صاحب کی بنگلی کو جلا دیا

اور ما بعد اوسکی تیرہوین رجمنٹ کی پیادون نی چہاونی مین آگ لگادی کوئی خاص مجرم معلوم
نہوا آخر اپریل مین وائٹس صاحب افسر پلٹن نمبر ہفتم پیادگان اودہ کو معلوم ہوا کہ اکثر سپاہی
بہرتی جدید کارتوس قدیم کی کاٹنی مین عذر کرتی ہین صاحب موصوف نی فہمایش سی اونکو راضی کیا
پہلی تاریخ مئی کو پہر اونہون نی ناراضگی ظاہر کی بسبب عدول حکمی کی بہت سی سپاہی قید ہوئی دوسری
تاریخ کو برگیڈیر گری صاحب مع کپتان وائٹس صاحب و بارلو صاحب پلٹن مذکور کی لین مین گئی
اور ہر ایک کمپنی سی علیحدہ پوچہا کہ تمکو کارتوس کا کاٹنا منظور یا نامنظور ہی سب نی انکار کیا برگیڈیر
صاحب نی اوس پلٹن کی جسنے انحراف کیا تہا رات کو نگہبانی کی اور مقدمہ کو دوسری روز پہ
ملتوی رکہا تیسری تاریخ کو پلٹن مذکور کی گرانیڈ کمپنی ہتیار بند قتل و فساد پر آمادہ ہوئی اور
موسی باغ کی چہاونی مین بلوہ مچادیا ساتوین اودہ رجمنٹ کی ایک چٹہی اڑتالیسوین پیادگان
بنگال کی نام (جو کہ چہاونی منڈیاون مین مقیم تہی) گرفتار ہوئی جسمین لکہا تہا کہ ہماری شریک ہو
اور چٹہی مذکور کو صوبہ دار اڑتالیسوین پلٹن نے کرنیل پامر صاحب کو دکہلایا صاحب موصوف
مع ساتوین رسالہ اودہ اور چوتہی پلٹن پیادگان اودہ اور ایک حصہ اڑتالیسوین اور اکہترہوین
پلٹن پیادگان بنگال اور ایک بازو بتیسوین پلٹن بادشاہی گورہ اور توپخانہ کی موسی باغ مین
جس جگہ ساتوین اودہ کی پلٹن آمادہ سرکشی تہی پہنچی پلٹن سرکش دیکہتی ہی فرار ہونی لگی بعضون نی
تو چپ چاپ ہتیار رکہہ دیئی اور جو لوگ بہاگی سوارون نی اونکا پیچہا کیا اکثر لوگ گرفتار آئی الغرض
اس پلٹن مین گو کہ ایکہزار جوان تہے بالکل ٹوٹ گئی سر ہنری لارنس صاحب چیف کمشنر بہادر
نے دربار عام واسطے تقسیم انعام اون لوگون کی جنہون نی اس بغاوت مین خیر خواہی کی
تہی میدان رزیڈنسی کے سامنی مقرر کیا اور فرش قالین کا بچہوایا اور صحن مین کرسیان
واسطے نشست افسران ملکی و جنگی ہندوستانیون کی رکہوائین اور تیس حاکم انگریز ملکی و
جنگی برآمدہ مین آئی تب سر ہنری لارنس صاحب چیف کمشنر بہادر نے چند کلمات
نصیحت بطور اسپیچ فرما کر چار اشخاص یعنی صوبہ دار سیوک تیواری اور حوالدار ہیرا لال

دوولی اور رام نراین اور حسین بخش سپاہیونکو انعام حسب لیاقت عنایت کیا اوس وقت
سے کسطرح کا ہنگامہ و فساد ملک اودہ نہین ہوا اطمینان کی ساتھ حکام اپنی حکمرانی مین
مشغول رہتے تھے شروع ۱۸۵۷ء مین بمقام دمدمہ جو کہ کلکتہ کی قریب واقع ہی کسی سپاہی قوم
ہندو نی دوم بنگالہ گرانیڈ کی ایک برہمن سپاہی سی لوٹا مانگا برہمن نی نہین دیا اوسنی کہا کہ تو اپنی
ذات پر گھمنڈ نکر گای اور سور کی چربی کی کارتوس منہہ سی کاٹنی پڑینگی چنانچہ اس بات کا تمام فوج
ہندوستانی مقام دمدمہ مین توہم پیدا ہوا غرض کہ خبر اسکی افسران انگریزی کی کان تک
پہنچی اور اونہون نی رپیٹ پر بعد استفسار سبب ناراضگی خشک کارتوس دیئی اور کہا کہ چکنائی
سے انکو چکنا کر کی استعمال کرو بعد وقوع اس ماجرے کی بارکپور جو کلکتی کی چھاونی ہی وہان
کے سپاہیون نی کارتوس کی کاٹنی سی انکار کیا چھٹی تاریخ فروری کو جنرل ہیرسی صاحب حاکم
فوج بارکپور نی مع دیگر صاحبان فوج کی تحقیقات کیواسطی اجلاس فرمایا پلٹن نمبر دوم گرینیڈئر
کی سپاہیون کو سامنی بلا کر پوچھا کہ کارتوس نکاٹنے کا کیا سبب ہی پچھتہ سپاہی نی بیان کیا
کہ اس کارتوس کی کاٹنی سی ہماری ایمان مین فرق آویگا کہ اسمین چربی لگی ہوئی ہی صاحب مذکور
نی اوس کاغذ کو دیکر کہا کہ روشنی مین دیکھو کہ اسمین کونسی چیز لایق اعتراض ہی سپاہی مذکور
نے کہا کہ یہ سخت مثل کپڑی کی ہی اور کاغذ نہین معلوم دیتا اور پہر چاند خان نی بیان کہ وہ مثل
چمڑی کی سخت ہی اور جلانی سے چربی کی بو آتی ہی چوتھی تاریخ کو کاغذ کارتوس جب پانی سے
بہگو کر جلایا چراہند پہلی تمام رجمنٹ خائف ہو گئی اجلاس کیوقت ایک ٹکڑا کارتوس
کے کاغذ کا جلایا اور پہر چاند خان سی پوچھا گیا اوسنے کہا کہ اب تو بدبو نہین آتی مگر کاغذ کی استعمال سے
ہمکو متحیر رہا اور خدا بخش صوبہ دار نی عندالاستفسار بیان کیا کہ اس کاغذ کی کاٹنی مین
انکار نہین مگر چھاونی مین افواہ ہی کہ اسمین چربی چڑہی ہوئی ہے پہر گلاب خان جمعدار نے
یقیناً یہ کہا کہ کارتوس مین چربی ضرور ہے مانند پہلی کاغذ کی نہین ہی تب صاحبان عدالت انکو
[illegible] کہ فوج کے لوگ کارتوس سی بہ سبب توہمات مذہبی کی بالکل ناراض ہین اوسی ایام مین

کچھ سپاہی چونتیسوین پلٹن کی بہرام پور سے بارکپور کو تبدیل ہو کی سپاہیان انیسوین پلٹن متعینہ بارکپور نے سپاہیان
بہرام پور کی دعوت کی اونہون نے روداد مقدمہ کارتوس کی انیسوین پلٹن کی سپاہیون سے کہہ سنائی
چھبیس فروری سنہ صدر کو حسب دستور کارتوس قدیم سے قواعد کرنے کو حکم ہوا اونہون نے انکار کیا
تب حکام کو عدول حکمی پسند نہوئی لفٹنٹ کرنیل مچل صاحب حاکم فوج نے رسالہ و توپخانہ کو صبح کے وقت
حاضر ہونے کو حکم دیا سپاہیان انیسوین رجمنٹ وقت گیارہ بجے رات کے گرتہ سے بطور بلوہ کے اپنی
اپنی بندوقین لیکر لین مین آئے صبح کو تو مین تیار رہین افسر لوگ جب پریٹ پر پہونچے سپاہیون کو
مسلح بلا وردی شور وغل کرتے دیکھا تب مچل صاحب نے کہا کہ تم لوگون کو وہم ہوا ہے جو کہا بات
تمہاری ہیت وہ سب غلط ہین تم اپنے ہتیار رکہکر اپنی لین مین چلے جاؤ افسران ہندوستانی نے اسکے
جواب مین کہا کہ توپخانہ و رسالہ جب تک آپ نہ ہٹا دین گے سپاہی ہتیار نہ رکہین گے صاحب موصوف
نے ... توپخانہ ہٹا دیا اور سپاہیون نے بھی ہتیار رکہدئے تاریخ چوتھی مارچ ۱۸۵۷ع کو اس مفسدہ
کی خبر کلکتہ مین پہنچی تاریخ بیسوین مارچ کو پلٹن نمبر ۸۴ پیادگان شاہی گورہ مقام رنگون سے بموجب
طلب کلکتہ مین آگئی ۳۱ مارچ کو انیسوین پلٹن جسنے بہرامپور مین عدول حکمی کی تہی حسب الطلب
میجر جنرل ہیرسی صاحب بارکپور مین طلب ہوکر آئی اور ہتیار اونکے لیکر تنخواہ دی گئی اور اوسکو
پہلیا گھاٹ سے دریا پار اوتار دیا بیشتر اسکے چونتیسوین پلٹن متعینہ بارکپور نے انیسوین پلٹن کو
پیغام بہیجا کہ افسران انگریزی کو مار کر بارکپور مین آؤ کہ ہم اور تم باتفاق سب افسرون کا کام تمام
کرین اور چہاونی و بنگلون کو پہونک کر کلکتہ پر حملہ کرین مگر انیسوین پلٹن نے اوسے نامنظور کیا تہا اور اسکے دو روز پہلے
منگل پانڈے سپاہی چونتیسوین پلٹن کا نشہ مین بدمست مسلح ہو کر گھر سے نکلا اور اپنے بہائی بندونکو کہا کہ جو افسر
انگریزی ملیگا مار ڈالونگا لفٹنٹ باصاحب باستماع آشفتگی مزاج پلٹن لین مین آئے منگل پانڈے مذکور نے صاحب
موصوف کی گولی ماری صاحب تو محفوظ رہے مگر گھوڑا زخمی ہوا اوسوقت صاحب نے تپنچہ سر کیا نشانہ خالی گیا اسنے تب
صاحب کو تلوار سے زخمی کر کے گھوڑے سے گرا دیا تب صاحب موصوف نے بہزار خرابی جان بچائی میجر جنرل ہیرسی صاحب نے
مع دیگر افسران کے موقع واردات پر آکر منگل پانڈے کو گرفتار کر لیا اور بموجب حکم عدالت مارشل کے

آٹھوین تاریخ اپریل کو [illegible] عمل [illegible] مذکور را [illegible] گذشتہ [illegible]
[illegible] تاریخ ۱۰ مئی کو [illegible] فوج [illegible] ہندوستانی [illegible] قریب جو کلکتہ مین تھی بمقام بارکپور جمع کی گئی
[illegible] وقت [illegible] فوج [illegible] استادہ ہوئی اور چار سو سپاہی [illegible] پلٹن
[illegible] چھاونی [illegible] مین ساتھ [illegible] صاحب بہادر نے موجب حکم لفٹنٹ
[illegible] تنخواہ دیدی غیر ازین بھی خبر کارتوس کی بمقام
[illegible] سبب سے جا بجا [illegible] شور و شر گرم ہو گیا اور طرح طرح کا فساد برپا ہو گیا مگر کوئی
[illegible] ثابت ہوا اور پھر خبر کارتوس کی میرٹھ مین پہنچی اور مشہور ہوا کہ واسطے
تخریب مذہب کے آٹے مین گائے اور سور کی ہڈیان سرکار نے پسوائی ہین تب سپاہیان میرٹھ کو
یقین ہوا اور چرچا اسمین پھیلا یا میجر جنرل ہوپ صاحب بہادر نے فوج کو فہمایش کی کہ سرکار
انگلشیہ کو مذہب سے کچھ زیادہ نہین ہے تم افواہ غلط پر ہرگز یقین نکرو مگر سپاہیون کو تسکین نہوئی
اور چھاونی مین آتش زدگی کا بازار گرم ہوا تاریخ بیست وسوم ۲۳ اپریل کو کرنل سمتھ صاحب بہادر
نے سوم رسالہ ترکسواران ہندوستانی کو جسکے وہ حاکم تھے حکم دیا کہ صبحکو پریڈ ہو چوبیسوین ۲۴ تاریخکو
رسالہ مذکور پریڈ پر آراستہ ہوا جو الدار میجر نے کارتوس جدید بائین ہاتھ سے پھاڑکے بھر اور چھوڑ اکر
دکھایا پھر سوارونکو حکم قواعد ہوا اسوقت اونھون نے کارتوس کے لینے مین پس و پیش کیا میجر ہیرسی
صاحب نے معاینہ اس حال کے تاریخ پچیسوین ۲۵ کو تحقیقات کی اسوقت مردم فوج نے بیان کیا
کہ کوئی چیز کارتوس مین بظاہر معلوم نہین ہوتی لیکن مشہور ہے کہ نجس چیز سے تیار ہوا ہے مگر صاحب
موصوف کی فہمایش سے راضی ہو کر اپنی عدول حکمی سے نادم ہوئے اور کہا کہ آیندہ استعمال کارتوس
مین عذر نہوگا تاریخ چہارم ماہ مئی کی صبحکو تیسرے ۳ رسالہ ہندوستانی کی پریڈ ہوئی اور پانچ تاریخ
شام کو قدیم کارتوس تقسیم ہوئے پچاسی سوارون نے کارتوس نہ لئے جسکے سبب سے یہ لوگ سپرد
حوالات ہوئے اور بجرم عدول حکمی و بغاوت کا ثابت ہوا اور ہر ایک کو چھ چھ برس سے دس
[illegible] برس کی قید با جولان با مشقت سخت ہوئی اسوقت مقام میرٹھ مین چھبیسوین ۲۶

رفق گورہ جسمین ایک ہزار مضبوط جوان تھے اور چھ سو جوان کا چھٹا رسالہ قطع ڈرنگون ولایتی توپخانہ
اسپی مع پانسو توپچی یعنے جملہ فوج ولایتی قریب دو ہزار دو سو کے تھی اور ہندوستانی فوج
اس سے کسیقدر زیادہ تھی جسکے سبب سے حکام کو کچھ خیال نہتھا کہ ناگاہ تاریخ دسوین ماہ مئی ۱۸۵۷ع
روز یکشنبہ کو وقت شام ہیمین اور صاحبان انگریز عبادت خانے کو جاتے تھے کہ ہندوقون کی تفنگین
آئین اور ہر طرف شعلہ آتش نمودار ہوا اور ہنگامہ قتل عیسائیان برپا ہوگیا پانچ بجے شام کے
تیسرا رسالہ اور بیسوین پلٹن مسلح گیارہوین پلٹن کی لین مین آئی اور اونکو اپنے ساتھ لیا۔
کرنیل فینس صاحب حاکم گیارہوین پلٹن کی لین مین خود پہنچے اور اپنے سپاہیون کو فہمایش کی لیکن
بیسوین پلٹن کے سپاہیون نے باہم ایسے وار کئے کہ اونکے جسم کو غربال بنا دیا اس افسر کی ہلاکت نے
بغاوت کی ہنگامے کو خوب مشہور کردیا تیسرے رسالے کے سوارون نے سرکاری جیلخانے کو توڑ کر اپنے
بہائی بندون کو جنکی ایکہزار دو سو سے کم تعداد تھی رہا کردیا تب تو یہ سب مفسدین باہم ہوکر خوب
شور و شر برپا کرنے لگے عیسائیون اور اونکے بال بچون کو جہانتک پایا قتل کیا اور سخت ایذائین
پہنچائین فوج گورہ نے یہ حال پر ملال دیکھکر اپنی تیاری کا سامان کیا مگر رات بہت آگئی تھی
سرکش لوگ دہلی کیطرف راہی ہوئے فوج گورہ اونکے مقابلہ سے مجبور ہوگئی مفسدون نے
اس مقام سے سررشتہ ڈاک و تار و پولیس وغیرہ کو برہم و شکست کردیا تھا جس سے
ہر طرحکی بدانتظامی آشکارا تھی

دہلی مین سرکشون کی آمد

تاریخ گیارہوین ماہ مئی ۱۸۵۷ع کو حسب دستور سرکاری کچہریان ہو رہی تھین کہ آتشین
باغیون کی آمد کا ہر طرف سے شور و غل مچگیا صاحب مجسٹریٹ شہر فوراً چھاؤنی پر پہنچے اور تیاری
فوج کا حکم دیا اور صاحب موصوف چھاؤنی سے واپس ہوکر شہر کے کشمیری دروازہ پر پہنچے ایک عجیب
عالم نظر آیا اور باغیون کی غول جمع دیکھے مسٹر لباس صاحب جج نے اونکو روکا کہ آپ
اندر نجائین مگر اونھون سے نہ مانا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ مجسٹریٹ اوسی غول مین مارے گئے

اور نعش کا بھی پتا نہ لگا مسٹر سا ٹھن فریزر صاحب کمشنر شہر کی کلکتہ دروازہ کی طرف پہنچے تو پکڑے گئے
باغیان سرکش نہو سکا باغی لوگ صاحب مہتمم تار برقی وغیرہ کو قتل کرتے ہوئے شہر میں داخل
ہو گئے اس اثنا میں جن حکام نے باغیون کا مقابلہ کیا قتل ہوئے اور اونکی
باغیون نے قلعہ میں جا کر بہادر شاہ کو بادشاہ اپنے عہد کا بنایا اور وہان کا قید خانہ توڑ کر قیدیونکو
آزاد کر دیا اور سیکڑون عیسائیان بنگش اور صاحبان والاتبار کو جنہون نے کشن گڑھ کے
مکان میں پناہ لی تھی مار ڈالا اور خونریزی کا حوصلہ میمون اور اونکے بچون سے نکالا
چونکہ ۵۴ ویں پلٹن جو چھاونی سے باغیون کی تنبیہ کیواسطے روانہ ہوئی تھی وہ کشمیری دروازہ
کے تھی باغیونکی شریک ہو گئی اور کئی انگریزی افسرون کو اوسی جگہ پر مار ڈالا برگیڈیر
صاحب نے یہ حال دیکھکر چھاونی کا انتظام کیا اور سب انگریزون کو برج نشان میں
جو چہار دیواری کا گول گھر یا مین شہر واقع تھا جمع کر دیا اور خیال کیا کہ یہ مقام نہایت
محفوظ ہے کیونکہ میرٹھ سے انگریزی فوج دفع فساد کیواسطے ضرور آئیگی اور ہر طرح سے
توپین و سامان حرب درست کر دیا ادھر باغیون نے میگزین کی دیوارون پر سیڑھیان
لگا کر قبضہ کر لیا مگر تاہم چند انگریزون نے پانچ گھنٹہ تک ہزار ہا آدمی کا مقابلہ کیا آخر کو
حسب الایماء لفٹنٹ ولوبی صاحب مسٹر اسکلی صاحب نے باروت خانہ صدر مین آگ
لگا دی جس سے تمام شہر مین ایک زلزلہ پڑ گیا اور زمین و آسمان تھرا گیا بہت سے
باغی میگزین کی دیوارون کے نیچے کچلکر مر گئے مگر کل صاحبان انگریز اس صدمہ سے محفوظ
رہے گو آخر کو یہی لوگ باغیون کے ہاتھ سے مارے گئے غرض کہ حکام نے بہت تدبیرین
کین مگر ظالمون کے پنجہ سے نہ نکلسکے تب چند انگریزون نے مع میمون اور بچون کے میرٹھ
اور کرنال کی راہ لی ان لوگون کی مصیبتون اور تکلیفون کا حال ایسا تھا کہ اوس حال کے
بیان نے سے قلم کے سیاہ آنسو نکلتے ہین اور سنگدلون کے کلیجے موم کیطرح پگھلتے ہین اوسکا بیان
کہان تک کیا جاسکے اور یہ قصہ غم انگیز کہانتک سنایا جاوے القصہ یہ ہنگامہ بغاوت اضلاع

شمالی و مغربی مین پہیلگیا اور اوسی وقت بغاوت کی وحشتناک خبر بذریعہ تار برقی لاہور پہونچی اور اسیطرح ہندوستان کے ہر ایک مقام پر بغاوت کی خبر پہیلتی گئی اور ہنگامہ شور و فساد روز بروز بڑہتا گیا واضح ہو کہ راقم کو اس مقام پر صرف غدر و بغاوت کی [illegible] مختصر حصہ بیان کردیا مگر اس کتاب کی تکمیل مین اودہ کی حال سے مطلب ہے اور یہ وہی غدر ہے جو یہانتک پہیلا لہذا اودہ کا حال لکھا جاتا ہے

بغاوت اودہ کا بیان

جسوقت دہلی اور میرٹہہ کے غدر کی وحشتناک خبر لکھنؤ مین آئی جملہ حکام اودہ متشتر ہوئی اور تاریخ سولہوین ۱۶ مئی ۱۸۵۷ء کو ہنری لارنس صاحب چیف کمشنر اودہ نے حسب الحکم نواب لفٹنٹ گورنر جنرل بہادر کے قطعہ اشتہار حسب ذیل جاری کیا

اشتہار

اشتہار مجاریہ لفٹنٹ گورنر بہادر مطبوعہ آگرہ گورنمنٹ گزٹ

مورخہ ۱۶ - مئی ۱۸۵۷ء

جو رعایای خیرخواہ سرکار انگریزی شہر و قصبات و اضلاع مغربی مین رہتی ہین اونکی اطلاع دہی کے واسطے لفٹنٹ گورنر بہادر اشتہار دیتے ہین کہ جن باغی اور قاتلون نے میرٹہہ اور دہلی کے شہر اور کمپوان مین سپاہیون کا نام بدنام کیا اور نہایت دغابازی اور سنگدلی سے پیش آئے ہین یہانتک کہ بیچاری عورتون اور اطفال خورد سال کو بہی نہین چہوڑا اونکی سزای نمایان کیواسطے تدبیر شروع ہوئی ہے اور تدارک قرار واقعی بہت جلد عمل مین آئیگا اور مفسدان مذکورین کو ایسی سزا دیجائیگی تا دوسرونکو عبرت ہو اور افواج انگریزی اور رجمنٹ میرٹہہ اور انبالہ اور پہاڑون پر سے جمع ہوتی ہے اور راجپوتانہ کی فوج سے متفق ہو کر سرکشونکو گہیر لینے مین باہم کوشش کرینگی اور جو سزا باغیون نے اپنی سرکشی سے پائی ہے اوسکی تعمیل کیواسطے ایسی تدبیر قرار واقعی کیجاویگی کہ وہ کسیطرح سزای اعمال اپنی سے بچنے نپاوین اور لفٹنٹ گورنر بہادر سرکار انگریزی کے جمیع ساکنین

اور رہنا یا ہی خیرخواہ و نمکحلال رعایا انگریزی سے استدعا کرتی ہین کہ جب افواج انگریزی باغیان مفسدین پر پہونچ
جاوین اور ہیو کے یا شکست دیوین اور وہی سرکش قصد بھاگنی کا کرین تو معاندین رعایا انکو بہی خوب
ستایا ئی اور جہان دیکھین اوسی جگہ انکو گرفتار کرین - جو افواج انگریزی اور ہندوستانی بجالا کی تمام
حقیقی ... ہی لوگ با خود ہا ایک دوسرے سے سبقت لیجاتی ہین ان گمراہون کی استیصال مین
کمال جانفشانی کر رہی ہین اسواسطی کہ ان گمراہون نی فیمابین سرکار ذوی الاقتدار انگریزی اور افواج
خیرخواہ ہندوستانی کی تخم نزاع کا بویا ہی اور یہ فوج ہندوستانی کیسی تہی کہ سرکار انگریزی ابتدای
عملداری سی اپنی ساتہ پناہ مین رکہکر ہمیشہ نظر رعایت کی رکہتی آئی ہی اور سپاہ ہندوستانی نی بہی ایسی
ایسی شجاعت اور جانفشانی سرکار کی نوکری مین کی ہی کہ دنیا مین اونکی شہرت ہوگئی ہی اور سرکار
انگریزی کے طرفسی سپاہیان نیک کی خدمت شایستہ کی ہمیشہ قدردانی ہوگی اور انعام ملیگا
اور اون سپاہیون کی حقوق اور دستور اور رسمیات مذہبی پر بخوبی لحاظ کیا جائیگا اور سرکار
انگریزی اون سپاہیونکو مثل اپنی لوگون کی ہمیشہ سمجہتی آئی اور بیدانی اور ضعیفی مین بہی پناہ اپنی رکہا
اگر بے ایمان گمراہون کو فوراً سزا دیجائیگی - بد اندیش آدمیون نی ناحق شکایت ہونی
نیت فاسد سرکار انگریزی کی کرکے سپاہ ہندوستانی کو بہکایا ہی مگر نیت سرکار ہمیشہ سی بطرف
حفظ مذہب اور دستور اپنی رعایا اور نوکرون کی متوجہ رہی ہی اور سکتا ہی اس ملک کی اپنی سپاہیگی
کام امن و امان سی کرینگے اور جہان اور جس جگہ ضرورت ہوگی پولیس زاید یا فوج اونکی
حفاظت کیواسطی معین ہوگی مگر سب ہونکو اس پر عزم مصمم کرنا چاہی کہ مجرمان مفرورین بہاگنی نپاوین
اور ہندوستان مین جہان کہین کہ جائینگی حملہ کرکے اونکو مغلوب کیا جاسے گا - فقط
بعد اسکی صاحب چیف کمشنر بہادر اودہ نی باتفاق رای اہلیان ماتحت آراستگی قلعہ کا بندوبست
شروع کیا اور مکان سکونت نواب یحیی علیخان بہادر معروف بہ مچہی بہون متصل دریای
گومتی و پل پختہ کو خالی کرالیا اور عمارت امام باڑہ کلان کو شامل کرکے قلعہ مقرر کیا اور
ہر چہار طرف دمدمہ اور خندق اور مورچہ بندی بنوانی شروع کی گئی اور اسیطرح کوٹہی ریذیڈنسی

مین بندوبست ہوا کرہ و پیشتر کی مکانات نیو والون سی خالی کرالیے گئی یعنی مکان خالی وسست
شامل کوٹھی رزیڈنسی کی بھی ہون ہوا اور کولی انداز رستہ میدان منہدم ہوا اور یہ ایک ستھا
نہایت مضبوط بنالیا جلد سامان حرب توپ وگولہ وبارود وغیرہ جمع ونصب ہونا
شروع ہوگیا واشیای ضروریات مثل غلہ وشکر وغیرہ ہر دو مکان مین بھی ہون و
کوٹھی مین مہیا کرلیا اور دو ہزار برقنداز بشاہرہ فی نفر ہفت روپیہ و دو ہزار سوار
سوار پچیس روپیہ معرفت کرنیگی صاحب بہادر جدید بھرتی کیئی گیا اسیقدر دوسری
ملازم رکھی گئی اور باقی زیر حکم محمود خان کوتوال شہر واسطے حفاظت و ترقی انتظام مین
چونکہ اضلاع اودھ مین بھی بغاوت کی طور پیدا ہوچکے تھے کہ ناگاہ خاص لکھنو مین بتاریخ ۳۰
ماہ مئی ۱۸۵۷ع کو نو بجے رات کی فتنہ بغاوت جاگ اوٹھا بندوقون کی آوازین اونیسوین (۱۹) پلٹن
کی طرف سی برابر آنی لگین اور پلٹن مذکور منقسم پانچ حصون پر اسغرض سی ہوئی کہ انگریزون کی
خونریزی سی شہر مین ایک دریا بہائین اور شہر مین آگ لگائین تیرھوین (۱۳) اور اڑتالیسوین (۴۸)
پلٹنون کی بیلی صرف تھوڑی ہی آدمی اوس باغی پلٹن کی شریک ہوئی تھی برگیڈیر ہنڈ کومب
صاحب بہادر افسر فوج انگریزی نی جسوقت توپون کی آواز سنی فوراً اونیسوین (۱۹) پلٹن
کی طرف جا پہنچے مگر باغیون نی گولیون سی صاحب بہادر کو ایسا سلام کیا کہ اونکا کام تمام
کیا لفٹنٹ گرانٹ صاحب جو اوس وقت گشت کر رہے تھے مجروح ہوئی اور اون کو
ایک بہرہ کی صوبہ دار نی اپنی چارپائی کی نیچے محفوظ کردیا مگر دوسری حوالدار نی اس امر سے
فتنہ گرون کو آگاہ کر دیا جنہون نی صاحب ممدوح و مجروح کو چارپائی کی نیچے سے گھسیٹ کر
اور بڑی بیرحمی سی قتل کیا - اور جب سر ہنری لارنس صاحب چیف کمشنر اودھ نی بندوقون کی
آوازین سنی تہین فوراً سوار ہوکر دو توپین اور ایک کمپنی گورہ قریب پل کی اوس گوشہ پر
جہان سی اونیسوین (۱۹) پلٹن کی باغی سپاہی آسکتی تھی مقرر کردی کیونکہ سوای اوس گوشہ کی
اور راستہ آمد شہر یہ تہا اور باقی انگریزی فوج کو دشمن کی مقابلہ پر جا دیا جو مین باغی

آگے بڑھے توپون سے گراب چلنے لگے کالا اور گورون کی حوصلہ تلنگی لکھنو باغی الاجیا اتفاقاً جن کی نا
ضرب ہٹی اور فوج گورہ فیر کرتے ہوا اونکے پیچھے پڑی اور سوارون کو بھی حکم ہوا کہ باغیان سرکش کو
قتل کرو گو کہ یہ سوار لفٹننٹ ہارڈنج صاحب بہادر کی ہمراہی کئے اور اوس روز بڑی بہادری
کئے چلے تھے مگر کچھہ کام نہ کر سکے باغیون کی قتل سے عاجز رہگئے اور باغی فوج بمقام مڑکی پور داخل
ہوئی اور خیال کیا کہ اوہ ہندوستانی فوج ہماری شریک ہوجائیگی مڑکی پور مین سوارون کی
چھاونی مین آگ لگا کر پھر چھاونی کیطرف منہہ موڑا لیکن صاحب چیف کمشنر اودہ انسداد فوج باغیان
سے غافل نہ تھے رزیڈنسی کو مضبوط اور مستحکم کرکے مع دو سو گورہ اور دو توپون اور چند سوار
رجمنٹ وغیرہ کی چھاونی کیطرف روانہ ہوئی اور باغی پلٹن کے پانسو سپاہی جو اوسوقت تک وفادار
اور صداقت شعار رہتے تھے فوج انگریزی مین آملے ساتوین رسالہ ترکسواران کو آگے بڑھنے کو حکم ہوا
لیکن جب فوج باغی کا مقابلہ ہوا دو ترپ رسالہ مذکور باغیون کی شریک ہوگئے فوج باغی نے دیکھا
کہ انگریزی فوج آگے کو بڑہتی چلی آتی ہے پیچھے کو بھاگی اوسوقت توپخانہ انگریزی سے فیر ہونے لگی
غرضکہ فوج انگریزی نے مڑکی پور تک باغیون کا تعاقب کیا اور ہندوستانی رسالہ فوج انگریزی کا
دس کوس تک سیتاپور کیطرف اونکے پیچھے گیا مگر اس تعاقب سے کچھہ فائدہ نہوا صرف تین
باغی سپاہی ہلاک ہوئے اور سات آدمی قید اور زخمناک ہوئے چونکہ صاحب چیف کمشنر اودہ کو
لکھنؤ کی باغیون سے اطمینان نتھا چھاونی مین تشریف لائے اور دو سو گورون کو مع چار توپونکے
وہان ٹھہرا دیا اور ون کو رزیڈنسی اور مچھی بھون مین مقرر کیا اور دو دو توپین ہر ایک مقام کسین مین
قائم رکھین اور مارشل لا یعنی قانون جنگی کی تشہیر کی پسندیدہ تدبیر کی اور پولیس شہر کی حفاظت
کیواسطے سو گورہ مقرر کئے اوس رات کو شہر مین بلوہ عظیم کا خوف وخطر تھا سامان شور وشر تھا
اگر سر ہنری لارنس صاحب بہادر مع کرنیل انگلس صاحب کی خود شہر مین قیام نہ فرماتے ضرور
ایک بڑا ہنگامہ بغاوت کا گرم ہوجاتا کیونکہ کئی بار مفسدین شہر نے پولیس کا مقابلہ کیا مگر ہر بار پست
ہوکر بھاگ گئے اور وہ حوالدار جسنے لفٹننٹ گرانٹ صاحب کو قتل کیا تھا گرفتار ہوا اور
اوسکو مع اور کچھہ سپاہیون کے جو بڑے مفسد تھے پھانسی ملی۔

اسوقت تک کل فوج ہندوستانی متعینہ اضلاع ملک اودہ حسب دستور اپنے افسرون کی
اطاعت مین وفادار تہی اور تاریخ تیس ماہ مئی تک ہر افسر کو اپنے ہمراہیون پر بہروسا تہا
مگر چونکہ بغاوت میرٹھ پہیلتی جاتی تہی اور نامہ و پیام آنے کی بہی خبر اپنے سپاہیون سے سُن رہے تہے کسی افسر
جنگی اور ملکی کو بجز تدبیر انسداد بغاوت اور کوئی کام نہ تہا جبکہ بغاوت خاص شہر لکھنؤ مین شروع ہو گئی
جسکا ذکر اوپر ہو چکا سر ہنری لارنس چیف کمشنر بہادر بلکہ عوام کو روشن ہو گیا کہ اب ملک اودہ
مین بہی بغاوت رُک نہین سکتی لہذا صاحب ممدوح نے از روے مصلحت و لوازم ملکداری
میرزا مصطفی علی حیدر خلف امجد علیشاہ و محمد حسن علیخان نسل نواب سعادت علیخان بہادر وغیرہ کو
جنکو استحقاق ریاست اودہ پہنچتا تہا بیلی گارڈ مین اپنے ساتہ زیر نگاہ و محفوظ کر لیا اور کوٹہی جات
واجد علیشاہ سے اشیاے بیش بہا شل جواہرات وغیرہ مع تخت شاہی کے بیلی گارڈ مین اوٹہوا لیا
مردم پیالن اختری و نادری منجملہ فوج واجد علیشاہ کو جو زمرہ ملازمان بہرتی جدید ملک اودہ سے
حاضر باش لکھنؤ تہے اعتبار سے ساقط گردانا اور واسطے حفاظت حسین آباد وغیرہ کے تعینات کر دیا لکھنؤ مین تو
بدولت بغاوت دہلی یہ حال گذرا اب اضلاع اودہ کا حال ذیل مین لکھا جاتا ہے

بغاوت محمدی فی سیتاپور کا بیان

مسٹر طامس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر محمدی کو تاریخ اکتیس ۳۱ ماہ مئی ۱۸۵۷ع کو ایک چٹہی جنٹ
مجسٹریٹ شاہجہانپور کی جسمین سرگذشت بغاوت شاہجہان پور لکہی تہی اور مقام پوین سرحد
اودہ سے روانہ کی تہی اور سواریان مانگین تہین ملی مسٹر طامس صاحب نے فوراً سواریان
بہیجدین اور چونکہ اسوقت دو کمپنی نوین ۹ پلٹن اودہ اور دو کمپنی پولیس پلٹن اور پچاس سوار
محمدی مین موجود تہے طامس صاحب ڈپٹی کمشنر کو یقین کامل ہو گیا کہ اٹہائیسوین ۲۸ رجمنٹ
کے سپاہی یعنے باغی شاہجہانپور کے خزانہ محمدی لوٹنے ضرور آوینگے اوسی تاریخ کو سیم صاحب کپتان
اڈر صاحب اسسٹنٹ کمشنر کو مع ایک پہرہ سپاہیان ماتحت ایشری سنگہ کے پاس راجہ لونی سنگہ
تعلقہ دار متولی وغیرہ کے بہیجدیا جسنے سیم صاحب کو گڑہی کچیانی جو جنگل مین واقع تہی بہجوا دیا

اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سابق الذکر مع اڈر صاحب کے قلعہ محمدی کو گئے پہلی تاریخ جون کو
صاحب لوگ اور میمین جو شاہجہانپور سے فرار ہوئے تھے محمدی مین پہنچے بعض اونمین سے مجروح و خستہ
تھے طامس صاحب نے کرسچن صاحب ڈپٹی کمشنر سیتاپور سے گاڑیان طلب کین غرضکہ سیتاپور
سے گاڑیان محمدی مین آئین جو سپاہی سیتاپور سے گاڑیون کے ساتھ آئے تھے اونہون نے مشہور کر دیا
کہ جنہون نے مذہب عیسائی قبول نہین کیا انگریزی حاکمون نے انکو قتل کیا چوتھی تاریخ جون کو
کل صاحب لوگ اور میمین جو محمدی مین تھی سیتاپور کیطرف روانہ ہوئی فوج محمدی نے قریب شام کے
خزانہ سرکار کا ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ اپنے قبضہ مین کر لیا اور جیلخانہ کے قیدیون کو رہا کر دیا صاحب
لوگ پانچ تاریخکو اورنگ آباد کے قریب پہنچے تھے کہ ایک گروہ سپاہیونکا تعاقب کرتا ہوا آ پہنچا اور
ایک سپاہی نے لفٹننٹ شیلیز صاحب کے گولی بندوق سے مار ڈالا پھر تو ہر چہار طرف سے گولیونکی بوچھاڑ
شروع ہو گئی صاحب لوگ سکوت مین کھڑے ہو گئے تب تو اون بیباک سپاہیون نے سبکو کمال
بیرحمی سے قتل کیا اور لوٹ لیا فقط کپتان اڈر صاحب اسسٹنٹ کمشنر محمدی جان بچا کے
متولی مین جہان میم صاحب اونکی تھین پہنچے گو محمدی کے صاحب لوگون اور میمون اور بچون پر عجیب
مصیبت گذری جسکے بیان سے رقت آتی ہے مشیت خدا مین کسکو چارہ ہے کسکو معلوم تہا کہ دفعتاً ایسا
غدر ہوگا پہلے ہی ایام گرمی سب آ رہین کوئی تدبیر راست نہین آتی انسان امر شدنی سے مجبور رہے
یہ صاحب لوگ سیتاپور نہ پہنچے اور قتل ہو گئے حسرت سیتاپور پہنچنے کی جی مین لیگئے —

سیتاپور مین اودہ کی انیسوین اور دسوین بیقاعدہ پلٹن اور چوبیسوین پیادگان
بنگال مقرر تھی کہ ستائیسوین مئی ۱۸۵۷ع کو دوپہر کیوقت دسوین پلٹن کی لین جو خالی پڑی تھی
مفسدین شہر نے آگ لگا دی مگر خدا کا فضل کیا کہ جلد امن و امان ہو گیا آگ گل ہو گئی دسوین
پلٹن اودہ بڑی معتبر سمجھی جاتی تھی تین یا چار گمنام چٹھیان زبان ہندی مین لکھی ہوئی اوس
پلٹن کے سپاہیون نے گرفتار کین اور اپنے افسرون کو دکھا دین اون چٹھون مین تاریخ درج نتھی
صرف یہ لکھا تہا کہ اکتالیسوین پلٹن پیادگان بنگال اور انیسوین پلٹن اودہ متفق ہو کر آمادہ

سرکشی سے ہے اور اپنی افسران ولایتی اور عیسائیون کو قتل کرنا چاہتی ہی اٹھائیسوین[٢٨] تاریخ
مئی ۱۸۵۷ع کو چند چھکڑے جسمین آٹا بھرا تھا کوتوال شہر نی دسوین پلٹن اودہ کیواسطی بہیجی
جب وہ چھکڑے آئے اور آٹا تقسیم ہونی لگا پلٹن مذکور کی سپاہیون نی کہا کہ اوس آٹی مین کچہ خراب چیز
ملی ہوئی ہی جس سی اون کی ایمان مین فرق آجائیگا غرضکہ بعد تکرار و قیل و قال بسیار وہ آٹا
دریا مین پھکوا دیا گیا اوسی روز اوس پلٹن کی چند سپاہیون نی صاحب ڈپٹی کمشنر سرکرشچین کے
باغکو پامال اور خستہ و خراب کر دیا لفٹنٹ گرین صاحب متعلقہ اونیسوین[١٩] پلٹن اودہ اور مسٹر
بکر صاحب سر دفتر محکمہ صاحب کمشنر اون سرکشون کی فہمایش کو آئی اور کہا کہ یہ کیا خطا کی
تم لوگون نی کیون کی اور باغ کو کیون لوٹ لیا مفسدین نی جواب دیا کہ ہمارا قصور نہین اور لوگ
یہی کرتی تھے ہمنی بھی دیکھا دیکھی ایسا ہی کیا اور اگر آپ ہماری اس فعل کو قصور مین داخل کرتی ہین
ہم مجبور و ناچار ہین صاحب کمشنر بہادر نی یہ باتین سنکر کچہ جواب ندیا اور سکوت کر لیا - آٹھ بجے
۴ - جون کو ایک مسلمان صوبہ دار اودہ کی پلٹن کا مسٹر بکر صاحب سر دفتر محکمہ کمشنری کی پاس
آیا اور باغیون کی نسبت کلمات طعن و تشنیع کہہ سنائی اور کہا مین سرکار انگریزی کا نہایت وفادار
اور خیر خواہ غمگسار ہون اور میری پلٹن کو بھی اسیطور پر خیال کیجئی اور صاحب ممدوح سی یہ بھی
پوچھا کہ آپ نی اپنی عیال و اطفال کو صاحب کمشنر کی بنگلہ پر کسواسطی بھیجدیا ہے جس سی دسوین
پلٹن کی وفاداری مین گمان بد عائد ہو سکتا ہی لہذا بہتر یہی ہے کہ اپنی قبائیلون کو یہان بلوا بھیجی
مین اونکی حفاظت کا ذمہ دار ہون گو صاحب ممدوح نی اوسکی باتون پر یقین ظاہر کیا مگر اپنے
عیال و اطفال کا اپنی پاس بلانا مناسب نہ سمجھا چونکہ بہت سی انگریز اور میمین چھاونی او احکام ملکی
کے قیام گاہ مین جمع تھے اور کرنیل برچ صاحب دوسری ماہ جون کو سیتاپور مین واپس
آ گئے تھے - تیسری تاریخ جون کو صبح کیوقت افسر اکتالیسوین[٤١] پلٹن نی صاحب کمشنر مسٹر کرشچین
کو خبر دی کہ اکتالیسوین[٤١] پلٹن آمادہ سرکشی ہی صاحب ممدوح اس خبر حیرت اثر کو سنتی ہی
کرنیل برچ صاحب کی پاس گئی اور بعد مشورہ باہمی اونیسوین[١٩] اودہ پلٹن کو تیاری کا

حکم دیا اور پولیس کی نئی بھرتی کی ہوئی سپاہیون کو پہرون پر مقرر کر دیا آٹھ بجے کے قریب میجر
ایٹ بھورٹ صاحب مسٹر کرشچین صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس آئی اور کہا کہ سپاہی میری فہمایش کو
ذرا بھی نہین مانتے اور بغاوت کا مصمم اور مستحکم قصد کر رکھا ہے تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ ایک کمپنی نے
اپنی لین سے لکھنؤ کی سڑک کیطرف سرکاری خزانہ کی قریب کوچ کر دیا اور باقی پلٹن اودہ کی لوگ
نوین اور دسوین پلٹن کی جانب چلے اور جملہ افسران فوج انگریزی و حکام اپنی اپنی تدبیرون مین تھے
اور بند و بست انسداد باغیان کر رہے تھے کہ ایک گھنٹا گذر گیا اوس وقت کپتان ہیرسی
صاحب و مسٹر تھارن ہل صاحب و صاحب ڈپٹی کمشنر نے خزانہ کیطرف سے بندوقون کی آواز سنی اور معلوم ہوا
کہ دو افسر فوج انگریزی کے مارے گئے اس ماجرے سے حکام جنگی اور ملکی کو انتشار پیدا ہو گیا اور
باغی روز بروز بے رحمی و ایذا رسانی پر مائل ہو گئے ناچار کچھ افسرون نے لکھنؤ کیطرف کوچ
کیا خزانہ مین گولیان چلنے لگین اور شور برپا ہونے کے بعد چھاونی سے بھی بندوقون کی صدائین
آنے لگین اور ایک سپاہی نے خبر دی کہ کپتان گونصاحب اور ڈاکٹر بل صاحب باغیون کے
ہاتھ سے مارے گئے اور کئی افسر زخمی ہوئے مسٹر کرشچین صاحب ڈپٹی کمشنر نوین پلٹن اودہ کی طرف سے
بندوقونکی آواز سنتے ہی رفل لیکر پولیس پلٹن کی جانب روانہ ہوئی جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ باغیون کے
حملے نے ایسا زور کیا کہ اکثر عیسائی اس مقام ایسی بے رحمی سے قتل ہوئی جنہون نے یہ معرکہ اپنی آنکھون سے
دیکھا ہوگا اونہین کا دل خوب جانتا ہے میمون اور چھوٹے بچون کا سسک سسک کر مرنا اور
تڑپ تڑپ کر جان کھونا غضب کا سامنا تھا غرضکہ بعض افسر بڑی مشکل سے جان بچا کر ادہر
اودہر بھاگ گئے مسٹر بکرس صاحب مع اپنی میم اور تین ۳ لڑکون کی جسمین ایک لڑکا اوسوقت
آٹھ روز کا تھا دریا اوتر کر جنگل کیطرف چلے گئے اور بڑی مصیبتین اوٹھا کر آٹھوین تاریخ جون کو
لکھنؤ مین پہونچے اور باقی انگریز اور میم صاحبات جو زندہ بچے اٹھائیسوین ۲۸ جون تک لکھنؤ مین
داخل ہوئی غرضکہ اس مقام سیتاپور مین علاوہ متفرق مقامون کی چوبیس ۲۴ انگریز اور میم مارے گئے
اور جو زندہ بچے اونکی داستان غم انگیز تھی

بغاوت فیض آباد کا حال

حکام فیض آباد نے جسوقت خبر ہنگامۂ مقام دہلی و میرٹھ کی سنی تھی یقین ہو گیا تھا کہ اس مقام مین
بھی اثر بغاوت ضرور ظاہر ہوگا اسواسطہ تھربرن صاحب اسسٹنٹ کمشنر کو انتظام بہم رسانی رسد و
دیگر ضروریات کا تفویض ہوا اور چار دیواری شہر کو مضبوط کرانا شروع کر دیا اور امید کی تھی
کہ باتفاق و اعانت زمینداران و رئیسان نشین دار شہر کو بچا لیوینگے مگر جب زمیندارون سے استفسار
کیا انہون نے انکار کیا کہ فوج قواعد دان سے ہم نہین لڑینگے تب حکام نے مجبور ہو کے وہ انتظام بند کیا
اس مابین مین دریا آباد اور لکھنؤ کا حال حکام فیض آباد پر روشن ہو گیا جسنے حکام کو زیادہ تشویش
کر دیا اس مقام پر چھٹی پلٹن اودہ اور بائیسوین پلٹن پیادگان بنگال اور تیسرا رسالہ بے آئین
اور توپخانہ ایسی تعینات تھا حسب دستور قدیم وفاداری و فرمانبرداری مین یہ سب سرگرم تھے
کہ تاریخ تیسری جون کو فیض آباد مین یہ خبر مشہور ہوئی کہ پیادگان بنگال کی سترہوین پلٹن اعظم گڈہ
سے لوٹ مار کرتی ہوئی فیض آباد مین جلد آنیوالی ہے کرنیل لینوکس صاحب نے حسب تجویز و مشورہ
دیگر افسران باغیون کے مقابلے کی تجویز کی مگر آخر کو وہ خبر صحیح نہ ٹھہری پانچوین تاریخ جون کو حکام
نے یہ تجویز کیا کہ میمون اور بچون کو راجہ مانسنگہ کے قلعہ شاہ گنج مین بھیجدین کہ وہ رئیس بخوبی
حفاظت کریگا جو کہ راجہ مان سنگہ اوس تاریخ تک بحکم صاحب چیف کمشنر اودہ پیشتر سے
یعنے بعد وقوع غدر چھاونی فیض آباد مین قید تھا لہذا اوسنے اسبات کو منظور کیا مگر افسران جنگی نے
اپنے عیال و اطفال کو شاہ گنج مین بھیجنا منظور نہین کیا تب حکام ملکی نے اپنے عیال و اطفال کو مع
ایک میم اور چار لڑکون کپتان ڈلیس صاحب گڈہ کپتان کے شاہ گنج کے قلعہ مین بھیجدیا اور راجہ مانسنگہ
رہا کر دیا تاکہ وہ آدمی بھرتی کر کے قلعہ کی حفاظت اچھی طرح کرے اور آٹھ تاریخ کو بچے اور میمون و بچون کو
شاہ گنج روانہ کیا اور ملازمان جدید کی تنخواہ تقسیم کی اور مبلغ دس ہزار روپیہ قلعہ شاہ گنج مین بھیجدیا
اور کاغذات دفتر و مکانات بیگمات خاندان شاہی مین رکھوا دئے اسی تاریخ آٹھوین کو
اعظم گڈہ اور بنارس اور جونپور بعد قتل و قمع حکام انگریزی جوق جوق فیض آباد مین داخل ہوئے

اور ایک آدمی مع فرمان بادشاہ دہلی چپاتی لی فیض آباد مین سپاہیون کے پاس پہنچے دن تو
خیریت سے گذرا لیکن رات کو کل فوج فیض آباد برگشتہ ہوگئی حالانکہ تاریخ ساتوین کو باغیونکی آمد
کی خبر مشہور ہوئی تھی اور کرنل صاحب نے مقام سورج کنڈہ جو فیض آباد سے پانچ کوس کے
فاصلہ پر ہے باغیون کو روکنا چاہا تھا مگر انکی فوج نے وہان کے جانے سے محض انکار کیا اور کہا
کہ ہم اپنے بال بچون کو چہاؤنی مین تنہا نہین چھوڑ سکتے اس سے سورج کنڈ پر نجائینگے
جب فوج باغی شہر مین آجائیگی مقابلہ کرینگے ہتھیار دینگے بہادری کا جوہر میدان مصاف مین
دکھادینگے مگر حکام کو اوس وقت کچھ چارہ نہوا اور اونہین کے ساتھ مقیم رہے جسکا نتیجہ یہ ہوا
کہ تاریخ آٹھوین وقت شب کل فوج برگشتہ ہوگئی ور افسران انگریزی کو قید کر لیا مگر کشت و خونکا
بازار گرم نکیا اور تمام رات افسرون کو پہرہ مین رکھا افسرون نے نکلنا چاہا مگر نکلنے نپائے
صبح کو دلیپ سنگہ افسر بائیسوین پلٹن جو بغاوت کا بانی تھا کرنل لینکس صاحب کے پاس آیا اور کہا
کہ مین آپ سب صاحبون کو کشتیون مین سوار کرکے دریاے گہاگرا کے پار اوتروا دونگا تاکہ آپ سب لوگ
دانا پور پہنچ جائین مگر راستہ کی حفاظت ہماری ذمہ نہین اور سکندر شاہ جو چند روز سے بجرم اغوا
فساد قید تھا اوسکو رہا کر دیا تب سکندر شاہ نے سب اسسٹنٹ سرجن فیض آباد کی معرفت کرنل لینکس
صاحب کو پیغام دیا کہ سب افسر اپنی وردیان ہماری حوالہ کرین تاکہ اونکو نجات دیجاے
غرض کہ کرنل صاحب نے ایسی سخت وقت مین بجز اطاعت کے اور چارہ ندیکھا انگریزون کی وردیان
حوالہ کردین تب سب سپاہیون نے اونکے واسطے کشتیان مہیا کردین اور سب افسرونکو مع اونکی
ذاتی مال واسباب کے کنارہ دریاے گہاگرا تک اپنی حفاظت مین پہنچا کر چار کشتیون مین سوار کرادیا
ایک کشتی کے سب صاحب یعنی کرنل اوبرائن صاحب افسر چھٹی پلٹن پیادگان اودہ - کورڈن صاحب
افسر دوم پلٹن پیادگان اودہ - ڈاکٹر کولیرن صاحب ولفٹنٹ اینڈرسین صاحب متعلقہ بائیسوین
پلٹن پیادگان بنگال - لفٹنٹ پٹیول متعلقہ توپخانہ وعلاوہ اسکے [illegible] صاحب زندہ بخیر دانا پور مین
پہنچ گئے اور باقی سب صاحب لوگ یعنی کرنل گولڈنی صاحب کمشنر فیض آباد - لفٹنٹ کری صاحب

متعلقہ توپخانہ - لفٹنٹ کاٹلی صاحب - انسابن رچی صاحب متعلقہ بائیسوین ۲۲ پلٹن پیادگان بنگال میجر بلز صاحب افسر - ولیم سن جل کش - سارجنٹ اڈوارڈ - سارجنٹ لیشر متعلقہ توپخانہ لفٹنٹ پارسٹر صاحب - سارجنٹ میجر ہیوس صاحب متعلقہ چھٹی پلٹن پیادگان اودہ - لفٹنٹ برایٹ صاحب ایجٹن - لفٹنٹ انگلس صاحب - لفٹنٹ لیڈری صاحب لفٹنٹ طامس صاحب متعلقہ بائیسوین ۲۲ پلٹن پیادگان بنگال - اثنای راہ مین مارے گئے - اور یہان فیض آباد مین کل باغیون نے باتفاق اسے احمد اللہ شاہ جسکے پیشین گوئی وغیرہ کے پیشتر معتقد تھے راجہ مانسنگہ کے میمون کو طلب کیا اور درخواست اعانت کی کی راجہ مانسنگہ نے میمون کو بخراست اپنی ملازمان کے جای امن مین پہونچا دیا اور فوج سرکش کو لیت لعل مین چند روز رکہکر یکبال انائی یوعدہ اعانت اپنی علاقہ کو سرکشی سے بچالیا تب فوج انتظام روانگی لکہنو مین مصروف ہوئی -

بغاوت پرسدیپور کا حال

دسلوین تاریخ ماہ جون کو پلٹن اول پیادگان بآئین اودہ نے اس مقام پر سرکشی شروع کی اور اسی روز ایک ترپ تیسری رسالہ بآئین اودہ کا پرتاب گدہ سی پرسدیپور مین داخل ہوا اور سہ پہر کو ایک سوار کپتان طامس صاحب کی پاس آن پہنچا اور بیان کیا کہ مین فوج سرکش سے علیحدہ ہوکر چلا آیا ہون اور براہ خیرخواہی عرض کرتا ہون کہ باغیون کا روکنا مناسب ہے کہ سلطانپور سی فوج باغی حملہ کرتی ہوئی چلی آتی ہی کپتان صاحب نے یہ خبر سنتی ہی اپنی پلٹن کو تیار کرادیا اور ایک دفعہ دار کو مع ہمراہیون کی واسطی صداقت اس خبر کے روانہ کیا تہوڑی دیر کی بعد دفعہ دار نے واپس آکر خبر دی کہ سب دروغ ہی تب پلٹن پریٹ سی رخصت کیگئی اور صاحب لوگ بھی بنگلہ پر جا پہنچے شام کیوقت سپاہی اپنی افسرون سی کہنے لگی کہ اگر آپ سب صاحب لین مین قیام پذیر ہون تو نہایت عمدہ بات ہے کیونکہ اگر باغی حملہ آور ہون گے تب بنگلون سی زیادہ حفاظت لین مین ہے چنانچہ افسرون نے ایسا ہی کیا صبح کو کپتان طامس صاحب نے دیکہا کہ کل پلٹن وردی سے آراستہ اور سامان جنگ سے پیراستہ ہی اس سی عجیب عجیب توہمات اونکی دل مین پیدا ہوگئی اور سوای

متعلقہ توپخانہ - لفٹنٹ کاٹلی صاحب - انسائن رچی صاحب متعلقہ بائیسوین ۲۲ پلٹن پیادگان بنگال میجر ملز صاحب افسر - ولیم سن جنرل کش - سارجنٹ اڈورڈ - سارجنٹ بشر متعلقہ توپخانہ لفٹنٹ پارسٹر صاحب - سارجنٹ میجر ہیوس صاحب متعلقہ چھٹی پلٹن پیادگان اودہ - لفٹنٹ برایٹ صاحب جیٹن - لفٹنٹ انگلس صاحب - لفٹنٹ لیڈری صاحب لفٹنٹ طامس صاحب متعلقہ بائیسوین ۲۲ پلٹن پیادگان بنگال - اثنای راہ مین مارے گئے - اور یہان فیض آباد مین کل باغیون نے باتفاق اسے احمد اللہ شاہ جسکے پیشین گوئی وغیرہ کے پیشتر معتقد تھے راجہ مانسنگہ کے میمون کو طلب کیا اور درخواست اعانت کی راجہ مانسنگہ نے میمون کو بحراست اپنی ملازمان کے جای امن مین پہونچادیا اور فوج سرکش کو لیت لعل مین چند روز رکھکر بکمال مہربانی بوعدہ اعانت اپنے علاقہ کو سرکشی سے بچالیا تب فوج انتظام روانگی لکھنؤ مین مصروف ہوئی -

بغاوت پرسدپور کاحال

دسئوین تاریخ ماہ جون کو پلٹن اول پیادگان آئین اودہ نے اس مقام پر سرکشی شروع کی اور اسی روز ایک ترپ تیسری رسالہ آئین اودہ کا پرتاب گڈہ سے پرسدپور مین داخل ہوا اور سہ پہر کو ایک سوار کپتان طامس صاحب کے پاس آن پہنچا اور بیان کیا کہ مین فوج سرکش سے علیحدہ ہوکر چلا آیا ہون اور براہ خیرخواہی عرض کرتا ہون کہ باغیون کا روکنا مناسب ہے کہ سلطانپور سے فوج باغی حملہ کرتی ہوئی چلی آتی ہے کپتان صاحب نے یہ خبر سنتے ہی اپنی پلٹن کو تیار کرادیا اور ایک دفعدار کو مع ہمراہیون کے واسطے صداقت اس خبر کے روانہ کیا تھوڑی دیر کے بعد دفعدار نے واپس آکر خبر دی کہ سب دروغ ہے تب پلٹن پریٹ سے رخصت کیگئی اور صاحب لوگ بھی بنگلہ پر جا پہنچے شام کیوقت سپاہی اپنے افسرون سے کہنے لگے کہ اگر آپ سب صاحب لین مین قیام پذیر ہون تو نہایت عمدہ بات ہے کیونکہ اگر باغی حملہ آور ہونگے تب بنگلون سے زیادہ حفاظت لین مین ہے چنانچہ افسرون نے ایسا ہی کیا صبح کو کپتان طامس صاحب نے دیکھا کہ کل پلٹن وردی سے آراستہ اور سامان جنگ سے پیراستہ ہے اس سے عجیب عجیب توہمات اونکے دل مین پیدا ہوگئے اور سوای

بیان ساقم کرچکا اور یہ ہنگامہ بدولت بیدار مغزی سرہنری لارنس صاحب چیف کمشنر بہادر اودہ پہلے ہی
دفع ہوگیا جس سے معلوم ہوا تھا کہ اب کوئی سرکش سر نہ اوٹھائیگا کہ اس تاریخ تک اضلاع اودہ کے
سب سپاہی و رعایا اطاعت افسران جنگی و ملکی مین بدل مصروف خیرخواہی معلوم ہوتے تھے صرف
اطراف سرحد اودہ کے باغیون کا البتہ خوف اور اضطراب تھا کہ تاریخ نوین ماہ جولائی کو ضلع گونڈہ
مین چال ہوا کہ وینگفلڈ صاحب بہادر کمشنر نے دریافت برہمی مزاج فوج چہاونی سکرورہ گونڈہ مین
داخل ہوکر افسرون سے جو وہان موجود تھے کہا کہ اپنی جان بچانے کی تدبیر کرو چونکہ باتفاق راجہ باہمی گ
افسر دسوین تاریخ ماہ مذکور کو راجہ بلرامپور کی پناہ مین پہنچے تیسرے روز راجہ صاحب کو خبر پہونچی کہ فوج
باغی بتلاش حکام انگریزی چلی آتی ہے راجہ صاحب نے بذریعہ اپنی چٹھی کے کچھ صاحبون کو بغرض حفاظت
نیپال کو روانہ کیا اور کچھ صاحبون کو اپنی چٹھی کر دیکے سے پاس راجہ پارسی متعلقہ ضلع گورکھپور کے بہیجدیا
کیا گو اسیطرح ہر ایک مقام سے بغاوت کی خبر آئی تاہم شہر لکھنؤ کے ہر امیر و غریب اطاعت حاکم
وقت مین سر بہ تسلیم ستے کہ ہر ایک ضلع مین باغیان اطراف یعنی شاہجہانپور لوٹ مار کرکے
محمدی مین آپہنچے اور باغیان بنارس و اعظم گڈہ و جونپور فیض آباد مین داخل ہوئے جسکی سبب سے
ان جگہون مین قتل اور لوٹ کا بازار گرم ہوگیا اسیطرح ہر ایک ضلع ملک اودہ مین حکام انگریزیکا
نام و نشان باقی نرکہا ضلع تندہی و سیتاپور و سلطانپور و پرسدیپور فیض آباد کے حکام بعض
بدولت اعانت تعلقہ داران اودہ کے جو آغاز غدر سے ہی اپنے تعلقہ پر قابض ہوگئے تھے الہ آباد وغیرہ مین
پہنچ گئے اور اکثرونکو سپاہیون نے جان بخشی کرکے علاقہ اودہ سے نکالدیا جسکی تفصیل بغاوت ہر مقام مین
مفصل درج ہوچکی المختصر جب اضلاع اودہ تمام انگریزون سے خالی ہوگئے لکھنؤ مین تمام
باغیان نزدیک و دور کا دخل ہوا حکام و رعایا کی اوسوقت عجب حالت تھی نہ روی
ماندن نہ رای رفتن کا نقشہ تھا ہر طرف بغاوت پہیلتی جاتی تھی اور امن و امان کی خبر
کہین سے نہ آتی تھی حاکم اور رعایا کو اپنی جان اور مال کے لالے پڑے تھے کہ اس مابین مین
خبر ہنگامہ باغیان کا پورا اسطور پر پہنچی کہ تاریخ آٹھوین ماہ جون ۱۸۵۷ع کو

باغیون نے کانپور مین بغاوت کرکے مسمی نانا راو جانشین باجی راو پیشوا رئیس پونا ستارا کو (جو ایکدفعہ
ریاست سے خارج ہوکر زیر حفاظت سرکار کمپنی بمقام بٹھور رہتا تھا اور جسکو حکام انگریزی کانپور نے
ہنگام بغاوت میرٹھ و دہلی سے سلاح و مشورہ و اعانت کیواسطے کانپور مین بلا لیا تھا) اپنا افسر
بنا لیا اور حکام انگریز کو محصور کر لیا جو کہ اوس وقت مین بسبب حفاظت جان و مال و خزانہ و لوازمات
حکومت ریاست اوده مین صرف تھوڑی فوج یعنی تخمیناً بارہ سو آدمی سوار و پیادہ کی بیلی گارڈ مین
موجود تھی صاحب چیف کمشنر اوده واعانت کانپور سے مجبور رہ گئے - پندرہ تاریخ کو
پل پختہ گومتی جو متصل قلعہ مچھی بہون تھا شکست کرا دیا اور ایک جماعت گورہ واسطے مقابلہ دشمن کو
قائم کر دی بیسوین تاریخ جون کو نواب گنج بارہ بنکی مین آمد فوج باغی محاصرہ لکھنو کیواسطے شروع
ہوئی تب صاحب چیف کمشنر بہادر نے مقام نانگراپل جو لکھنو سے قریب چار کوس کے ہے ترتیب فوج کا
بند و بست کیا کہ اسی اثنا مین تاریخ چھبیسوین جون کو کانپور سے یہ خبر آئی کہ باغیون نے از خود
پادشاہ بنانا نانا راو کو سمجھ کے محصورین کانپور کو کشتیون پر سوار کرا کے الہ آباد روانہ کر دیا
اثنای راہ مین بعہد شکنی اونکے قتل پر مستعد ہو گئے جسکے سبب سے لکھنو مین اور بھی تردد ہوا صاحب چیف کمشنر
بہادر نے لکھنو مین قطعہ اشتہار چھپوا کے جاری کیا جسکی نقل بجنسہ ذیل مین درج کیجاتی ہے

اشتہار محکمہ صاحب والا مقام چیف کمشنر بہادر ملک اوده مرقومہ ۲۶ جون ۱۸۵۷ع

چونکہ انھین دنون مین ایک شخص مرہٹہ نے پالک باجی راو مرحوم مشہور نانا صاحب نے گرد و نواح شہر کانپور
و بیشتر ملک عملداری سرکار کمپنی انگریز بہادر مین از طرف سپاہیان باغی ناعاقبت اندیش بلوہ
و فساد کروایا ہے اور اکثر مردون اور عورتون اور لڑکون اور لڑکیون خصوصاً صاحبان انگریز بہادر کو
از راہ ناعاقبت اندیشی قتل اور اعضای بدن اونکے قطع کروا تا ہے اور تاخت و تاراج شہر خانہائی روسا
و شہر فاطمہ مین لاکر اور اکثر ہر دمان شہر کو بانواع عقوبت اور اذیت گرفتار کر کے بجبر و زبردستی
او نسے معہ بیہ لیتا ہے غرض کوئی امر بدعت اور ظلم کا نہین چھوڑا ہے جو اوس خونگرفتہ کے ہاتھ
سے سرزد ہونا تھا ہما تقریرات قتل و یا گرفتار ہونا اوس بدمعاش مشہور کا نظر رفاہ و آسود

رعایا ضروری خصوصاً اسوقت مین باقبال عدو مال سرکار ابد قرار خبر فتح دہلی و شکست باغیان
مجمع اوس نواح کی آچکی ہی ضرور ہی کہ بہت جلد انجام اوس کوتہ اندیش کا بھی کیا جاوے کہ
شہر کانپور اور گرد نواح اوسکا بھی فسادات سی پاک ہوکر امن اور امان بخوبی اوسمین ہوجاوی نظر بران
اشتہار دیا جاتا ہی کہ جو کوئی میعاد ایکہفتہ مین سر نانا راو مقہور کا کاٹ لاویگا یا زندہ پکڑ کی حکام
سرکار انگریزی کی پاس حاضر لاویگا ایک لاکھ روپیہ انعام سرکار سی پاویگا اور بعد انقضای میعاد سات
دن کی جو سر اوسکا لاویگا تو اوس مقدار انعام مین کمی واقع ہوگی اور واضح ہو کہ اگر کسی شخص کی
شرکت قتل کسی صاحب انگریز بہادر مین ثابت ہوگی تو وہ جملہ شرکا اوسکی مانند جانوران درندہ کا
بے کسیطرحکی رحم کی بکمال خواری قتل کئے جاوینگے اور جو کوئی شخص کسی صاحب انگریز یا گوری کو بچا لاوے
اور حفاظت سی لاویگا تو فی صاحب لوگ اور گورہ دو ہزار روپیہ انعام پاویگا اور خیرخواہ سرکار اونکا نام ہوگا

۲۹- جون کو کچہ فوج باغی بمقام چنہٹ جو لکھنو سے پانچ چھ کوس پر واقع ہے آپہنچی اور مشہور
ہوا کہ کل تاریخ تیسوین جون روز سہ شنبہ کو وہ فوج چنہٹ پہلی مندر مہابیر واقع علی گنج کی طرف
درشن کیواسطی روانہ ہوگی اور پہر لکھنو مین گہس آویگی چنانچہ وہی فوج چنہٹ تاریخ مذکورہ کو کسی قدر
آراستہ ہوکر تین حصہ پر منقسم ہوئی ایک حصہ تو اوسی راہ پر کچہ فاصلی سی قایم ہوگیا اور ایک حصہ ذرہ
طرف مندر مہابیر جو لکھنو سے طرف شمال پانچ چھ میل مابین لکھنو اور چہاونی منڈیاون کی واقع ہے
چلا اور تیسرا حصہ قریب نالہ ککرایل پہونچکر ادہر ادہر کمین مین بیٹھ رہا اور ادہر لکھنو سی صاحب
چیف کمشنر بہادر اوسی تاریخ تیسوین جون کو بموجب آمد خبر فوج باغی بسمت لکھنو (چار توپ اسپی
فیلڈ باڑی و دو توپ نمبر ۲۳ سپی اور ایک غبارہ اور رسالہ والنٹیر اور تین سو گورہ پلٹن ۳۲
رجمنٹ شاہی اور تیرہ سو سپاہی رجمنٹ اکثر ہندوستانی قوم سکھ اور ڈیڑہ سو سپاہی رجمنٹ پلٹن
ہندوستانی اور ایکسو تیس سوار رسالہ پہلا و دوسرا و تیسرا) اپنی ساتہ لیکر باغیون کی مقابلے کو
چل نکلی اور اپنی حد معینہ ککرایل پر پہنچے مگر باغیون کا جب کہین پتا نملا تب آگی بڑہتی پہر تو اوس
مقام پر پہنچ سکے جہان باغی لوگ خفیہ اڑ مین بیٹھی ہوئے تھے جب فوج باغی نے دیکھا کہ فوج

انگریزی ہماری دونو طرفکی زد و بیر آگئی دفعتاً گولہ و گولی ماری ہوئی آگرے اور فوج انگریزی کو گھیر لیا
جسکے سبب سے فوج انگریزی سراسیمہ ہوگئی اور کوئی تدبیر لڑائی کی بن نپڑی تو پین فوج انگریزی کی
باغیون نے اپنی قبضہ مین کرلین فوج انگریزی کا قدم لکھنؤ کی طرف اوٹھ گیا اثنائے راہ مین وہ حصہ فوج
باغی جو درشن مہابیر سے واپس ہوکر بقصد لکھنؤ چلا آتا تھا فوج انگریزی سے دوچار ہوا اور فوراً
ایک باڑہ ماری کہ فوج انگریزی اور بھی پریشان ہوکے بھاگی صاحب چیف کمشنر بہادر کی پیر مین خفیف سا
زخم بھی لگا ادھر پچھلی فوج باغی تعاقب مین پیچھے چلی ہی آتی تھی آخرکار فوج انگریزی مع صاحب چیف کمشنر بہادر
بیلی گارڈ مین داخل ہوگئی باغی بھی جو سایہ کیطرح پیچھے پیچھے چلے آتے تھے برابر پہنچ گئے تین دروازہ بیلی گارڈ
کے پہلے سے بند ہوچکے تھے ایک دروازہ جو کھلا تھا فوراً بند ہوگیا پھر کیا تھا باغیون نے چشم زدن مین
بیلی گارڈ و مچھی بھون کو گھیر لیا گولہ گولی دونو طرف سے چلنے لگا باغیون کی آمد شہر مین شروع ہوگئی لوٹ
مار نے شہر مین تہلکہ ڈالدیا انتظام سرکار انگریزی بالکل بگڑ گیا پولیس کے لوگ بھاگ گئے پلٹن اختری و نادری
باغیون کی شریک ہوگئی دوسری تاریخ جولائی تک کل فوج باغی اودہ لکھنؤ مین جمع ہوگئی اپنے اپنے
مورچے قایم کرلئے تفصیل اس فوجکی یہ ہے پلٹن نمبر چوتھی ۴ و نمبر چھٹی ۶ و نمبر نوین ۹ و نمبر دسوین ۱۰ بی آئی اودہ
و پلٹن نمبر تیرہوین ۱۳ و نمبر سترہوین ۱۷ و نمبر بائیسوین ۲۲ و نمبر اٹھائیسوین ۲۸ و نمبر ستیسوین ۵۷ و نمبر اکیانوین ۹۱ —
اور رسالہ نمبر ہشتم ۸ و پانزدہم ۱۵ - مابین تاریخ یکم و دوم ماہ جولائی لوٹ مار ہوا کی بلکہ انہین تاریخون مین
مکانات نواب محسن الدولہ بہادر نبیرہ حضرت غازی الدین حیدر بادشاہ و داماد حضرت محمد علیشاہ و نواب
منور الدولہ بہادر وزیر ریاست عہد شاہی گھیرے گئے مگر چونکہ نواب صاحبان ممدوحین آغاز محاصرہ
کیوقت اون مکانون کو خالی کرچکے تھے مفسدون کے ہاتھ سے بچے مگر اسباب موجودہ غارت گیا دوسری تاریخ جولائی کو
سر ہنری لارنس چیف کمشنر اودہ نے اندرون حصار بیلی گارڈ کے ضرب گولی تفنگ سے قالب عنصری کو چھوڑا جس سے
محصورین کو بڑا غم ہوا اور باغیان ناحق کوش نے شادیانہ بجایا دسوین تاریخ شہر ذیقعدہ ۱۲۷۳ ہجری مطابق
تیسری جولائی کو مسمی احمد اللہ شاہ نے شہر لکھنؤ مین تہانجات مقرر کئے اور پنجا تب فوج باغی اشتہار
دیا جسکا خلاصہ اسطور پر ہے کہ زمانہ سلطنت مین ہندو و مسلمان امن و امان مین بسر کرتے تھے چند مدت سے قوم انگریز

اس مملکت پر قابض ہوکر حکمران ہوئی ہے اب چونکہ ان دونو گروہ باشکوہ کی ایمانون کی خواہان ہوئی ہین
بدین نظر خارج کرنا انکا ممالکت ہند سی مناسب معلوم ہوا لہذا رئیسان و ساکنان ملک اودہ کو چاہیے
کہ اپنی گھرون مین اطمینان سی آباد ہوکر زر و مردم سی شریک فوج ہون کہ دنیا اور عقبی مین نیکنام اور
بلند مرتبہ ہون اور جو لوگ زمرۂ برقندازون مین نوکر رہکر تکلیف دہ رعایا رہی ہین اونکو چاہیے کہ ہتیار و خلعت
لیکر ملازمان فوج ہون اور احمد اللہ شاہ خود منصرم بلکہ نگرانی مورچہای حصار و انسداد ہنگامہ مین مصروف ہوا
جماعت شہدون کی اسوقت تک دو فرقی تھے ایک فرقہ عرصہ دراز سی ملازم کوتوالی عہد شاہی چلا آتا
تھا اور بجای آلات ایک لٹھہ اونکی ہاتھ مین رہتا تھا یہ فرقہ بہت معتبر مشہور تھا اور دوسرا بازاری جنکی معاش
اوس انعام سی تھی جو سواری امرا وغیرہ مین پھینکا اور لٹایا جاتا تھا یہ دونو فرقی آزادانہ طور سی حوالی
رومی دروازہ جو قلعہ مچھی بھون کا بڑا پھاٹک مقرر کیا گیا رہا کرتی تھے جب فوج نی لکھنؤ مین حکام انگریزیکو
حصار مین کردیا ان دونو گروہ شہدون نی محاذی رومی دروازیکی اپنا مورچہ قایم کرلیا تھا خلاصہ کلام
اسی روز تاریخ تیسری جولائی کو وقت شب مردمان روندگشت شہدون کی مورچون پہ پہنچے شہدی لوگ
کمال استقلال کی ساتھ اپنی آوازونکا دائرہ کھینچ کھینچ کر مار مار کا شور و غل مچا رہی تھی جب مردمان روندنی
دیکھا اپنی مقام سی قدم آگی بڑھایا تھی و قرنا نوازون نی اس حال کو دیکھکر ترہی اور قرنا سی کڑکھا مار مار کا
آوازہ خوب بلند کیا جسکی سبب سی محافظان قلعہ کو یہ معلوم ہوا کہ یہ ہنگامہ اور حملہ اس تھوڑی جماعت
موجودہ سی ترک نہین ہوسکتا لہذا اونہون نی اوس سرنگ کو جو ایسے وقت کیواسطے پہلے سی تیار کررکھی تھی آگ
لگادی جسکی آواز اور دھمک سی تمام شہر مین زلزلہ پڑگیا اور خود مع ضروریات حرب و ضرب توپ وغیرہ جو اوسوقت
ممکن تھا اپنی ساتھ لیکر بیلی گارد مین صحیح و سلامت جا پہنچے اور یون بھی سنا گیا ہی کہ جب صاحب چیف کمشنر
بیلی گارد مین محصور ہوئی تھے محافظان قلعہ کو چھوڑ دینے قلعہ کا حکم دیا تھا جسکی تعمیل مین قلعہ چھوڑا گیا
اور چالیس پیپہ باروت اور ساٹھ لاکھ کارتوس جنگی مین بوقت روانگی آگ دیدی الحاصل قلعہ باغیونکی
قبضہ مین آگیا اور اضراب توپ بروج قلعہ علاوہ متفرقات اشیا جنگ کے ہاتہ آئین پھر تو
باغیونکو اور بھی اطمینان ہوا شہدون نی بیلی گارد کا مورچہ لیا قریب چالیس مورچونکی حصار بیلی گارڈ پر اونسی قریب ہوگئی کہ جو اپنے

ہو رہے تھے محصورین قلعہ سے بخوبی بات چیت کرلیتے تھے چونکہ باغیون کو پہلے سے اس بات کا خیال تھا
کہ کسی رئیس اودھ کو اپنے قبضہ اقتدار مین لیکر بحمایت اوسکے انتظام ملک اودھ بخوبی کرنا چاہیے مگر اس تاریخ تک
بوجہ اسکے کہ وارثان نامی اودھ یعنی ولیعہد وغیرہ واجد علیشاہ کے ساتھ چلے گئے تھے اور باقیماندہ یعنی میرزا مصطفی علیخان
وغیرہ جنکا ذکر پہلے ہو چکا حفاظت صاحبان انگریز محصورین مین تھے اس سبب سے باغیون کو کوئی رئیس نظر نہ پڑا
اس فکر مین تھے کہ بمعرفت راجہ جیدپال سنگہ خلف راجہ درشن سنگہ قوم کورمی کہ (جو عہد نواب سعادت علیخان بہادر
سے عہد واجد علیشاہ تک علاوہ عہدہای جنگی وغیرہ کے اپنے حین حیات تک مع اپنی اولاد کے حضور رس و
معتمد ریاست اودھ تھا) میرزا رمضان علیخان برجیس قدر اولاد واجد علیشاہ کی جو ہمراہ حضرت محلصاحبہ
مادر اپنی کے بعمر دہ سالہ تخمیناً پرورش پاتا تھا خبر ملی تب افسران باغی بوساطت راجہ مذکور عمارت سکونت
حضرت محلصاحبہ مین پہنچے اور مسند نشینی میرزا برجیس قدر کا سوال کیا اور اپنی جبرت اور زور کا دباؤ ڈالا
از انجا کہ اوسوقت تک کسی اور کیطرف سے بجز ممو خان داروغہ ڈیوڑھی کہ پیشاہ و دیوان ڈیوڑھی و غلام حضرت
اتالیق برجیس قدر ہو واجد علی داروغہ ڈیوڑھی سلطان محلصاحبہ کے کوئی شریک نتھا خیال کیا کہ ہمارا
والی و سرپرست بادشاہ مجبورانہ ہمکو حفاظت حکام انگریز مین چھوڑ گیا تھا جبکہ اس فوج باغی نے
کانپور مین حکام انگریز کو محصور کر کے سخت مصیبت مین ڈالا جب تک سرکار بندوبست تدارک کرے
پہنچیگا لوگ کہتے ہیں اوسکی تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود تمام خاندان شاہی اودھ
کل اودھ کو برباد کر دینگے اسوقت بجز منظوری کے دوسرا چارہ نہین ہے شاید اس ذریعہ سے کوئی صورت ہو کے
پیدا ہو جاے کہ سپاہیون کی قید جلال سے اس قید مین آنا بہتر ہے خلاصہ کلام باتفاق رای ممو خان
نے تمہید کر کے درخواست افسران باغی منظور ہوئی فیما بین میرزا برجیس قدر و افسران فوج ایک عہد نامہ
مرتب ہوا اور اوسکے ذریعہ سے تاریخ دوازدہم شہر ذیقعدہ ۱۲۷۳ ہجری مطابق پانچوین جولائی ۱۸۵۷ع
کو بقاعدہ قدیمہ جو عہد نواب آصف الدولہ بہادر تک منجانب شاہ دہلی جاری تھا میرزا برجیس قدر کو
افسران فوج نے مسند نشین کر کے لوازم نذر و نیاز ادا کیا سلامی کی آواز سے جہان کو آگاہ کیا
تاریخ ششم ماہ جولائی کو قدرت خدا سے ہلاکت صاحب چیف کمشنر صدمہ گولہ سے جو جانب باغیون سے

شادیانے بجائے اہلکاران قدیم عہد شاہی عہد واجد علیشاہ دربار میں بلائے گئے شرف الدولہ محمد ابراہیم خان
کو عہدہ نیابت۔ بشیر الدولہ مہاراج ادہراج بالکرشن کو عہدہ دیوانی۔ بابو پورن چند سر دفتر بیت الانشا کو
عہدہ منشی گری۔ منشی غلام حضرت کو کاغذات منشی پر دستخط کرنا تفویض ہوا اور علی ہذا القیاس ہر ایک عہدہ کا
عہدہ دار جداگانہ مقرر ہوا۔ داروغہ ممو خان کو کل کاروبار تقسیم روپیہ و تیاری آلات حرب توپ و گولہ
و باروت و تیاری دمدمہ و خندق و برج احاطہ عمارات سکونت میرزا برجیس قدر تفویض ہوا
اور ماتحت ممو خان داروغہ واجد علی و کاظم علی وغیرہ مامور ہوئے جب بند و بست تقسیم عہدوں کا
بطور صدر ہو چکا حکمنا مجات بنام زمینداران وغیرہ ملک اودھ جاری ہوئے جسکی نقل ذیل میں درج ہے

حکمنامہ

للہ الحمد والشکر کہ بتاریخ دوازدہم شہر ذیقعدہ ۱۲۷۳ ہجری ما بدولت و اقبال بتائید ایزد متعال و
استصواب افسران فوج ظفر موج کہ ہمہ تن مصروف جانفشانی و جانبازی و خیر خواہی ہستند باستحقاق
وراثت بریاست موروثی زینت افزای مسند حکومت و ایالت شدیم لہذا حکم محکم شرف نفاذ می پیوندد
کہ او بعلاقہ متعلقہ بحفظ و حراست رعایا و برایا کہ بدایع و ودایع حضرت صمدیت اند پرداختہ و لیلاً و نہاراً
جادہ اطاعت و انقیاد مسلوک داشتہ دقیقہ از دقایق صیانت مسافرین و مترددین از فواصل حدود
متعلقات خود فرو نگذارند و بجلدوی بجا آوری احکام عظام مورد مراحم و مستحق مکارم پندارند و مزید تاکید
شرف ترقیم می پذیرد کہ ہر یکی زمینداران اطراف و قریہ قدغن شدید و تاکید اکید نمودہ باشد کہ ہر کس
از فوج و قوم کفار فرنگ چہ گورا و چہ سکھ کہ از فوج سابقہ اینجا گریختہ باطراف و اکناف مخفی و متواری
بودہ باشد و یا از دریای گنگ و گھاگھرا و گومتی و شوارع حیلۃً و صراحتاً عبور و مرور سازد
بقتل و گرفتاری گوران و کرسٹان و سکھان پردازد و تفحص و تلاش اینگونہ مردم و خشتہای
و چہ سوختنی وغیرہ کماینبغی نمودہ کیفیت مفصل بذریعہ وکیل عرضداشتہ باشد درینباب تاکید
و قدغن شدید پندارد مرقوم دوازدہم شہر ذیقعدہ سنہ ۱۲۷۳ ہجری۔

بعد اسکے کچہریات جاری ہوئیں ٹکسال سعدیہ گولی خوردہ اوس قسم و ضرب کا جو [illegible]

بہادر تک حسین شاہ عالم بادشاہ کا سکہ تھا) جاری ہوئی عمال حاضر ہوئی جنکو بہ تفصیل ذیل علاقی تفویض
ہوئی نظامت خیرآباد راجہ ہرپرشاد۔ علاقہ بیسوارہ صفدر علیخان و راجہ ہیرالال۔ چکلہ رسول آباد۔ چودہری
منصب علی۔ نظامت سلطانپور مہدی حسنخان۔ بانگرمئو راجہ شیونات سنگہ۔ علاقہ سلون فضل عظیم۔
گونڈہ بہرایچ راجہ دیبی بخش۔ علاقہ سنڈیلہ حشمت علی چودہری۔ یہ سب اپنی علاقون پر باعانت فوج
باغی و بہرتی جدید کے انتظام مین مصروف ہوئی اور سب رعایا کو حاضر کر کے زر مالگذاری وصول کرنے لگے
اور لکہنؤ خاص مین علاوہ انتظام ملکی کارخانجات تیاری گولہ و باروت و مضبوطی مکانات تحت ممو خان
منعقد و مقرر ہوئی بہرتی جدید سپاہ کی بنام نہاد نجیب شروع ہوئی مرزا علی رضا بیگ ملازم و کوتوال
عہد شاہی کوتوال شہر مقرر ہوا۔ شرف الدولہ غلام رضا خان بہادر چیلہ امجد علیشاہ جسکو عہد شاہی
بڑے بڑی عہدی تعلق تہی اور وہ بعد انقلاب سلطنت اپنی حسن کارگذاری سی پیشگاہ حکام انگریزی مین
مورد پرورش ہوکر خدمت گنجیات و باغات وغیرہ سی سرفراز تہا حاضری دربار برجیس قدر سے چند سے
متامل ہوا العذا دربار سی واسطی حاضر لانے کے چند سپاہی جنگی اوسکی مکان پر بہیجے گئی شرف الدولہ سنے حاضر
ہوسنے دربار سی انکار کیا کشمکش ہوئی بندوق چلنی لگی آخر کو فوج سی اطمینان لیکر حاضر دربار ہوا دربار
سے علاقہ حضور تحصیل اور باغات اور انتظام رسد رسانی اوسکی سپرد ہوا اور یوسف خان کو حفاظت
چوک کیواسطی حکم ہوا جسنی متصل گول دروازہ واقع بارہ دری مین اپنی کچہری کہولی اور بہ لقب کلکٹر مشہور
ہوا جسنی مخبری سی اکثر رعایا کی گہرون کا روپیہ لینا شروع کیا باغیون سنے روز مسند نشینی
میرزا برجیس قدر سی یہ دستور کیا کہ اول وقت صبح کو کل افسر دربار مین جمع ہوکر ہر ایک کا مدد ا بی
ایدہر اودہر کی سنتی اور اپنی کہتی اور پہر جو مشورہ آپسمین ٹھہراتی اہلکار ویسی احکام جاری کراتی اور باغیونکا
ایک دستور یہ تہا کہ جو کوئی بیچارہ اونکی نظرون مین مخبر مین مشتبہ پایا جاتا فوراً اوسکو گولی مار دیتے
یہ دستور دربار کی ناپسند کیا اور بعد تحقیقات جو جس لایق ہوتا اوسکی نسبت ویسی تجویز ہوتی جب یہ خبر
مشہور ہوئی کہ اکثر لوگ قلعہ سی باہر چلی آئی اور ایک شخص مسمی انگد قلعہ سے باہر آیا اور باغیونکو خبر آمد کومک
محصورین کی دی اور یہ بہی بیان کیا کہ محصورین سی اہلکاران دربار سازش رکہتی ہین اس سبب سی باغیون کو

بڑا اتحدہ ہوا اس عرصہ مین کرنیل نیل صاحب بہادر نے ما بین تاریخ دسوین و سولھوین ماہ جولائی کے نانہا راو افسر فوج باغی کانپور کو تین مرتبہ شکست دیکر بٹھور کو بھگا دیا اور باغی ادھر ادھر بھاگ گئے اور نانہا راو بٹھور سے مع عیال و اطفال مقام فتحپور چوراسی علاقہ جبا سنگہ چودہری تک اودہ مین آیا جب باغیان لکھنؤ کو بذریعہ تحریر نانہا راو کے اس خبر سے وقفیت ہوئی بیسوین تاریخ جولائی کو لکھنؤ مین محاصرین نے محصورین پر ایک بڑی سرنگ اوڑائی اور حملہ آور ہو کر گولہ سیل و بم سے ایک آفت ڈہا کر احاطۂ قلعہ کے اندر پہنچ گئے اوسوقت محصورین نے اندر سے ایسی نشانہ بازی کی کہ بہت باغیون نے جان دی اور آخر کو باقیماندہ اوسمقام کو چھوڑ کر اپنی جگہہ کو بھاگ آئے۔ اکیسوین تاریخ جولائی کو میجر بنکس صاحب کمشنر لکھنؤ جو بعد وفات سر ہنری لارنس صاحب چیف کمشنر بہادر کے حصار بیلی گارڈ مین کام چیف کمشنری کا انجام دیتے تھے گولی بندوق سے جان بحق ہوئے چونکہ اون دنون یہ ہنگامۂ بغاوت ایک نمونۂ قدرت پروردگار عالم تہا یہ مفسدہ مذہب سے نہ تعلق رکہتا تہا نہ کسیکو شاہی کی ہوس تہی دفعتاً چرخ نے ایک گردش ایسی کہائی کہ اقبال سرکار کمپنی انگریز بہادر مین ایک گرہ پڑ گئی اونکے ملازمان خاص وفادار کے دلونپر تاریکی چھا گئی جس سے جا بجا حکام انگریزی کو قتل کیا

حملۂ اول فوج انگریزی

جب لشکر کمپنی انگریز بہادر نے باغیون کو کانپور سے نکالدیا خیال محصورین لکھنؤ کا ہوا چنانچہ تاریخ ستائیسوین ماہ جولائی کو لشکر انگریزی نے بسرکردگی جنرل ہیولاک صاحب بہادر دریای گنگا سے اوترنا شروع کیا نانہا راو تو فوراً مکان جبا سنگہ سے روانہ ہو کر لکھنؤ مین مقیم ہوا لشکر انگریزی باغیون کو پسپا کرتا ہوا بمقام اونام داخل ہوا باغیون نے اس مقام اونام کو خندق دکہائین وغیرہ سے ایک مستحکم کمین گاہ بنا رکھا تہا وقت حملہ انگریزی کے دو تین لڑائیان ایسی ہوئین کہ سنگینوسے سنگین اور تلوار سے تلوار کا سامنا ہوا آخر کو لشکر انگریزی نے باغیونکو اوس جگہ سے نکال دیا اور گیارہ پارہ ضرب توپ چہین لین اور اوسمقام پر قبضہ کیا اور اوسی ایام مین گڈہی جبا سنگہ چودہری پر قبضہ کرلیا مگر چونکہ کثرت مقابلہ باغیوںسے فوج انگریزی کو خوف ماندگی ہوا اور کانپور سے مدد کے آنے مین توقف ہوا لشکر انگریزی بموجب حکم

جنرل ہیولاک صاحب کا کانپور مین دوبارہ واپس گیا باغیون نے تعاقب کر کے قریب دریای گنگا کی پھر مورچہ
لگایا- اور لکھنؤ مین باغیون نے علاوہ حملہ متعدد کے ایک سرنگ تاریخ دسوین ماہ اگست کو بڑی جماعت
سے کیا اور ایک سرنگ کہ اوڑائی سے دیوار بیلی گارد مین سوراخ ہو گیا اور دوسرے سوراخ
حملہ کیا اور دوسری طرف سے دوسرا حصہ گر دیوار کا تھا اور پر سیڑھیان لگا دین اور فصیلون پر چڑھ کر
ایک قیامت برپا کی اور قریب تھا کہ اندر پہنچ جاوین مگر محصورین نے ایسی خوب دلیری کی اور دوسرے
باغیون کو مدد نملی لاچار باغی بسبب نقصان بہت کے اپنے مورچون پر بھاگ آئے اور اٹھارہ تاریخ
اگست کو پھر ایک سرنگ اوڑا کر حملہ آور ہوکر مورچہ محصورین پر پہنچ گئے دیر تک بازار کارزار گرم رہا
آخر کو جب باغیونکی بہت جانین گئین جسقدر زندہ بچے اپنے مورچون پر بھاگ گئے - جنرل ہیولاک صاحب
کانپور مین اسوجہ سے کہ کمک آگئی تھی اور انتظام رسد وغیرہ بخوبی ہو گیا بعزم محاصرہ لکھنؤ کے عبور دریا
گنگ کا حکم دیا لشکر نے تاریخ انیسوین اگست سے دریای گنگ سے اوترنا شروع کیا اور باغیون کو
جو اس پار جمع تھے مار کر ہٹا دیا انہون نے وہانسی ہٹ کر موضع منگروارہ مین مورچہ لیا تاریخ اکیسوین کو
فوج انگریزی اوسی مقام منگروارہ پر حملہ آور ہوئی چار گھنٹے تک خوب لڑائی رہی آخر کو فوج باغی تاب
جنگ کی نلا کر بھاگتی ہوئی بشیر گنج چلی آئی جبا سنگہ چودہری جو نامی تعلقدار فتحپور چوراسی کا تھا
اسمقام پر اوس نے خوب لڑائی کی مگر کچھہ نہ ہوسکا اور لشکر انگریزی وہانسے قریب عالم باغ کے پہنچکر خیمہ زن
ہوا یہ مقام عالم باغ لکھنؤ سے بفاصلہ چار پانچ میل سمت شمال واقع ہے اور اسی عالم باغ مین باغیونکا
ایک مورچہ قایم تھا لشکر انگریزی کے آنے سے ایک ہنگامہ مچا باغیون نے مقابلہ لشکر انگریزی کیواسطے جا لیا
اور دوسرے مورچے بیلی گارد کی ہوا مین آباد سے خیمہ گاہ لشکر انگریزی کو سیدہی چلی گئی تھی رندی بنا کر مستعد
جنگ بیٹھے اور ہر ایک مورچے بیلی گارد پر جمعیت زیادہ کی تیسرے روز فوج انگریزی دو حصہ ہو کر لکھنؤ
کی طرف چل نکلی دونو طرف سے گولے گولیان چلنے لگی موت کا بازار گرم ہوا اور بارہ لکھنؤ مین تہلکا پڑ گیا حسام الدولہ
اور آسنگہ مقابلہ لشکر انگریزی کو بہیجے گئے غرضکہ جب یہ دونون فوجین لڑائی مین خوب مصروف
ہوئین جنرل ہیولاک صاحب نے اوس حصہ فوج انگریزی نامزد پہ گورہ نمبری وغیرہ کو مع جلد عزیمت

تذکرہ حملہ دوم لشکر کمانڈر انچیف صاحب بہادر

تاریخ ستائیسوین ماہ ستمبر کو کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے مع جنرل اوٹرم صاحب بہادر کے دریاے
گنگ سے عبور کیا اور باغیون کو پسپا کرتے ہوئے مقام بشیر گنج مین آپہنچے باغیون نے بہ سبب اعانت
جسا سنگہ تعلقدار کے سخت لڑائی کی جس سے نقصان جان و مال لشکر انگریزی بہت ہوا مگر آخر کو تیسری
لڑائی مین جسا سنگہ چودہری مارا گیا فوج باغی ادہر اودہر ہٹ گئی لشکر کمانڈر انچیف صاحب آگے
بڑہا اور بکمال استقلال بلا مزاحمت فوج باغی عالم باغ مین داخل ہوا اور بعد مہلت دو چار روز کے
کمانڈر انچیف صاحب نے ایک فوج تحت جنرل اوٹرم صاحب کے بیلی گارد کو روانہ کی جنرل اوٹرم
صاحب لڑتے بہڑتے مچہی بہون مین (جو عالم باغ اور لکھنو سے سمت مشرق قریب پانچ میل کے واقع ہے) داخل
ہوئے اور پہر وہان سے روانہ ہو کر دریاے گومتی کے اپنا قبضہ کرتے ہوئے محصورین سے آملے اور یہی راستہ
آمد و رفت کا عالم باغ تک فوج کی حفاظت مین قایم کر لیا احمد اللہ شاہ جو اوس پار گومتی کے
پہلے سے مقیم تہا تاب قیام نہ لا کر شہر لکھنؤ مین آگیا اور سفیر دربار لکھنؤ جو دربار دہلی مین گیا تہا
لکھنؤ مین واپس آیا اوس سے معلوم ہوا کہ چودہوین تاریخ ستمبر کو جرنیل نکل صاحب کا لشکر کشمیری
دروازہ سے شہر دہلی مین گھسا جرنیل صاحب تو زخمی ہو کر لشکر مین واپس گئے مگر انکی فوج کی مدد سے
دوسری فوج متعدد شہر مین آتی گئی اور قتل و قمع کر کے بیسوین ماہ ستمبر کو باغیونکو شہر سے نکال دیا اور
۲۱- یا بائیسوین ماہ مذکور کو حضرت بہادر شاہ بادشاہ دہلی کو گرفتار کر لیا اس خبر نے باغیان لکھنؤ کو
منتشر کیا مگر اپنی لڑائی پر نازان رہے کہ لشکر جنرل صاحب کا محاصرہ نہ چھوٹا انتظام جنگ
اچھا رہا کمانڈر انچیف صاحب نے آلات حرب و ضرب اور خزانہ وغیرہ حصار لکھنؤ سے عالم باغ مین منگوا لیا
اور محصورین بیلی گارڈ کو مع زن اور بچون کے کانپور کو روانہ کر کے حصار بیلی گارڈ کو خالی کر دیا باغیون کو جب
صبح کو بیلی گارڈ خالی ملا تعاقب کو دوڑے مگر کچھ پتا نملا صاحب کمانڈر انچیف بہادر کو اپنے لشکر کو پہر دینے
لنڈیون اور زن و بچہ کے پہنچانے اور نکالنے اسباب سے رات دن مہلت نہ ملتی تہی اسواسطے فوج باغی سے

مقابلہ کی لائق نہ دیکھا کسیقدر فوج حفاظت عالم باغ کو چھوڑدی اور خود کانپور کو کوچ کر گئی اس لڑائی مین
فوج باغی کو سازش اہلکاران دربار کی اسوجہ سی پائی گئی کہ ایک مورچہ پر گولہ اور بارود جو دربار
لکھنؤ سے ملا تھا معین معرکہ کارزار مین باغیون نے اوسکو مقابلہ ممو خان وغیرہ کے محض ناقص
ثابت کر دکھایا اور آخر کو الزام اسکا ذمہ مسٹر آر صاحب بہادر و محمود خان کوتوال جو قیصر باغ مین
قید تھے حسب سازش اتفاق ای سے کاظم علی مہتمم تیاری گولہ بارود کی ٹھہرا کر مسٹر آر صاحب بہادر اور
محمود خان کوتوال کو فوراً گولی سی مار دیا اور کاظم علی کو توپ کی منہ سی اوڑا دیا اور حسام الدولہ کو
عہدۂ جرنیلی سی موقوف کراکی نواب معین الدولہ بہادر کو جرنیل اپنا مقرر کرایا اس لڑائی مین پہلے
حملی کی بعد یہ لڑائی نہین ہوئی لشکر انگریزی کو بڑا فایدہ یہ ہوا کہ محصورین کو نکال لی گیا اور فوج باغی کو
یہ آسانی ہوئی کہ اندیشۂ حملۂ محصورین سی بچے اسی ایام مین فیروزشاہ خاندان تیموریہ سی لکھنؤ مین
آیا جسکا مختصر حال یہ ہی کہ فیروزشاہ پس از حصول زیارات اسی ایام بغاوت مین اپنی وطن یعنی
دہلی کو واپس آتا تھا کسی گروہ باغی نے اسکو اپنا بادشاہ قرار دیا چونکہ فوج انگریزی تدارک باغیان
اطراف دہلی مین مصروف تھی اوسی جی حملہ آور ہوئی تب فیروزشاہ بمقام فرخ آباد بھاگا وہان کی
فوج سے نے بھی تعظیم کر کی اسکو اپنا مالک بنالیا فوج انگریزی نے اس فوج کو بھی مار کر بھگا دیا
فیروزشاہ لکھنؤ مین جان بچا کر آ پہنچا اہالیان دربار برجیس قدر بہادر نے فیروزشاہ کو بعد آداب
تعظیم کی مکان سراج الدولہ بہادر مین واسطے آسایش و قیام کی جگہ دی اسوقت تک فوج
باغی دہلی لکھنؤ مین کثرت سی جمع ہوگئی اور بظاہر سوای حصار عالم باغ کی لکھنؤ مین کچھ زیادہ جمعیت
فوج کی باقی نہین ہی کیونکہ مصارف فوج کثیر کا دربار لکھنؤ سے غیر ممکن معلوم ہوا تب بہ اتفاق
رای جمعیت کثیر سمت مغرب واسطی فتح کرنی ملک روہیلکھنڈ وغیرہ کی زیر حکم خان علیخان چکلہ دار جہت
شاہی روانہ ہوکر گنگا پار اوتری اور ادہر اودہر چلنے پہرنے لگی اور کچھ حصار عالم باغ پر قایم کی گئی اور
باقی واسطی حفاظت لکھنؤ کی لکھنؤ مین مقیم ہوئی اس صورت مین باغیونکو اطمینان تو حاصل ہوا مگر
قلت روپیہ مین تردد ہوا تب تحصیل روپیہ کی معرفت چودہریان بازار کے بطور چندہ شروع کی

کپتان اوڈر صاحب وغیرہ کا علاقہ متولی سی لکھنؤ مین داخل ہونا اور انکا قتل ہونا

آغاز ماہ نومبر مین مسمی ابو الحسن وکیل راجہ لونی سنگہ تعلقہ دار متولی لکھنؤ مین آیا اور اپنی درخواست پر
حکم گرفتاری مسٹر اوڈر صاحب وغیرہ مع چند نفر جو ہنگامہ قتل محمدی و سیتاپور سی زندہ بچکر علاقہ متولی پہنچکر
مخفی تھی حاصل کیا اور بائیسوین (۲۲) تاریخ ماہ اکتوبر کو ابو الحسن مذکور مع تین سو سپاہی مسلح کی روانہ ہوا
جہان یہ سب صاحبان مع میم وغیرہ مصیبت کی مارے جنگل مین تھی ٹوٹ پڑا اور سبکو اپنی ہمراہیان سپاہی بنام
تعلقہ دار مسطور کی حصار مین تھوڑی دور لیجا کر ذلیل کیا اور بیڑیان پاؤن مین ڈالدین بعد چکڑہ پر لادکر
چبیسوین (۲۶) تاریخ اکتوبر کو دربار لکھنؤ مین لی آیا یہ سب صاحب مع میم صاحبات وغیرہ کی مقام قیصر باغ مین
زیر حوالات رکھی گئے اہتمام حفاظت کو تاکید رہی اہالیان عہد بیگم دارو غہ واجد علی وغیرہ نگرانی کو مقرر
ہوئے سولہوین (۱۶) تاریخ نومبر کو باغیان پلٹن اکثر کو سازش کا یقین ہو گیا دفعتاً مکان حوالات مین
گھس گئے اور جملہ قیدیون کو سامنے بلایا صاحب لوگون کو جو چھ سات نفر تھے ساتھ لیا قیصر باغ کی
باہر گئے اور کسی کی بات چیت کے مار ڈالا اور دربار مین وقت استفسار ظاہر کیا کہ دہلی مین انگریز لوگ بڑا قتل
کرچکی ہین ہم ہرگز قوم انگریز کو نہ چھوڑینگے چونکہ اوسوقت بجز سکوت کی کسیکو دم مارنی کا مقام نتھا باقیماندہ
قیدیونکی حفاظت مقدم کی گئی کیونکہ غضنا انکی حفاظت مین حکام انگریزی سی اہالیان دربار کو ایک قسم کی
خلکتا [illegible] امید تھا بلکہ اسیوجہ سی جنرل اوٹرم صاحب نی دارو غہ واجد علی کی نسبت حفاظت ان قیدیون
کی وعدہ انعام کیا تھا چوبیسوین (۲۴) تاریخ نومبر کو ایک لڑکی مسٹر کرشچن صاحب ڈپٹی کمشنر سیتاپور
کی اوسی قیدخانہ مین کسی عارضہ سی مری اوسی روز دارو غہ واجد علی نی قیدیونکی اہل صاحبان بیچارگان
کہہ سنایا اور معرفت ایک حکیم کی مشہور کرایا کہ لڑکی کپتان اوڈر صاحب کی قریب المرگ ہی اور بعد اوسکی اوس
لڑکی کی نکالنی کو ایک عورت مقرر کر دی اوس عورت نی اوس لڑکی کی ہاتہ پاؤن مین سیاہ کپڑا لپیٹا
روتی پیٹتی قیصر باغ سی نکل آئی راجہ مان سنگہ کی مکان پر جو بہت قریب تھا دارو غہ واجد علی نی اوسے
اننت رام وکیل راجہ سابق الذکر کی سپرد کر دیا جسنے راجہ صاحب کی قلعہ مین پہنچا دیا اور راجہ صاحب نی

بحفاظت اپنی آدمیون کی لڑکی مسطور کو جنرل اوٹرم صاحب کی لکھنؤ مین پہنچا دیا

ظاہر ہے کہ کارخانہ قدرت خدا مین کسیکو دم مارنیکا مقام نہین اور بجز سکوت کے دوسری جائے دخل و کلام نہین جو بات شدنی ہوتی ہے اوسکا وقت مقرر ہو جاتا ہے بناؤ بگاڑ کا صرف ایک حیلہ نظر آتا ہے جب کسیکا اقبال مددگار ہوتا ہے سب تدبیرین راست آتی ہین اور جسوقت وہ بار کار کا دور ہوتا ہے تدبیر الٹی ہو جاتی ہے مصداق اس کلام کا یہ ہے کہ ماہ مئی ۱۴۹۶ء سے آمد و رفت قوم انگریز ہندوستان مین شروع ہوئی تھی جب ۱۵۵۸ء مین ملکہ الیزبتھ ہمشیرہ ملکہ میری انگلستان کی سلطنت پر قابض ہوئی اوسکی عہد مین چند انگریزون نے متفق ہوکر ملکہ ممدوحہ سے ٹھیکہ تجارت ہندوستان میعادی پندرہ برس کا اس شرط پر حاصل کیا کہ دوسرے انگریز تجارت ہند کو جانے نپاوین اور اسکی ذریعہ سے ہند مین تجارت بطور مسافرانہ شروع کردی ۱۶۰۳ء مین جیمس اول بادشاہ انگلستان ہوا اور اوسنے پیشگاہ نور الدین جہانگیر بادشاہ ہند مین سر ٹامس صاحب سفیر کو بھیجا اوسوقت سے فیمابین انگلستان و ہندوستان کے رسم اتحاد پیدا ہو گیا ۱۶۱۲ء مین ملک سورت و احمد آباد مین کوٹھیات سوداگری انگریز بہادر کی بحکم بادشاہ جہانگیر ممدوح تعمیر ہوئین بعد اوسکی حسب الحکم سلاطین تموریہ اکثر دیار و امصار ہند مین کوٹھیات انگریزی تیار ہوئین چنانچہ شہر لکھنؤ مین ایک کوٹھی انگریزی تیار ہوئی جو کہ یہ موضع مکان مولوی انوار صاحب تھا عہد حضرت عالمگیر بادشاہ مین ملا قطب الدین رئیس قصبہ سہالی قتل ہوا ملا نظام الدین خلف اوسکا مع اپنی بھائیون کی پیشگاہ عالمگیر مین بمقام دکن مستغیث ہوا اور بموجب حکم عالمگیر بادشاہ کے قرار کتا تلون کا ہوا اور ملا موصوف مع اپنی متعلقات کے اوسی احاطہ مین جہان کوٹھی انگریزی تھی آباد کئے گئے رفتہ رفتہ اوس احاطہ مین اور مکانات بھی شامل ہوگئے اور اوس مقام کا نام فرنگی محل آجتک مشہور چلا آتا ہے درس اور تدریس کا شغل یہان بہت اچھا ہوتا رہا ہے —

۱۶۲۰ء مین بموجب اجازت راجہ حصاری کے ملک مدراس پٹن مین ایک عمارت نامزد سینٹ جارج انگریزون نے بنائی ۱۶۶۱ء مین چارلس دوم تخت انگلستان پر جلوہ فرما ہوا یہ بادشاہ نہایت

خوش اندام تہا پادشاہ پرتگال سے اپنی شادی مین جو اوسکی لڑکی کے ساتھ ہوئی تہی جزیرۂ بمبئی جہیز مین
پایا تہا اور اسی بادشاہ نے نقشون کراموں وغیرہ قاتلان ہند کو قبرون سے نکلوا کر ذلیل کیا تہا
۱۶۶۲ع مین جزیرہ بمبئی مذکور بہی انگریزان ٹہیکہ دار تجارت ہند نے بادشاہ ممدوح سے اپنی سپردگی
لیکر اوس جزیرہ کو دار الحکومت اپنا قرار دیا اور ہندوستان مین بعد حصول حکم بادشاہ عظیم الشان
کے زمینداری کلکتہ سوتانٹی و گوبندپور کی ۱۶۹۸ع مین خرید کی اور دریای ہوگلی پر کوٹہی بنوائی اسی سن مین
مقام چندرنگر و جنوبی کو ٹہساب قوم دچ - اور فرانسیس کی بہی بنین ۱۶۹۸ع مین ولیم سوم
ملکہ ہنری کو سلطنت انگلستان کی ملی دوسرے انگریز کہ تجارت ہند کے منافع پر جو ٹہیکہ دار کو حاصل تہا
زیادہ خیال رکہتے تہے چندکس باہم ہوئے اور پیشگاہ ملکہ سے سند حاصل کر لی اوسوقت سے
ما بین ہر دو جماعت کے ۱۷۰۲ عیسوی تک طرح طرح کی تکرار رہی اور ہر ایک فریق تخریب فریق ثانی مین
کوشش کرتی رہی اس سن تک کہ آغاز تجارت یعنی ۱۶۰۰ع نہایت ۱۷۰۰ع تک ایکسو ونچاس
برس جیسا حال اوپر لکہا گیا انگریزون نے تجارت کرتے کرتے ہندوستان مین قدم جمایا اب جیسے
کہ ۱۷۰۸ع مین دونو جماعتون نے باہم اتفاق کیا اور بنام نو یونائٹڈ ایسٹ انڈیا کمپنی کے
مشہور ہوکر بواسطہ سند ٹہیکہ کے کاروبار تجارت ہند کی ترقی پر مستعد ہوئے اور ادہر حکومت
بادشاہ دہلی مین بعد وفات عالمگیر بادشاہ بوجہ جنگ و جدل باہم پسران عالمگیر کے بہت ضعف آگیا تہا
روز بروز ترقی پائی اور اقبال ایسٹ انڈیا کا روز افزون تہا ترقی ہونے لگی ۱۷۱۵ع مین جارج اول
بادشاہ انگلستان ہوا کمپنی نے ایک سفیر بمعیت چندکس انگریز و ڈاکٹر ہملٹن صاحب کو مع تحفجات
پیشکش بہا کے حضور مین فرخ سیر بادشاہ ہند کے بہیجا جو کہ بادشاہ اوس ایام مین بیمار تہا اور باشتیاق
شادی جو دختر راجہ جودہپور سے قرار پا چکی تہی بیقرار تہا علاج اپنا ڈاکٹر موصوف کی تجویز سے کر کے
شفا پائی ڈاکٹر کو اجازت طلب انعام کی دی ڈاکٹر نے پاس ہمدردی بہبودی کمپنی ہمقوم کے معافی
محصول سوداگری انگریزی اور کسیقدر اراضی کے واسطے درخواست دی بادشاہ نے درخواست
منظور کیا تب کمپنی نے بذریعہ اوسکے ایک قلعہ کلکتہ مین بنایا اور فورٹ ولیم نام رکہا حضرت محمد شاہ

حضرت محمد شاہ نے تخت سلطنت ہند پر سترہویں تاریخ شہر ذیقعدہ ۱۱۳۱ ہجری کو جلوس کیا و در
انتظام سلطنت میں نہایت ابتری ہوگئی تھی ہر ایک صوبہ میں بد انتظامی اور خودسری تھی جسقدر ممالک پر حکم
سلطنت باقی رہگیا تھا اوس میں شورش مچ رہی تھی اعانت صوبہ داران کی سلطنت سے ممکن نہیں تھی
و نہ صوبہ دار حفاظت و پائداری سلطنت میں کوشش کر سکتے تھے ۱۱۳۲ ہجری میں سادات بارہہ جو تخریب
سلطنت میں شریک رہے تھے محمد شاہ نے اونکو قتل کیا مگر شورش پیشوا نے ایسی ترقی کی ۱۱۴۹ ہجری میں آگرہ
تک تصرف کر لیا اور اسی سن میں نادر شاہ نے کابل و قندہار و پشاور پر قبضہ کر لیا ۱۱۵۱ ہجری میں
نادر شاہ ہندوستان میں داخل ہوا بہت کچھ مال و متاع لیکر واپس گیا ۱۷۲۷ء میں جارج دوم کو تخت
سلطنت انگلستان ملا ادھر ہندوستان میں احمد شاہ لاہور میں آیا میر منو پسر وزیر نے اوسکو واپس کیا
محمد شاہ نے وفات پائی احمد شاہ اوسکے لڑکے کو سلطنت ملی تاریخ غرہ شہر جمادی الاول ۱۱۶۱ ہجری کو
تخت سلطنت پر جلوس کیا ۱۱۶۵ ہجری میں احمد شاہ دوسری مرتبہ لاہور میں پھر آیا اور بعد صلح کے اپنے مقام کو واپس
گیا تاریخ دسویں شعبان ۱۱۶۷ ہجری کو بعد وفات احمد شاہ عالمگیر ثانی سلطنت ہند پر قابض ہوا
۱۱۶۹ ہجری میں احمد شاہ تیسری مرتبہ پھر ہند پر حملہ آور ہوا اور شہر دہلی و متھرا میں
قتل عام کیا اور لاہور اور ملتان اور کشمیر پر قبضہ کر لیا۔

۱۱۶۰ ہجری میں گورنر فرانسیس مقام پانڈیچری کی مدد سے نبیرہ نظام الملک
صوبہ داری دکن پر اور چندا صاحب ریاست کرناٹک پر قابض ہو گئے انگریز
باوجود ابتر ہو جانے کاروبار سلطنت کے کمپنی انگریز بہادر کو بجز حاصلات تجارت
کے دوسری طرف خیال نتھا مگر چونکہ مابین فرانسیس و انگریزان کے قدیم سے
عداوت چلی آتی تھی غازی الدین ناصر جنگ خلف نظام الملک اور محمد علی رئیس کرناٹک
کے اعانت پر مستعد ہو گئے اور بعد محاربات کے جابجا کاروبار فرانسیسوں کو ابتر کر کے
بہت نفع اٹھایا ۱۱۷۰ ہجری میں غلام حسین خان یعنی سراج الدولہ اپنی حکومت پر یعنی
صوبہ مرشد آباد پر مسند نشین ہوا بعد انقضاے دو ماہ سنبھال سکے کہ کلکتہ میں انگریزوں
نے بہت مال جمع کیا ہے بطور یلغار کلکتہ پر حملہ آور ہوا انگریز وہان کو تاب مقابلہ نہو
سکا بعض جہاز پر سوار ہو کر بھاگ نکلے ایک سو چھیالیس نفر مرد و زن قوم انگریز مقام بلیک
ہول میں گرفتار ہو کر مکان تیرہ و تار یک میں قید ہو گئے دوسرے صبح جب ان قیدیوں
کے ایک سو ایس نفر مرد مرے ملے کرنیل کلیو میجر ولسن صاحب مقام مدراس سے مع فوج کے

کلکتہ مین پہنچکر کلکتہ اور چندر نگر جو قبضہ فرانسیسون مین تھا چھین لیا اور نواب سراج الدولہ
سے آشتی کر لی اور امیر جعفر جو ایک فوج بنگالہ کا سپہ سالار تھا اور نواب کے کاروبار کا
مختار تھا کرنیل موصوف نے اوسکو ملا لیا اور تاریخ تیئسوین ماہ جون ۱۷۵۷ع کو مع
تین ہزار فوج کے اوپر لشکر سراج الدولہ کے (جسمین قریب ستر ہزار کے سپاہی تھی)
حملہ آور ہوکر شکست دی اور امیر جعفر کو اوس ریاست پر قایم کیا سراج الدولہ میرن
کے ہاتھ سے مارا گیا تاریخ چوتھی شہر جمادی الاول ۱۱۷۳ ہجری کو علی گوہر شاہ عالم تخت شاہی پر
جلوہ فرما ہوا مرہٹون نے دہلی پر قبضہ کر لیا پیشوا سے مصالحہ ہوگیا احمد شاہ چوتھی مرتبہ
ہند مین آیا جنکو جی اور عماد الملک کو شکست ہوئی رام نراین اور انگریزون نے
عظیم آباد مین شکست کھائی سنہ ۱۷۶۰ع مطابق ۱۱۷۴ ہجری مین میر جعفر ریاست مرشد آباد
سے خارج ہوا اور میر قاسم علیخان داماد اوسکا اس ریاست پر قابض ہوا تاریخ پچیسوین
ماہ جنوری ۱۷۶۱ع روز شنبہ کو شاہ عالم بادشاہ دہلی نے عظیم آباد مین شکست کھائی
اور اسی سن مین انگریزون نے شاہ عالم بادشاہ سے صلح کرکے چوبیس لاکھ روپیہ جمع بنگالہ
دینے کو اقرار کر لیا چونکہ نواب قاسم علیخان کو بسبب مقدمہ محصول شاہی سے سوداگری
انگریزونکی طرف سے ملال پیدا ہوا اسلئے نواب نے محصول سوداگران ہند و سپاہیانکی معاف کر دیا جسکے
سبب سے انگریزونکا نقصان متصور ہوا اب انگریزون نے بذریعہ تحریر مقدمہ محصول کا فیصلہ چاہا نواب نے
تحریر پر کچھ التفات نکیا اور آخرکو نوبت پہونچی کہ انگریزون کو نوبت جنگ کی آئی انگریزونکی فتح
ہوئی نواب بھاگ کر نواب شجاع الدولہ نواب اودھ کی پناہ مین آیا انگریزون نے دوسری مرتبہ امیر جعفر
مذکور کو وہ ریاست پر قایم کر دیا تاریخ پانچوین ماہ ستمبر سنہ ۱۷۶۳ع کو شہر مونگیر کو بحکم میر قاسم عظیم آباد انگریزونکا
قتل ہوا اسی سن مین شاہ عالم بادشاہ نے انگریزونکو سند دیوانی عنایت کی جسکے
ذریعہ سے کمپنی انگریز بہادر کو بہت تقویت ملی ۱۱۷۴ ہجری مین احمد شاہ پانچوین مرتبہ
ہند مین پھر آیا قوم سکھ نے اوس سے شکست کھائی اسی سن مین ابو المظفر نے

قید انگریزیمین آیا ملک اسکا انگریزی عملداری مین شامل ہوگیا لارڈ بینٹنک صاحب گورنر جنرل استعفی دیکر
سرچارلس مٹکاف تہیا قایم مقام گورنر مقرر ہوئے ۱۸۳۰ع مین ولیم چہارم سلطنت انگلستان کا
مالک ہوا تاریخ چوتھی جولائی ۱۸۳۶ع کو لارڈ آکلنڈ صاحب عہدہ گورنری ہند پر سرفراز ہوکر کلکتہ مین
داخل ہوئے اوسوقت مین مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور کا اقبال ترقی پر تہا اور کابل مین شاہ شجاع الملک
سے منحرف ہوکر پشاور پر قبضہ کرلیا تہا اور آخر کو دوست محمد خان اوسکے بہائی نے حکومت کابل کی حاصل
کرلی تہی اور شیر دلخان نے قندہار کو لے لیا اور سلطان محمد خان نے پشاور پر قبضہ کرلیا اور امرا
سندہ کے حاکم جدا ہو بیٹہے غرضکہ ۱۸۳۶ع مین کابل مین دوست محمد خان کی زبردستی
سے رعایا کا دل برگشتہ تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور نے فوجکشی کرکے پشاور پر قبضہ
کرلیا انگریزون نے بموجب مشورہ رنجیت سنگہ کے تسخیر کابل پر قصد کیا گورنر جنرل ہند بطور ملاقات
مقام بہکر پر پہونچگئی اور تاریخ چودہوین دسمبر کو فوج بسرکردگی جنرل [illegible] کے کابل کو روانہ کی
اور بعد سخت تکلیف اور نقصان جان و مال کے لشکر انگریزی قندہار مین [illegible] ماہ اپریل کو داخل ہوا
چونکہ شہر قندہار کا ہر ایک گہر بسبب آمد فوج انگریزی سے خالی تہا انگریزون نے شجاع الملک کو بادشاہ
افغانستان کا مشہور کردیا اور اکیسوین تاریخ ماہ جولائی کو فوج انگریزی یلغار قلعہ غزنین کو پہونچی
اور بعد کشت و خون کے قلعہ کو افغانون سے خالی کرلیا اور ساتوین اگست کو لشکر انگریزی کابل مین
داخل ہوگیا دوست محمد خان پہلی ہی سے طرف بخارا چلا گیا تہا اسی اثنا مین رنجیت سنگہ نے دنیا
فانی سے ملک بقا کو کوچ کیا اور فوج انگریزی نے درہ خیبر سے مراجعت کی اثنا راہ مین
انگریزی کو برف و بارانسے نقصان پہنچا تاہم تاریخ اٹھارہوین نومبر ۱۸۴۰ع کو کرنل آرچر نے
قلعہ کونا کو سید حسین سے چہین لیا دوست محمد خان دربار بخارا میں انگریزونکے تہا اوسکو شاہ بخارا نے
طلب کرکے قید کرلیا آخر کو دوست محمد خان بسازش افغانون سے بہاگ نکلا اور فوج واسطے تعاقب کے
انگریزون نے جمع کی اور بعد محاربات کے سر ولیم مکناٹن صاحب کی پناہ مین آکر مع ازواج لشکر
مقام لودہیانہ مین پہنچا جسکے سبب سے اندیشہ شر و فساد نرہا ناگاہ تاریخ دوسری نومبر ۱۸۴۱ع
افغانون نے بلوا کیا اور افسران انگریزی کو جو دربار شجاع الملک سے واپس آتے تہے
قتل کرکے لشکر انگریزی اور خزانہ شاہی پر دست تطاول دراز کیا آخر دسمبر تک آپہی طور

سر چارلس صاحب سے اس مقدمہ میں اعانت چاہی چونکہ کمپنی انگریز بہادر کو ایسے رئیس سے جو
طمع کمینی ہو پہلے سے خیال تھا صاحب موصوف نے اوسکی درخواست کو منظور کیا غرضکہ رستم علی
اپنے بھائی کے پاس چلا گیا اور اسکے چند روز مع متعلقات روپوش ہوا چارلس نپیر صاحب نے بدریافت
اسکے کہ میر رستم علی ایمان گڑھ کے قلعہ میں مقیم ہے مع تین سو سپاہی کے قلعہ پر تاخت کر کے فتح کر لیا
بلوچوں کو یہ دخل میر رستم علی کی شاق ہوئی تخریب استیصال انگریزوں میں تشبہ رنش ہو پاکے جنگ پر
مستعد ہوئے اور شیر محمد امیر میرپور بھی مقابلہ پر آمادہ ہوگیا آخرکو دو شکرہ دان کو انگریزوں نے
جنگ کے میدان میں فتح کر لیا صداوت سے وہ اطراف بھی پاک ہوگیا۔

رانی صاحبہ مہارانی جنکو راجہ والی گوالیار نے ۱۲۵۹ھ ۱۸۴۳ء سے بعد وفات شوہر اپنے کے تیرہ برس کی
عمر ہی سے ملک پر قابض تھی اور اپنے مشورہ ارکین ریاست کے مسمی مامہ جی [illegible] قرابت دار شوہر کو فرزند
لیکر مسند نشین کیا تھا اور وزارت ملک شام مامہ صاحب پاچہ [illegible] تھا اور مہاراجہ مہدیو کو کرنل سپیرس صاحب رزیڈنٹ
نے تکرار کے ساتھ منظور کرادیا تھا [illegible] تاریخ ۱۸۴۳ء کو رانی صاحبہ نے ماما صاحب کی رزیڈنٹ
سے شکایت کی اور بعد چند روز کے ماما صاحب کو عہدہ وزارت سے موقوف کیا اور دادا
خواصگی وار کو اوس عہدہ پر سرفراز کر دیا چودہ ہزار فوج جو وقت وفات مہاراجہ دولت راؤ
دار الحکومت میں حاضر تھی معزولی ماما صاحب سے اختیار کامل پا گئی گورنر جنرل نے حکم فراہمی فوج کا
دریائے چمبن پر صادر کیا کاروبار ریاست میں فتور آگیا رانی صاحبہ دربخش کے سبب [illegible]
میں قیام پذیر تھیں رزیڈنٹ کو چند بار طلب کیا رزیڈنٹ نے یہی جواب دیا کہ جب تک دادا خواصگی وار
ہمارے سپرد نہو گا وہ یا ماما سے نکالا نہ جاویگا اوس ملک میں آوینگی اسی ہنگام میں فوج انگریز بہادر نے
واسطے رفع مناقشہ کے طرف گوالیار کے کوچ کیا تاریخ ۲۶ اکتوبر کو فوج صاحب بہادر کا
محاصرہ کر لیا مہاراج و رانی صاحبہ نے بیچ سوال شرائط حفظ آبرو دادا خاصگی وار کو نکال دیا یا کہ
کو سپرد سرداران فوج مہاراج کمپنی کو کر دیا تیسری ماہ نومبر سے فیمابین کمپنی کے سکندرو کمپنی کے
مہاراج سکندیا [illegible] سے جنگ شروع ہوگئی پانچویں نومبر کو مولوی جعفر علی خان بہادر مع خریطہ

جو ملک کشمیر معاوضہ یک کروڑ روپیہ مین مہاراجہ گلاب سنگہ کو انگریزون نے دیا تہا شیخ نورالدین صوبہ دار نے
جنگ کرکے قبضہ ندیا تب فوج انگریزی اوسکی تنبیہ کو روانہ ہوئی اوسوقت شیخ امام الدین نے تین قلعہ خط لال سنگہ
وزیر کی معرفت رزیڈنٹ کی پیش کئی جسکے وجہ سے تحقیقات کمیٹی سے لال سنگہ مجرم ٹہرا اور مقید ہوکر اکبر آباد مین
رکہا گیا بعد اوسکی باتفاق اہالیان دربار لاہور کی تاریخ نوین ماہ مارچ ۱۸۴۶ء کو عہدنامہ مورخہ
سولہوین دسمبر ۱۸۴۶ء ترمیم ہوا ملک کا بندوبست سرکار کمپنی انگریز بہادر کی قبضہ اقتدار مین آگیا
یکم ماہ جنوری ۱۸۴۸ء کو لارڈ ڈلہوسی ہندوستان کی گورنر جنرل مقرر ہوئی رانی جیندہ صاحبہ والی لاہور
اس جرم مین ماخوذ ہوئی کہ اوسنے معرفت گنگا رام منشی اور کاہن سنگہ وغیرہ کی خانساماں وغیرہ کو
ملاکر انگریزونکو زہر دلانا چاہا مگر یہ ارادہ پہلی واضح ہوگیا جو لوگ اس امر خراب مین شریک پائی گئے اونکو سزاے
پہانسی ہوئی اور رانی صاحبہ بنارس مین بہیجدی گئین رانی صاحبہ بعد چند ماہ کی بہاگ کر راج نیپال مین
جا بچین دیوان مولراج صوبہ دار ملتان حسب الحکم دربار لاہور کے مستعفی ہوا دربار سے ایک سکہہ
بمعیت دو انگریزو واسطی قبض و دخل ملتان کی بہیجا گیا دیوان مذکور نے برہم ہوکر انگریزونکو قتل کیا عدولحکمی پر
کمر باندہی تب فوج انگریزی بمع فوج نواب بہاولپور لیفٹیننٹ ایڈورڈ صاحب اٹہارہوین تاریخ
ماہ جون ۱۸۴۸ء کو فوج ملتان سے جنگ شروع کردی فوج ملتان اوسی روز میدان جنگ سے
بہاگ نکلی کچہ توپین بہی چہوٹ گئین فوج انگریزی یکم جولائی کو پائین فصیل قلعہ ملتان پہنچگئی مولراج بذات خود
بسواری فیل لڑائی مین مصروف ہوا ناگاہ ایک گولہ توپ کا ہودج فیل پر آپہنچا جسکی صدمہ سے
مولراج زمین پر گرا اور گہوڑی پر سوار ہوکر بہاگ نکلا آٹہوین تاریخ اگست کو اوس گانو پر جہان مولراج
مقیم تہا فوج انگریزی نے حملہ کرکے قبضہ کرلیا فوج مولراج نے تہوڑی دور ہٹکر ایسی گولہ باری
کی کہ حملہ انگریزی کچہ کام نکرسکا بلکہ چند افسر انگریزی قتل اور زخمی ہوئی تب فوج انگریزی نے قلعہ کا محاصرہ کیا
مگر بسبب اعانت راجہ شیر سنگہ فوج انگریزیکو واپس ہٹنا پڑا ملک پنجاب مین سکہون کی خیالات بدل
گئے علاوہ مولراج کی شیر سنگہ وغیرہ نے ادہر اودہر فوج انگریزی سے لڑائیان شروع کردین جب ۲۲
دسمبر ۱۸۴۸ء کو مقام گجرات مین سکہون نے شکست کہائی دل سے ہار گئے اور بائیسوین جنوری

۱۸۴۹ء میں مولراج از خود انگریزون کے پاس چلا آیا جسکو انگریزون نے کلکتہ کو روانہ کیا اور اثنا راہ مین مر گیا پھر تو باقی افسران سکھ مع آلات حرب و فوج کے آپ سے آپ حاضر ہو گئے جنگ پنجاب کا خاتمہ ہوا امن و امان کا جلادہ ہوا پنجاب ملک انگریزی مین شامل ہو گیا مہاراجہ دلیپ سنگہ کو پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ مقرر ہو کر انگلستان مین رہنے کو حکم ہوا شور و شر بالکل جاتا رہا —

تاریخ ساتوین ماہ فروری ۱۸۵۶ء کو ملک اودہ پر قبضہ سرکار کمپنی ہوا تاریخ تیسوین ماہ مئی ۱۸۵۷ء کو فوج باغی کمپنی نے کمپنی کے کارگذارون کو محصور مجبور کرکے بیدخل کر دیا جسکا حال بہ فصل درج ہو چکا راقم کی غرض صرف بیان حالات اودہ پہلی ہی سے چلی آتی ہے اوسی بیان مین جو کچھ اور ذکر آگیا وہ اسواسطے تھا کہ سرکار کمپنی انگریز بہادر کا یہ صوبہ اودہ اوسوقت سے خراج گذار تھا جب سے کہ نواب شجاع الدولہ وزیر اودہ نے شکست کھائی تھی اور اوسیوقت سے سرکار کمپنی نے آئین ملک گیری میں مصروف ہو کر ترقی ملک مین نام آوری کی جو کہ اب حال کمپنی انگریز بہادر کا بیان ہو چکا لہذا پھر وہی سلسلہ اودہ کے بیان کا قائم کیا ہے اور جس مقام سے حال غدر لکھنؤ سے باقی ہے تحریر مین آتا ہے

اودہ کا حال

واضح ہو کہ کمپنی انگریز بہادر جو مدت سے بذریعہ تعہد عطیہ بادشاہ انگلستان مملکت ہند پر قابض ہو کر بلا اندیشہ غنیم و رعایا بدلجمعی تمام حکمرانی مین مصروف تھی اور اقبال روز افزون کی بدولت اپنے آئین کے موافق احکام جاری کرتی رہی آغاز ۱۸۵۷ء مین مقدمہ کارتوس نے فیمابین ہندوستانی اور حکام کمپنی انگریز بہادر کے تخم نزاع بو یا کہ دفعتاً فریقین سے اطمینان کا ہاتہ جاتا رہا اور بازار قتل و غارت مین گرم ہو گیا حکام انگریزی اکثر جگہ پر محصور و مجبور ہو گئے اور حکومت ملک ہند نام بہادر شاہ تخت نشین دہلی جو سوا لاکہہ روپیہ کمپنی انگریز بہادر سے ماہ بماہ پایا کرتا تہا باغیون کے بدولت ہو گئی علاوہ اسکی اکثر مقامات مین حاکم جداگانہ مقرر ہو گئے اور فریقین مین لڑائیان ہونے لگین انتظام مملکت ہند مین جہانتک اس فساد و بغاوت نے جگہہ پائی انقلاب آگیا کمپنی انگریز بہادر نے شکست پر شکست اوٹھائی کہ آخر مہینے ستمبر تک فتنہ انگیزان مقیم دہلی کو دہلی سے نکال دیا اور

اور بادشاہ دہلی کو گرفتار کر کے جزیرہ رنگون مین پہنچا دیا اور جہانتک متعلقات شاہ دہلی مجرم معلوم ہوئی قتل کئے گئی ہندی بادشاہی کا نام مٹا دیا مگر صوبہ اودہ مین باوجود حمایت اوسکے باغی لوگ غالب ہی عالم باغ مین جو ایک لشکر مقیم رہا وہ ہی محصور رہا غرض کئی سال یعنی ۱۸۵۸ء اسی چپقلش مین ختم ہوا اور کار پردازان کمپنی سی صورت امن ظہور مین نہ آئی تب بادشاہ انگلستان یعنی جناب ملکہ معظمہ نے بنظر صلح و سداد مردم ہند و انسداد کشت و خون مملکت ہند کو قبضہ کمپنی انگریز بہادر سے نکالکر بذریعہ فرمان مورخہ دوسری جنوری ۱۸۵۸ء کو اپنے قبضہ اقتدار مین کر لیا اور اشتہار مشعر رفع فساد جاری کیا اصل نقل درج کیجاتی ہے

اشتہار

ملکہ معظمہ باجلاس کونسل بنام والیان و سرداران اور جمہور انام ہند

ملکہ معظمہ وکٹوریہ بفضل خدا مملکت برٹین اور آیرلنڈ اور آبادیہای اور مضافات واقعہ یورپ اور ایشیا اور افریقہ اور امریکا اور آسٹرل ایشا کی ملکہ اور ظہیر المذہب کیطرف خاص و عام مین حسب تفصیل ذیل مشتہر کیا جاتا ہے

واضح ہو کہ بوجوہ کلان ہمارے اس ارادہ کی بمشورہ بصلاح اور باتفاق رای امرای روحانی اور ملکی کی اور مختاران عوام جو پارلیمنٹ مین فراہم ہوی مصمم کیا ہی کہ ممالک ہند کا انتظام جسکا انصرام آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کو آجتک امانتہً مفوض رہا ہے اپنے اہتمام مین لا دین ــ پس اس قرطاس کی روسی ہم اطلاع دیکر عیتہ اعلان فرماتی ہین کہ بصلاح اور باتفاق رای مذکورہ بالا کی ہمنی ملک مذکور کا انتظام اپنے اہتمام مین لائی اور اس قرطاس کی روسی ہماری جمیع رعایا کو جو قلمرو مذکور مین موجود ہین تاکید فرماتی ہین کہ ہماری اور ہماری ورثہ اور جانشینونکی وفاداری اور اطاعت کرین اور جس کسیکو ہماری اور ہماری طرف سے ملک کی انتظام کرنیکی لیئے وقت بوقت آیندہ مقرر کرنا مناسب سمجھین اوسکی فرمانبرداری کیا کرین ــ

اور جو فرزندار جمند معزز اور معتمد علیہ مشیر خاص نواب چارلس جان وائیکونٹ کیننگ صاحب کی وفاداری اور قابلیت اور فہم اور فراست کی نسبت ہمکو اطمینان اور خاطر جمعی کلی حاصل ہے اسلئے صاحب موصوف یعنے وائیکونٹ کیننگ صاحب کو ممالک مذکور کی انتظام ہماری طرف اور نام سی کرنیکی لیئے اور بہ رعایت

اون قوانین اور آئین کی جو ہماری و وزیر الممالک کی ذریعہ سے اوسکے پاس وقت بوقت پہنچے عمل کریگا اور ہمارا
قایم مقام اور نائب اوس ممالک مذکور کا گورنر جنرل مقرر کیا - اور جو کوئی بالفعل کسی عہدہ پر کیا ملکی کیا فوجی
عہد سرکار انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کی نوکری میں مامور ہے اس قرطاس کی روسے سب کسیکو اپنی اپنی عہدی پر
بحال اور قایم فرماتی ہین مگر ہماری مرضی آینده منحصر و منوط رہی اور وہ سب اونہین آئین و قوانین کی رعایت
کرتے رہین جو آیندہ نافذ کیے جاوینگے - اور والیان ہند کو اطلاع دیتی ہین کہ جس کسی عہد و پیمان کو
جو آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی نے ظہور مین لایا یا انکی اجازت سے انعقاد پایا اون سبکو ہم پذیرا اور قبول
کرتے ہین اور انکو ایفا بعینہ کرتی رہینگی اور چشم داشت ہے کہ والیون کیطرف سے بھی اوسی طرح تعمیل
ہوتی رہیگی - جو ملک بالفعل ہماری قبضہ مین ہے اوسکا ازدیاد نہین چاہتے ہین ہمکو گوارا نہوگا کہ کوئی
شخص ہماری ملکیت یا حقوق مین خلل پیدا کرے اور انتقام نیا دے اور علی القیاس پیش قدمی
کسیکی بہ نسبت ملکیت یا حقوق اوروں کی ہماری جانب سے منظور نہوگی والیان ہند کی حقوق اور منزلت
اور عزت مثل اپنی حقوق اور منزلت اور عزت کی عزیز سمجھین گے اور ہمکو آرزو ہے کہ والیان ہند کو اور
ہماری رعایا کو بھی ایسی سعادت اور حسن اخلاق کی ترقی جو کہ ملک کی صلح اور نیک انتظامی سے پیدا ہوتی
ہے حاصل ہوتی رہے - جو لوازم بہ نسبت اپنی دوسری رعایا کی ہماری اوپر عائد ہے اونہین لوازم کو
بہ نسبت رعایای ممالک ہند کی ہم اپنی اوپر واجب جانتی ہین اور خدا کی فضل سے وفاداری اور راستی کے
ساتھ لوازم مذکور کی تعمیل کرینگی - اگرچہ ہمکو مذہب عیسائی کی صدق کی نسبت یقین کلی حاصل اور
تسلی خاطر سے جو اوس سے ہوا کرتی ہے ہمکو ساتھ شکر گذاری کی اعتراف ہے تو بھی ہمکو نہ منصب ہے نہ آرزو کہ
کسی رعیت سے خواہ مخواہ اپنی عقیدہ کو قبول کراوین ہمارا حکم شاہانہ اور مرضی ہے کہ کسی ایک مذہب کو کسی
دوسرے مذہب پر ترجیح دی جاوے کسی شخص کو بوجہ اعتقاد یا رسمیات مذہبی کی ایذا نہ پہنچاوے اور سب
رعیت قانون کی رو سے بغیر طرفداری کی محافظت ہوتی رہے اور ہماری طرف سے تاکید ہوتی ہے کہ کوئی متنفس جو
ہمارے زیر حکم یا ملک ہند کی انتظام کیلئے مقرر ہو کسی رعیت کی اعتقاد اور عبادت مذہبی کی نسبت
دست اندازی کرے وہ البتہ ہمارا مغضوب ہوگا - اور یہی ہمارا حکم ہے کہ جہانتک ممکن ہو ہماری

سب رعیت کسی قوم یا مذہب کی ہون بلا تعرض اور طرفداری کی ہماری نوکری مین ایسی عہدون پر مقرر کیے
جاوین جنکی خدمت کو بلحاظ تربیت اور قابلیت اور دیانت کی بخوبی انجام دے سکین۔
ہمکو بخوبی معلوم ہی کہ اہل ہند اون اراضی کو جو اونکی بزرگون سی ورثہ مین پہنچی عزیز جانتی ہین اور اونکی اس
سمجھ پر ہم نظر التفات رکھینگی اور حقوق اونکی جس اراضی سے متعلق ہین بشرط ادا کرنے مطالبہ سرکار کی محفوظ
رکھنا منظور ہے اور ہمارا حکم ہی کہ قانون کی تجویز اور بہی قانون کی نفاذ مین عموماً حقوق قدیمی اور ملک کے
رسم و رواج اور دستور پر بہی لحاظ ہوتا رہے۔ بعض مفسدون نے مکر و دروغ سے اپنی ہموطنون کو دہوکا دیکر غلط راہ پر
اور اونسی بغاوت فاش کرائی اور ملک ہند پر بلا اور آفت پڑی اور یہ ہنگامی ہمکو نہایت افسوس ہوا۔
ہماری قدرت اور اقتدار اسطرح ظاہر ہوا ہے کہ معرکہ کی میدان مین بغاوت باغیون کی دفع کی گئی
اب ہماری مرضی ہی کہ اون شخصون کی نسبت جو دہوکا کھائی اور پھر اطاعت مین آنا چاہی اونکی تقصیرات
کی معاف کرنی سی اپنی ترحم کو ظاہر کرین۔ اس نیت سی کہ زیادہ خونریزی ہونی نپاوی اور ہماری ممالک ہند مین
جلد امن چین ہووی ہمارا قایم مقام اور گورنر جنرل نی ایک خط مین یہ امید دلائی ہی کہ منجملہ اون شخصون کے
جو غدر مذکورہ کی ایام مین جرم مقصر سرکار کی مرتکب ہوئی اکثر کی تقصیرات بشرط بعض شرائط مخصوص کے
معاف کیجائیگی اور جو سزا اون لوگون پر عاید ہوگی جنکی تقصیرات نے احاطہ ترحم سی انکو باہر کیا ہی اوسکا
بہی اعلان کروایا ہی چنانچہ ہماری قایم مقام اور گورنر جنرل کے عمل مذکور کو ہم پذیرا اور قبول کرتی ہین اور
علاوہ اسکی حسب ذیل اعلان فرماتی ہین یعنی سوای اون لوگون کی جنکی نسبت ثابت
ہوا ہو یا آیندہ ثابت ہو کہ وہ رعیت سرکار انگریزی کی قتل مین بذاتہ شریک ہوئی دوسرونکی نسبت ترحم
ظاہر کیا جائیگا مگر یہ نسبت شرکا قتل کی انصاف مقتضا اسباب کا ہی کہ اونپر ترحم نہو۔
جن لوگون نی جان بوجھ کر قاتلون کو پناہ دی ہو یا جو لوگ باغیون کی سردار ہوئی ہون یا ترغیب دینی والی
ہوی ہون اونکی نسبت صرف یہی وعدہ ہو سکتا ہی کہ اونکی جان بخشی ہووی لیکن ایسی لوگون کی سزا کی تجویز
مین اون سب احوال پر جنکی اعتبار سی وہ اپنی اطاعت سی پھر گئی غور کیا جائیگا اور اون لوگون کی نسبت
جو بلا سوچی مفسدون کی جہوٹی باتون پر اعتماد کرکی مجرم ہوئی بڑی رحم ظاہر کیے جائینگی۔

اور ہمین نکر جو سرکار کی مخالفت میں [illegible] ہوتا ہے کہ [illegible] سرکار کی نسبت اور
ہماری [illegible] سلطنت اور منزلت کی نسبت بلا شرط معاف [illegible] مستحق ہو جاینگے مگر وہ اپنے
گھرون مین جائین اور اپنے پیشہ صلح و [illegible] ہماری یہ بھی مرضی شاہانہ ہے
کہ رحم اور عفو کی یہ شرایط ان سب لوگون سے متعلق ہونگی جو [illegible] ہمارے اس اشتہار کی شرایط مذکورہ کے
مطابق عمل کرینگے — جب ملک مین خدا کے فضل سے [illegible] بدل و جان ہماری آرزو ہے
کہ ملک ہند مین صنعت کاریون کی تقویت ہووے اور افادہ خلایق کی [illegible] مثل طیاری سڑک و
نہر وغیرہ مرتب ہووین اور ملک کا انتظام بنظر افادہ ہماری رعایا باشندہ ملک مذکور کے
ہوتا رہے رعیت کی فراغبالی سے ہمارا اقتدار اور انکی قناعت سے ہماری [illegible] حاصل ہو اور
انکی شکرگذاری ہماری لیئے پورا صلہ ہے اور خدا [illegible] ہم کو اور ہمارے [illegible] اطاعت کو ایسی قدرت
دیوے کہ واسطے افادہ خلایق کے اونمین ہماری مرادون کو اتمام تک پہنچاوین

اشتہار

جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند مقام الہ آباد [illegible] تاریخ

پہلی نومبر ۱۸۵۸ عیسوی فارن ڈیپارٹمنٹ —

واضح ہو کہ ملکہ معظمہ نے اپنی مرضی مبارک کو اسطرح ظاہر کیا ہے کہ ملکہ ممدوحہ قلمرو انگریزی واقعہ
ہند کی انتظام کو اپنے اہتمام مین لاوینگی لہذا جناب ممدوحہ کے قایم مقام اور گورنر جنرل بہادر خاص و
عام کو اطلاع دیتے ہین کہ جملہ اعمال متعلقہ انتظام ملک ہند آجکی تاریخ سے حضور معظمہ الیہا کے نام نامی سے
جاری کئے جاوینگے- آجکی تاریخ سے ہر فرقہ اور ہر قوم کے لوگ جو انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کی عہد مین متفق
ہو کے انگلستان کی شان اور اقتدار برقرار رکھنے مین ساعی ہوے آیندہ سے ملکہ معظمہ کے
تابع متصور ہونگے- نواب گورنر جنرل بہادر کیطرف سے سب لوگو کو فرمایش کی جاتی ہے کہ سب کوئی
[illegible] کے موقع پر حتی المقدور اپنے دل و جان سے ملکہ ممدوحہ کی حکم اور مرضی مندرجہ اشتہار
شاہی کی انجام دینے مین اعانت کرین- ملک ہند مین ملکہ معظمہ کی کرورہا رعایا ہندوستانی موجود ہین انکو
ملکہ معظمہ کی وفاداری اور اطاعت واجب ہیں سب سے حال در آیندہ نواب گورنر جنرل بہادر ملکہ معظمہ کی حکم پر

رحم و رحمت کی ایفا رہا و فا بعینہ طلب کرینگے **حسب الحکم**

نواب گورنر جنرل بہادر ہند جاری ہوا

بہ وجہ نیکی اشتہار نی شہرت پائی - مگر لکھنؤ مین بندوبست باغیون کا بدستور رہا تب سر کولن صاحب سپہ سالار فوج ہندوستان انگلستان سے واسطے تدارک فوج باغی مذکورہ کی روانہ ہوکر کلکتہ مین داخل ہوئے اور بعد انتظام اجتماع فوج اور سامان حرب وغیرہ کی آغاز ماہ فروری ۱۸۵۸ع مین لکھنؤ کی طرف کوچ کیا جب لشکر انگریزی اطراف گورکھپور مین داخل ہوا مہاراجہ جنگ بہادر وزیر نیپال مع فوج کو بھی جنکر کے جن سے پہلا اقرار ہوگیا تھا لشکر انگریزی مین داخل ہوئے ہرچند کہ باغیان لکھنؤ نی خبر آمد لشکر انگریزی کی سنی مگر پہر بھی اپنے زعم جماعت سے بدستور خود سر بنے رہے اور راہ اطاعت صلح و سداد مین قدم نرکہا اور اس خیال بیہودہ مین رہے کہ جب فوج کانپور سے عبور کریگی مار کر ہٹا دینگی مگر چونکہ پہلے اسکی جمعیت کثیر باغیون کی مغرب کو روانہ ہوچکی تہی اور بقدر ضرورت حفاظت لکھنؤ جو باغی لکھنؤ مین مقیم تہے انہون نے لکھنؤ مین مقابلہ کا بندوبست شروع کیا اور ہر لشکر انگریزی پہلے گورکھپور مین (جہان محمد حسین قوم سید بارہہ جو عہد واجد علیشاہ مین ناظم گونڈہ و بہرایچ تہا اور اس بغاوت کی ایام سے گورکھپور کا منتظم تہا) حملہ آور ہوا خفیف سی لڑائی ہوئی محمد حسین بہاگ گیا لشکر انگریزی نظامت سلطانپور مین پہنچگیا اگرچہ اس نظامت مین جماعت باغیون سے گمان جنگ عظیم کا تہا مگر اقبال ملکہ معظمہ سے لمقابلہ ہوتی ہی باغیون کو ایسا خوف ہوا کہ منتشر ہوکر ایدہر اودہر ہوگئے لشکر انگریزی چند روز اوس علاقہ مین خیمہ زن رہا بعد اوسکی دو حصہ ہوکر ایک حصہ نواب گنج بارہ بنکی اور دوسرا حصہ گوشائین گنج کی راہ روانہ ہوکے قریب لکھنؤ داخل ہوا باغیون نی اپنی جماعتون کو مقابلہ کرکے گولہ و گولی سے لڑائی شروع کردی یکہفتہ تک خوب مقابلہ پر جمے رہے آخر کو فوج انگریزی باغیونکو ہٹاتی ہوئی سمت مشرق محاذی قیصر باغ (جو ایک مکان مضبوط مسکن میرزا برجیس قدر بہادر کا تہا) اور سمت شمال اندوی گومتی پہنچگئی اور لکھنؤ کا دو طرف محاصرہ کرلیا اگرچہ فوج باغی پہلے مورچے سے ہٹی مگر مقابلہ نچھوڑا جو کہ سکنائے ملک او وجہ اعلاوہ ادسکے ترقیخواہ حکومت انگریزی تہی لیکن کوئی کچھ سامان نرکہتا تہا مجبور دست بدعا اپنی عیال کی حفاظت مین

اسوقت مین فوج انگریزی اور باغیون کی لڑائی مین مصروف معلوم ہوئی اسواسطی آغاز آمد فوج سے
جو لوگ کہ مقابل تھے وہ بھی [illegible] ہوئے پھر ایک گلی کوچے مین گوروں کی گوریون کا غل ہوگیا
باغیونکو جو اسی آگے [illegible] مین انتظام [illegible] باغیون کا بگڑ گیا فوج انگریزی نے بادشاہ باغ
اندرونی گومتی مین قبضہ کر لیا گولہ بم [illegible] وہان مکانات پر جہان میرزا برجیس قدر رہا کرتے تھے برسانا
شروع کر دیا جب اسباب سے بھی باغیون نے ہار نمانی اور برابر لڑتے رہے تب بدولت تدبیر صاحبان والا
بے انتہا افسران لشکر انگریزی ایک جماعت گوروں کی ایک عمارت بلند متعلقہ قیصر باغ مین
داخل ہوگئی اور بلند جگہ سے باغیون کو نشانہ بنایا تاریخ بارہوین ۱۲ و تیرہوین ۱۳ مارچ تک تو باغی
اوس مقام کو خوب گھیرے رہے آخر کار جب اونکی نکال باہر کی باغیون سے کچھ تدبیر نہو سکی اور یہ راز اونپر کھلا
کہ جماعت گورونکی قیصر باغ کی عمارت مین گھس پڑی اور کہانسے داخل ہوئی تب باتفاق رای باغیان
کمینہ نصیر آباد نے حضرت محلصاحبہ کو مع میرزا برجیس قدر کے پالکی مین سوار کراکے مصافات حسین آباد مین
قیام کرایا اور دلمین یہ قرار کیا کہ جب لشکر انگریزی قیصر باغ مین داخل ہوجاوے محاصرہ کر لیوین مگر قدرت
خدا سے غافل تھے کہ اب بمقابلہ فوج انگریزی قرار نہین ہو سکتا کیونکہ بیگم کا قیصر باغ سے نکلنا
باغیون کو پریشانی کا باعث ہوا جماعت فوج گورونکی سمت حضرت گنج قیصر باغ مین داخل ہوگئی
باغیون نے سمت مغرب قیصر باغ کے مورچہ لگایا پل آہنی کا مورچہ باغیون کا بدستور رہا مگر وہ لوگ بھی
سب ہار گئے غول کے غول جدھر دیکھو بھاگتے ہوئے نظر آتے تھے رعایا جو پہلے سے بیم و یاس مین تھی بے سروسامان
جان بچانیکو شہر سے بھاگ نکلی جب لڑائی مین باغیون کا کچھ انتظام نرہا تاریخ سولہوین ۱۶ مارچ مطابق
جیٹ سودی پریوا سمبت ۱۵-۱۹ کو میرزا برجیس قدر بمعیت حضرت محلصاحبہ اپنی مادر کے
کمینہ نصیر آباد مین سمت شمال لکھنؤ روانہ ہوکر مقام محمود آباد علاقہ راجہ نواب علی مین
جا پہنچے اور یہان لکھنؤ مین اوسی تاریخ کو محاصرہ قیصر باغ و مورچہ پل آہنی باغیون سے چھوٹ
گیا فوج انگریزی قلعہ مچھی بھون مین داخل ہوگئی جو کہ اب کسی جگہ باغیونکا مورچہ قایم نہین تھا اور تمام
باغی بھاگتے ہی جاتے تھے ۔

سی احمد اللہ شاہ جو اکثر جنگ باختہ کو قایم کر لیا کرتا تہا اجماع باغیان مین مصروف ہوا حالانکہ
رعایا پہلے ہی بہت بہاگ کر مکان خالی کر گئی تہی مگر کسی کسی محلہ مین جو دس دس پانچ پانچ گہر آباد
تہے وہ اپنی جانون کو ہتیلی پر لئے ہوئے مقدر رہتے تہے جب اوسی تاریخ ۱۶ سولہوین مارچ کو تمام
فوج انگریزی نے قلعہ مچھی بہون کو گولہ بم وسیل سے چہار طرف کو مارنا شروع کیا اوس وقت جو باقیماندہ
رعایا تہی وہ گہرون سے نکل بہاگی مگر داروغہ واحد علی مع عیال و اطفال پہونچکے اوس مکان سے جو
سلطان محل صاحبہ مین چہپان بیگم صاحبات وغیرہ یعنی ایک بیگم اور لڑکی کپتان آور صاحب مسٹنٹ
اور ایک مس جو اور ایک بیٹی مٹرھی گس صاحب کو جو … صاحبہ لکھنؤ قیصر باغ کی قید ہو باتفاق عذر آ
دربار سے نکال کر رکہا تہا آباد تہا ناگاہ اٹہارہوین تاریخ کو معلوم ہوا کہ احمد اللہ شاہ وہان لوٹنے
چلا آتا ہے داروغہ واحد علی نے اپنے بہنوئی کی طرح بہی بیگم صاحبات کی کمپنو اور ثم صاحب مین …
اتنا وقت مین کپتان مکیسل صاحب و کپتان مکل صاحب بہی پہنچتے ہی مع گورکہ سپاہیون کے
داروغہ واحد علی کی قیامگاہ پہ پہونچے اور بیگم صاحبات کو کپتان مکیسل صاحب … اپنے ساتہ
فوراً اپنے ساتہ لیگئے اور کپتان مکل صاحب سب عیال و اطفال داروغہ اور حضرت سلطان … کو
لیکر کمپو اور ثم صاحب مین داخل ہوگئے ادہر احمد اللہ شاہ نے عیش باغ مین فوج انگریزی کو دیکہ کے
لڑائی شروع کر دی اگرچہ احمد اللہ شاہ اوس وقت گہوڑے پر سوار ادہر اودہر مقابلہ فوج انگریزی
مدد کرتا پہرا مگر باغیون کا قدم … احمد اللہ شاہ نے بہی آگے مین پہر
قدم جمایا جب فوج انگریزی نے اوس مقام … احمد اللہ شاہ بہاگ کر جا … درگاہ حضرت
عباس علی مین بندوبست جنگ پر مستعد ہوا قضا کار نواب شرف الدولہ محمد ابراہیم خان نائب
میرزا چپیس قدر اپنے متعلقات سے جدا ہو گیا باغیون نے شناخت کرکے گرفتار کیا اور احمد اللہ شاہ کے
پاس پکڑ لائے احمد اللہ شاہ نے شرف الدولہ کو سخت و سست کہکر قید کیا کہ اس عرصہ مین فوج انگریزی
اوس مقام پر پہنچ گئی فوج باغی اوس مقام سے بہی بہاگ نکلی تب احمد اللہ شاہ بہی گہوڑے پر سوار ہوکر
اور شرف الدولہ کو قتل کرا کے سمت شمال لکھنؤ کی بہاگ گیا شہر مین باغی کا نام بہی نہین رہا فوج … نکلا

ایسا حملہ دلیرانہ کیا کہ راجہ کو انگریزی فوج نے قتل کر لیا کل فوج باغی منتشر ہو گئی غرضکہ اسیطرح دو ایک تھے
لشکر انگریزی رانا بینی مادہو بخش ناظم و تعلقہ دار بیسوارہ کے مقابلہ کو گیا مگر کچھ پیش رفت نہ ہوئی مگر جب
لشکر سمت بسوان باڑی کے روانہ ہوا احمد اللہ شاہ و فیروز شاہ کو شکست دیکر پہر لکہنو کو واپس آجایا گیا
اسیطور سے ... اور احمد اللہ شاہ جو گروہ باغیان میں اشجاع تھا مقام ... میں زمیندار کے
ہاتہ سے مارا گیا اور اسی عرصہ میں فوج انگریزی کومک کو مشرق اودہ میں گئی تب صاحب چیف کمشنر نے
ایک فوج سمت شمال نظامت سیتاپور اور دوسری فوج سمت مغرب بغرض اخراج باغیان روانہ کی اور خود
... اودہ کی مشرقی فوج میں جا ملے اور ایک لشکر کو طرف گڈہی امیٹھی علاقہ لال مادہو سنگہ متعلقہ
نظامت سلطانپور روانہ کیا اور بیسوارہ متعلقہ رانا بینی مادہو سنگہ کی طرف کچہ فوج کانپور سے اور کچہ لکہنو
سے جا پہنچی فوج سیتاپور نے راجہ ہرپرشاد ناظم کو ... کے انجام تک پہنچا دیا اور فیروز شاہ جو سیتاپور میں تھا
ہیبت فوج انگریزی سے بغیر مقابلہ مع کسیقدر فوج باغی سوار و پیادہ کے گنگا پار اوتر گیا اور فوج مشرق
جب امیٹھی کے قریب پہنچی لال مادہو سنگہ تعلقہ دار فوج انگریزی میں آملا جس سے باغیان بہی فوراً گڈہی چہوڑ
بہاگے رانا بینی مادہو سنگہ کو جب معلوم ہوا کہ فوج انگریزی ہر چہار طرف سے آپہنچے اور ہمارے ساتہیون
نے ہمارا ساتہ چہوڑ دیا اپنے عیال کو جو کہ راج سنگہ اپنے بہائی کی حفاظت میں بیگم کے پاس روانہ کیا
جب فوج انگریزی سے لڑتا ہوا بیگم کے پاس پہنچ گیا بعد اوسکے رانا سابق الذکر بہی علاقہ بیسوارہ سے سیدہا
بونڈی کو چلا گیا اسیطرح یہ سب باغی بہاگ بہاگ کر ایک مہینے میں اوس پار گھاگھرا کے پہنچ گئے
اس پار کا ملک اودہ جب باغیوں سے صاف ہو گیا تب صاحب چیف کمشنر نے دریاے گھاگھرا پر پل کشتی
کی تیاری شروع کرا دی ہر چند باغیان تیاری پل میں سدباب ہوئے مگر آخر کو بعد تیاری پل فوج نے
اوس پار بہی قبضہ کر لیا اور اوسمقام سے جہان جہان باغیون کی جماعت مقیم معلوم ہوتی گئی فوج روانہ
ہوئی باغیان باوجود کثرت جماعت کے ایسے بدحواس ہوئے کہ ایکروز بہی ایکمقام پر مقابلہ پر نہ ٹھہر سکتے
میرزا برجیس قدر نے جب فوج کا یہ حال دیکہا باتفاق راے اہلکاران کے بونڈی سے کوچ کر کے نانپارہ میں مقام
کیا رات اوسمقام پر شب بیداری اور حفاظت جرنیل خدا بخش خان میں بسر کی صبح کو وہ فوج جو مقابلہ

فوج انگریزی مین مستعد تھی مورچے چھوڑ کر نانپارہ بن بہاگ آئی فوج انگریزی تعاقب مین چلی آتی تھی واسطے نانپارہ
سے کوچ ہو کر ضلع بہگوان پور فوارح تھی بجو رہین دیرہ ہوا اور اوس مقام سے کسیقدر فوج واسطے مقابلہ
اوس لشکر انگریزی کی بہیجے سید محمد حسن خان ناظم تھے جب ... محاصرہ کیا تھا ... واقع کی گئی تھی ہنوز یہ فوج وہان
پہنچی تھی کہ خبر آئی جنگ شکست ناظم و قیام بمقام آرہ نالہ علاقہ نیپال سے ... میرزا برجیس قدر نے
کوچ کر کے متصل مقام کی جہان نانپارہ و بالا راو ایک مکان مستحکم مین قیام پذیر تھے خیمہ زن ہوئے
لشکر انگریزی وہان بھی جا پہنچا اور مکان سکونت نانپارہ کا محاصرہ کر لیا تھا نانپارہ تمام دن خوب لڑا آخر
مقام کو اوس مقام کو چھوڑ کر لشکر برجیس قدر مین داخل ہوا تیسرے دن فوج انگریزی نے اس لشکر پر حملہ کیا
فوج برجیس قدر نے بھی توپ جنگ شروع کی مگر آخر کو وہانسے چلکر راپتی کے کنارے پر رات بسر کی صبحکو برجیس قدر
نے جرنیل حسن خان کو واسطے سد راہ فوج انگریزی کے اوس مقام پر چھوڑ دیا اور خود بدولت مع رانا بینی مادہو سنگھ
تعلقدار شنکرپور و راجہ دیبی بخش و راجہ جوت سنگھ و راجہ ہردت سنگھ و سید محمد حسن خان ناظم و نانپارہ و
بالا راو وغیرہ راپتی سے پار اوترکر تیسرے دن مقام دیوکھر مین داخل ہوئے اور وہان فوج کا جائزہ
شروع کیا چوتھے روز مہر جنگ سنگھ سپہ سالار فوج و ہمشیرہ زادہ والی نیپال نے اپنے آنے کی حضور مین
میرزا برجیس قدر کے اجازت چاہی میرزا برجیس قدر نے کل فوج کی آراستگی کا حکم دیا اور ایک اہلکار کو واسطے
استقبال کے بہیجا اہلکار نے حسب الحکم مہر جنگ سنگھ کو ... مہر جنگ سنگھ نے بعد ادائے تعظیم و پیشکش کرنے ندر کے
نامہ والی نیپال کا میرزا برجیس قدر بہادر کے حوالہ کیا اوس نامہ مین تحریر تھا کہ نیپال مین داخل ہو کر
انگریزونسے صلح کر لیجیے اور اسکی ضمانت نیپال کے ریاست کریگی میرزا برجیس قدر بہادر نے سفیر نیپال کو
خلعت بیشبہا عطا کیا اور باتفاق اہلکاران اور افسران فوج کے خانعلیخان جرنیل وغیرہ کو واسطے سد راہ
انگریزونکی چھوڑکر خود مع لشکر کے روانہ ہو کر بعد تیسرے دن کے ایک دریا پر لشکر خیمہ زن ہوا تیسرے دن عبور دریا کر
لشکر متوجہ ہوا اوسی روز جنگ بہادر اوس مقام کا حکمران تنہا آکر لشکر کو دیکھکر چلا گیا اور اپنے مسکن سے
لکھ بھیجا کہ اب مع لشکر کے بٹول کو لوٹ جانا بہتر ہے اسطرف آنا مناسب نہیں میرزا برجیس قدر نے
حسب تحت اس تحریر کو پایا حیرت مین آگئی کہ بعد ایک مہینے کے نیا مفسدہ پیدا ہوا باہم مشورہ

اور بموجب آنکہ قمر دولت … پروانہ مہری بنام … جنگ بہادر … بھیجدیا
اور یہی دوسرا پروانہ خلاف منشا جنگ بہادر کے خفیہ نایب مذکور … پروانہ …
… پروانہ کی تعمیل مین نایب لشکر کو چھوڑ کر چلا آتا تھا راہ مین سپاہ کو بھی …
تو نایب … ہتیار … تب جنگ بہادر نے چند انگریزون کے لشکر پر جلیس قدر مین
… انگریزی … امان مل سکتی ہے اعتبار حوالہ کردہ لشکر … سے تیس ہزار فوج
جنگ بہادر کی قول پر اعتبار نکر کے لشکر … وغیرہ کے ساتھ ہوا … حفاظت
سمت … پروانہ ہوا نایب … بھوٹول مین قید تھا تفویض انگریزون کے ہوا جب جنگ بہادر …
… ہوا مقام دیوگڈہ مین جہان رانا بینی مادہو سنگہ تعلقہ دار خیمہ زن تہا مع دو ہزار فوج ذاتی
اور فوج انگریزی کی داخل ہوا اور رانا بینی مادہو سنگہ سے … کہا کہ اپنے گھر مین چلے جاو رانا صاحب نے کہا
کہ ہمارا گھر ہمین نہین ہے دو گھڑی کی مہلت البتہ درکار ہے رانا صاحب کے پاس اوسوقت دو سو پچاس
سپاہی رفیق موجود تھے مسلح ہوکر رانا صاحب نے جلد زر و زیور کا انبار لگا کر رفیقون سے کہا کہ جسکو دولت
درکار ہو اوٹھا لیوے جسکو ہمارے ساتھ سے دنیا و عقبی مین بہلائی دکھائی دے ہمارا ساتھ دے یہ سنا گیا ہے
کہ دو سو اڑتالیس سپاہیون نے اوس انبار زر و زیور پر لات ماری دو سپاہیون نے اوس دولت کو لیا تب رانا صاحب نے
عورتون کو کوہ پہاڑ مین بٹہا دیا اور خود فوج کو بہی انگریزی کے برسر مقابلہ ہوا اور فورا توپون پر حملہ کیا توپون کی گراب سے جب
سپاہی باقی رہے تو … اور تلوار … فوج غنیم کو قتل کرنا شروع کر دیا تب وہ کل فوج بھاگ نکلی سپاہیون نے
تعاقب نچہوڑا اثنا راہ مین کسی افسر کو بھی … چھپا بیٹھا تھا تو … سپاہیون کو مار لیا بعض کا بیان ہے کہ رانا صاحب بھی
اس مقام پر کام آئے بعضون کا قول ہے کہ … جو گراج سنگہ کی تھی رانا صاحب وہان اوس وقت نہین تھے جب سے طور جنگ
کو بھی ختم ہوئی میرزا بیر جلیس قدر عملداری نیپال مین مقیم ہو گئے باقی لوگ حاضر ہو گئے ملک اودہ مین امن امان ہو گیا تعلقہ داران
حاضر باش کو علاقہ بموجب سنہ ۱۲۶۳ فصلی عہد شاہی کے بسندین دوامی پائین غیر حاضر تعلقہ داران کے علاقے ضبط ہو کر
راجہ دگبجی سنگہ و راجہ مانسنگہ و راجہ کاشی پرشاد وغیرہ کو بصلہ خیرخواہی عنایت ہوئے اور علاوہ اسکے راجہ مانسنگہ
و راجہ دگبجی سنگہ نے خطاب مہاراجگی پایا اور … میر واجد علی نے ایک تعلقہ اور ایک لاکھ روپیہ حاصل کیا

نقشہ

قسمت	نام اضلاع	نام تحصیل	کیفیت
لکھنؤ	لکھنؤ اونام بارہ بنکی	لکھنؤ ـ موہن لعل گنج ـ ملیح آباد ـ اونام ـ صفی پور ـ پوروہ ـ موہان ـ بارہ بنکی ـ رام نگر سینہی گھاٹ فتح پور حیدر گڈہ	ہر قسمت مین ایک کمشنر اور ہر ضلع مین ایک ڈپٹی کمشنر اور ہر تحصیل مین ایک تحصیلدار مامور ہے علاوہ مقامات مختلف کی ہر ضلع مین ایک عمدہ گورنمنٹ اسکول مقرر ہی اور شفاخانی اور ڈاکخانی رفاہ عام کیواسطی قایم ہین ـ ریل کا صدر لکھنؤ مین ہے اور آمدرفت ریل کی ضلع لکھنؤ و اونام و بارہ بنکی و ہردوئی و فیض آباد مین ہی اور باقی اضلاع مین ریل جاری نہین ہے اور علاوہ اسکی ہر ایک ضلع مین محکمہ تعمیرات موجود ہین اور محکمہ ہنوز ریل ہر ایک ضلع مین جو پنگی کی آمدنی سی تحت ہر ڈپٹی کمشنر کے ہے ـ
سیتاپور	سیتاپور کہیری ہردوئی	سیتاپور ـ بسوان ـ باڑی ـ مصرکھ ـ نگھاسن ـ محمدی ـ لکھیم پور ـ ہردوئی ـ بلگرام ـ شاہ آباد ـ سنڈیلہ	
فیض آباد	فیض آباد گونڈہ بہرایچ	فیض آباد ـ اکبرپور ـ بیگاپور ـ ٹانڈہ ـ گونڈہ ـ اترولہ ـ بیگم گنج ـ بہرایچ ـ نانپارہ ـ کونڈانسر	
رای بریلی	رای بریلی پرتاب گڈہ سلطانپور	رای بریلی ـ لالگنج ـ مہاراج گنج ـ سلون ـ پرتابگڈہ ـ بہار پٹی ـ سلطانپور ـ امیٹھی ـ کادی پور ـ مسافرخانہ	

خاص لکھنؤ مین صاحب چیف کمشنر بہادر کا گورنمنٹ ہوس مین مقام ہے اور انکا عالیشان دفتر اسکی قریب ہی ـ علاوہ اسکی دفتر جوڈیسل کمشنر اور چیف انسپکٹر پولیس و محکمہ صدر ڈاکخانہ و عدالت و محکمہ کمشنری لکھنؤ خاص لکھنؤ مین موجود ہین ـ محکمہ سررشتہ تعلیم جو سنہ ۱۸۶۴ع مین قایم ہوا تہا وہ بہی خاص لکھنؤ مین ہے جناب جان سی نسفیلڈ صاحب بہادر اسی محکمہ کے افسر اعلی یعنے ڈایرکٹر اودہ ہین اور اس دفتر کے منشی گجراج سنگہ صاحب قوم کایستہ سررشتہ دار ہین انکی ذات مین حلم مروت سخاوت صداقت برادر پروری سب اوصاف موجود ہین ـ اسی ماسٹر صاحب بہادر انسپکٹر مدارس شرقی اور رای درگاپرشاد صاحب بہادر قوم کایستہ سکسینہ

اودہ کی مطابع کی تفصیل

(۱) مطبع منشی نول کشور واقع حضرت گنج ۔۔۔ یہ ایک نامی مطبع ہے اودہ اخبار ہین چھپتا ہے

(۲) مطبع تمنائی واقع محلہ نوبستہ ۔ لکھنؤ ۔ اس مطبع کا اخبار تمنائی نظم ونثر مشہور ہے ۔

(۳) مطبع امریکن مشن لکھنؤ ۔۔۔۔۔ ایضاً ۔۔۔ شمس الاخبار چھپتا ہے ۔

(۴) مطبع کارنامہ ۔۔۔۔۔۔ ایضاً ۔۔۔ اخبار کارنامہ چھپتا ہے

(۵) اودہ پریس ۔۔۔۔۔ ایضاً ۔۔۔ اخبار انجمن ہند وجامع الاحکام یہ دو اخبار چھپتے ہین

(۶) انوار محمدی ۔۔۔۔۔۔ ایضاً ۔۔۔ اسمین انوار الاخبار چھپتا ہے

(۷) مطبع اودہ ڈیلی ریپورٹر ۔۔۔۔ ایضاً ۔۔۔ روزنامچہ انگریزی چھپتا ہے

(۸) لکھنؤ ٹیمس ۔۔۔۔۔ ایضاً ۔۔۔ انگریزی اخبار چھپتا ہے

(۹) مطبع اثنا عشری ایضاً

(۱۰) بہار کشمیر ۔۔۔۔ ایضاً ۔۔۔ اخبار مراسلہ کشمیر واخبار مراۃ الہند وخیابان تعدیب نکلتے

(۱۱) ثمر ہند ایضاً

(۱۲) گلزار محمدی ایضاً

(۱۳) گلشن محمدی ایضاً

(۱۴) شگوفہ گلزار اودہ ایضاً

(۱۵) آصفی پریس ایضاً

(۱۶) مطبع علوی ایضاً

(۱۷) مطبع مصطفائی ۔۔۔۔۔۔ ایضاً ۔۔۔ یہ پرانا مطبع ہے اور کام کی صفائی اور صحت مین اچھا ہے

(۱۸) مطبع مرتضوی ایضاً

(۱۹) مطبع بنگو انڈین ایضاً

(۲۰) مطبع لمع رخشان ۔۔۔۔۔۔ سیتاپور یہ بمقام خیرآباد ہے اسمین ایک اخبار بھی نکلتا ہے ۔

(۲۱) مطبع صبح صادق ایضاً

علاوہ اسکے شاید دو ایک مطبع اور ہون مگر ہماری نظر سے اونکا کام نہین گذرا ہے ۔

بقیہ حال واجد علیشاہ

روشن ضمیران صحیح نفس پر مخفی نرہی کہ بفضل خدا سی کل حالات ملک اودہ باضافہ دیگر حالات بوجہ تعلقات کے بقدر قوت ذہن جہانتک معلوم ہو سکے درج کتاب کی گئی مگر خاتمہ ریاست اودہ جو واجد علیشاہ کے نام پر ہوا اور واجد علیشاہ نے بعد معزولی کلکتہ مین مقیم ہو کر استغاثہ کو اپنی مادر و بھائی و پسر کو لندن مین روانہ کیا دوسرا معاملہ شروع ہو گیا تھا اسواسطے بعض حالات ضروری متعلقہ ریاست خاص اودہ باقی رہگئی تھی اب راقم اوسکو بیان کرتا ہے کہ واجد علیشاہ شہر شوال سنہ ۱۲۷۳ ہجری مین اپنے خیل و حشم سے جدا ہو کر حصار کلکتہ مین بحفاظت فوج گورہ قید کئی گئے مادر و بھائی نے لندن مین وفات پائی ولیعہد تنہا رہگئی سنہ ۱۸۵۹ع مین جب علاوہ دیگر مقامات کی خصوص ملک اودہ سی بغاوت رفع ہو گئی بادشاہ نے تخمیناً دو سالکی بعد سنہ ۱۲۷۵ ہجری مین رہائی پائی ولیعہد لندن سی ناکامی کی ساتہ کلکتہ مین واپس آئے بادشاہ نے بمصداق رضا بمولیٰ از ہمہ اولیٰ قناعت کو اختیار کیا پندرہ لاکھ روپیہ سالانہ بہمہ وجوہ مجوزہ کمپنی انگریز جانشینان جناب ملکہ معظمہ سے منظور کر لیا غرضکہ بادشاہ اسوقت تک مع اپنی جاہ و حشم باقیماندہ کی کلکتہ مین خوش و خرم ہین خاندانی لوگ لکھنؤ مین بذریعہ حاصلات وثائق ماہانہ کے اپنی اوقات کو عیش و عشرت سی باطمینان تمام بسر کرتی ہین غرضکہ حکومت ریاست اودہ کو عہد میر محمد امین وزیر اول یعنی سنہ ۱۱۳۳ ہجری سی عہد واجد علیشاہ بادشاہ آخر یعنی ہفتم ماہ فروری سنہ ۱۸۵۶ع تک ایکسو اکاون ۱۵۱ برس چھ ماہ چھبیس یوم کا زمانہ گذرا اور اب اس خاندان کی حکومت کا بالکل خاتمہ ہو گیا لہذا اس عالیشان خاندان کا شجرہ میرزا قرا یوسف بانی خاندان سی آغاز ہو کر واجد علیشاہ تک ختم ہوتا ہی اور واضح ہو کہ اس شجرہ پر ثمر کی شاخین اور بہت سی پھلین ہین اور پھیلتی جاتی ہین وہ اسمین بوجہ عدم گنجائش شامل نہین کیگئین جسطرح سی ابتدائی بنیاد قرا یوسف بوجہ طوالت مجملاً درج کی گئی مگر خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابو البشر آدم صفی اللہ حضرت آدم نوح ثانی تک اس واسطہ اور یہانسی امیر کبیر قرا محمد ترکمان تک چند واسطہ اور ابو المنصور خان بہادر تک دس پیڑہیان گذرین —

ابتدای شجره
میرزا قرا یوسف
قرا اسکندر
میرزا سلطان منصور
میرزا محمد قلیخان
میرزا جعفر خان

تذکرہ امکنہ تعمیر کردہ رئیسان اودھ خاندان سلطان عالم واجد علیشاہ

نواب برہان الملک سید سعادت خان بہادر نے زمین اودھ پر اودھ کی مغرب کیطرف کنارہ دریا
گھاگھرا کی ایک شہر بنایا اور نواب ابو المنصور خان بہادر نے ایک عمارت شاہی اوس شہر کی عمارتون
پر اضافہ کی اور نواب شجاع الدولہ بہادر نے بزمان وزارت اپنی عہد حضرت شاہ عالم ثانی مین
آبادی شہر کو نامزد بہ فیض آباد کیا اور اکثر بعد تعمیر عمارتین نوابین و رئیس سکونت اپنی وہین اختیار کی اور قبت
سے کوئی عمارت جدید کسی نے نہیں کی زمین شمالی دریا مین جو کہ کنارے پر ہیں اور وہ بین اکثر مکانات از
شنوالہ راجہ درشن سنگہ ناظم سلطانپور وغیرہ و راجہ بختاور سنگہ و مہدی سنگہ کارندہ بختاور سنگہ سو بنے
قانونگو و ٹیکارام داروغہ سابق ریذیڈنٹ و دیگر اہلکاران و متعلقہ ان ریاست اودھ کے تعمیر کرائی
اوس وقت سلطنت عالمگیر مین بسبب تعصب مذہب و بانظر اعتقاد مقام جنم استھان اپنی اولو سری رام چندر
اور مندر کو وہ ارمین (جو اصطلاح ہنود مین دروازہ پیکانہ سے مراد ہے) مسجدین طیار کرائی گئین تھین —

عمارات وقت آصف الدولہ

شہر لکھنو مین آصف الدولہ بہادر نے گرد نواح پنج محلہ وغیرہ کے عمارات کہنہ تعمیر کردہ شجاع الدولہ کو
منہدم کرا کے بڑے بڑے محل اور باغ طیار کرائے اور امام باڑہ معروف بہ عدن مقام آغاز
سنہ ۱۱۹۵ ہجری مین مع ایک مسجد و دروازہ مشہور بہ رومی دروازہ طیار کرایا واضح ہو کہ امام باڑہ
مذکور الصدر کے درجی ایکسو سڑسٹھ فٹ طول مین اور باون فٹ عرض مین پایا جاتا ہے اور
اس عمارت مین لکڑی کا نام نہین اور نہایت پایدار ہے اسی امام باڑے مین نواب آصف الدولہ کا
مزار اب تک موجود ہے اور پیش مزار سنگ پر یہ تاریخ منقش ہے **تاریخ** گلشن عشرت بتاراج
خزان رفت ای ندیم + بستان سرا است شمامہ سرشدی ناپدید از نسیم + آصف کین زصدقت ایک شہ
شہوار بود + آن در شہوار رفت از دست و عالم شد یتیم + لکھنو بی آصف است و آسمان
بی آفتاب + شہر یوپان بی مسیح و طور سینا بی کلیم + وارد آصف عشری در صحن آصف باغ خلد
انبیا ہمدم سلیمان ہمنشین آصف ندیم + نقد رحمت در کنار و ز بخششش در بغل + بر کریمان بس عفو است

اعطای کریم + نقش بند کاف و نون بر تربت آصف نوشت + ماہتاب روح و ریحان مع جنات النعیم +
تاریخ تعمیر امام باڑہ مصرعہ آستان شہید ابن شہید ۱۲۰۴ھ + تاریخ بنای مسجد جامع - قد قامت الصلوٰۃ ۱۲۰۴
اور علاوہ اسکے مکانات بیبی محل و دولت خانہ وغیرہ جو کہ معاصرین نواب امجد علیخان کو سرکار
انگریزی سے ملی تیار کرائے تھے اس مکانات مین بڑی بڑی عمارتین تھین اور ایک تالاب ابتک موجود ہے

عمارات وقت نواب سعادت علیخان

عہد نواب آصف الدولہ بہادر تک مکان واقع محلہ رستم نگر شہر لکھنؤ مین ایک علم حضرت
عباس کا مشہور تہا اور مالک مکان فتح علی (والد میرزا نقیر بیگ صاحب) تھے بعد اوس علم کا تہا
اور تاریخ ہفتم ماہ محرم کو تمام شہر کے علم اوس مکان پر جاتے تھے اور نذر و نیاز چڑہاتی تہی
اور اسی سلسلے سے مالک مکان کی بسر اوقات تہی نواب سعادت علیخان نے ایک عمارت دیت
مع گنبد طلائی اوسی مکان کو شامل کرکے تعمیر کرائی اور اسباب طلا و نقرہ علم وغیرہ خوب پیراستہ
آرایش سے درست کرکے محافظت کو پیادہ اور داروغہ مقرر کئے اور یہ عمارت موسوم بہ درگاہ حضرت
عباس ہوکر زیارتگاہ عام و خاص ہوئی تاریخ بنای اس عمارت کی یہ ہے مصرعہ این گنبد جدید
بنا بہر سعادت است + اور کوٹہی فرح بخش جای سکونت خاص و کوٹہی موتی باغ علاوہ
اور مکانونکے بنی اور دونو طرف گومتی کی دیوارین اسطور تیار ہوئین کہ دریای گومتی کو مانند نہر مکان سکونت کے بیچ مین لے آئے

عمارات عہد غازی الدین حیدر

عہد غازی الدین حیدر مین علاوہ دیگر مکانات کی عمارت نجف اشرف کہ حسب وصیت مدفن اسی
بادشاہ کا ہوا اور موتی محل اور بارہ دری سرخ کہ تخت سلطنت کا اسمین تہا اور کوٹہی فرح بخش
وغیرہ لب دریا تیار ہوئے تھے

عمارت وقت نصیر الدین حیدر

دکوٹہی فرح بخش کہ جسکے شمال رو کار متصل کوٹہی موسوم باغ و جنوبی متصل کوٹہی واقع فرح آباد
اور شرقی متصل فرح بخش اور بجواب دریای گومتی ایک نہر کہ اوسمین بجرے چھوڑی تھے اور دو نہر

لب تہ خانہ مین جاری تہی اور غربی بصورت دلکشا اور گلستان ارم اور درس بلاس اور
اندر اسمین کہ تقریب تواضع انگریزان اسی مکان مین ہوتی تہی اور پائین اسکے لب دریاے گومتی
کشتی پہلوانان اور ورزش پٹہ اور بانک و دیگر اسلحہ ہوا کرتی تہی اور اس مکان کے سامنے
یعنے پار دریا کے ہاتہی لڑائے جاتے تہے اور امام باڑہ مخاطب بہ دوازدہ امام اور چتر منزل اور
اور کوٹہی رصد اور نہر گنگ باہتمام راجہ بختاور سنگہ اور کربلا جسمین کہ یہ بادشاہ دفن ہوا ہے

مکانات تعمیر کردہ نصیر الدین حیدر ہین

عمارات وقت محمد علیشاہ فردوس منزل

سواے ترمیم مکانات سابقہ امام باڑہ حسین آباد کہ سابق میں اس سرزمین کو جہنیا باغ کہتے تہے
اور مسجد مخاطب بہ مصطفیٰ آباد اور ایک مکان نو درجہ کا تیار کرایا اور مرمت تہرا آصفی واقع
کربلاے معلے بہی کرائی تاریخ امام باڑہ حسین آباد یہ ہے شہا چہ پاک گہر خسروی کہ مدح ترا
فزودہ اند سروشان قدس جاودا + قران شود کنون اکتفا بتاریخش + بسان خلد شد آباد
این حسین آباد + اور تاریخ نودرجہ کی دراجہ دار یہ ہے محمد علی قبلہ خسروان + چراغ افراخت
این قصر نہ آشیان + بتاریخ اول قمر گردماہ + قمر گشت فوالاز اول مکان + بہ افلاک تاریخ
دویم نوشت + بہ برش دو دقیقہ نہ آستان + بہ برج سوم زہرہ تاریخ گفت + سیم
برجش از زہرہ خواہ نشان + عیان گشت تاریخ چارم زخور + نگاہ آفتاب از رو اقش
عیان + ندا کرد ہاتف ز پنجم مقام + ز کرسیش بہرام ز دشا سیان + بتاریخ کاخ ششم
عقل گفت + نہد سادس از مشتری پاسبان + بتاریخ ہفتم بگفتا سروش + بگردون ہفتم
بلندیش دان + ملک گفت تاریخ ہشتم اساس + کشاید از زیرہ باب ہشتم جہان + بفرمود
تاریخ طاق نہم + سپہر چیت کرسی آسمان + دعای بقای شہنشاہ عصر + نہایت نہ خواستگار نہان
الہی محمد علی شاہ باد + ازین دور تا دور آخر زمان

تاریخ مسجد خداوند البحت بادشاہ قبلۂ عالم + بود تا گوش دین ز اذان
اذان اہل دین سامع + ندای سال تاریخش شنید از ملہم واثق + شبیہ کعبہ و بیت مقدس مسجد جامع

رابعاً تاریخ ہجری یاد کرد تد اہل دین + زین پل زیبندہ حاصل کردہ در با اعتماد + خامساً تاریخ ہجری
گفت دولت رای شوق + بادشاہ از نصب ۱۲۶۱ این پل گومتی را زیب داد + صوری و ہم معنوی خواہی
اگر تاریخ آن + یکہزار و دو صد با شصت و یک باید نہاد + ور نشان خواہی و تاریخش بشکل ہندسی +
بیست و شش را ہر دو سو نقش الف باید نہاد + **تاریخ ایضاً**

امجد علی
بحر عطا
شاہ زمان
ابر کرم
در گوش دل
از آسمان
آمد حسینین
تاریخ آن

بر گومتی
پایندہ پل
بر لیست خوش
چون ماہ نو
زاہمن پیا
پایندہ پل
بجنود شد
بر گومتی

تاریخ مسجد

امجد علی شہنشہ دیندار و حق پرست	نمود بحر طاعت حق مسجدی بنا
در گوش ہوش سن پی تاریخ ان سروش	گفتا کہ اے برستہ بگو خانہ خدا ۱۲۶۱ھ

تذکرہ امکنہ عہد واجد علیشاہ

متصل و محاذی کوٹھی دلکشا ایک مکان جانفزا بنایا اور آگے اوسکے ایک میدان واسطے مہارت قواعد حرب کی درست ہوا اور بیگم کوٹھی دولتخانہ ایک عمارت نامور بہ بادشاہ منزل - اور ایک بیت صاف طرف دریا کے نکالا جسمین سر شام سے دور دیہ قندیلون اور بلورین کنولونکی روشنی ہوتی تہی صاحبان انگریز بہادر اس جگہ پر فضا کو پسند کر کر ہر روز آمد رفت رکہتے تہے اور عمارت متعلق قیصر باغ جس زمین پر واقع ہے برضامندی رعایا بہ زر کثیر خریدی گئی اور مشتمل چند انواع آراستہ و ترتیب ہوا الغرض اس عہد مین اکثر عمارت سلطانی و اہلکاران و رعایا کی قابل دیدنی تہین جسکا نمونہ کوٹھی قیصر پسند و قیصر باغ و معشوق منزل جو آجتک کسیقدر باقی ہے اور اس عہد مین سرکار نے اس کوٹھی مین لٹھ آہنی ڈلوائی اور درستی کروائی اوسکے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہی کہ سلاطین

سکونت رئیسان ملک اور وہ قابل دید تھے اس عہد میں وابستگان سلطنت نے بھی اکثر عمارات
تیار کرائیں جنکا حال تاریخہائے ذیل سے کسیقدر واضح ہوگا طول کی گنجایش نتھی —

تاریخ سڑک سلطان فلک سریر خورشید کلاہ + دربان دحشم خدایگان خسرو + زہی عزم
کیقباد وچون کیکاوس + پیدا ز لوای اوشان خسرو + خوش لہجہ ونغتہ سنج وہمی پیرا شیرین
سخنش بود بیان خسرو + اسمش واجد علی شہ کشور ہند + مشہور بکار رسو لبان خسرو + حالا خسرو
بود مراد از ممدوح + زینجا نبرد کسی گمان خسرو + در عدل وسخاوت است بی مثل و عدیل +
خالق بادا نگاہبان خسرو + یکی در معتمد علیخان ناظر + ذی رتبہ واز مقربان خسرو + نامش
نامی دیانت الدولہ خطاب + قایم ماندہ بامتحان خسرو + درباب سڑک راہ احسان کرم +
صادر شدہ حکم بندگان خسرو + فوراً سڑک وسیع ترتیب نمود + بشنید چو حکم از زبان خسرو +
راہی ز سڑک سوی سکندر باغ است + ہم جانب دیگر از مکان خسرو + پرسید ز راقمی چو راقم سالش
گفت از سر ادب تمکنان خسرو ۱۲۶۳ + **تاریخ امام باڑہ بشیر الدولہ** حبذا سلطان عالم باتمکین
حامی دین ظل رب العالمین + رنگ و بوی گلشن ہندوستان + خوشہ چین خرمنش خاقان چین
خسرو یوسف لقا گر دیدنش + شادمان گردد دل اندوہگین + یا الٰہی از طفیل پنجتن + ہفت
اقلیمش شود زیر نگین + چون بشیر الدولہ نیکو خصال + ہست مملوک خداوند مبین +
اعتبار و اعتماد او بسی + پیش شاہ مخزن علم و یقین + در اطاعت ہست با مولای خود +
مثل قنبر با امام المتقین + در محل خاص در جملہ محل + ہست ناظر آن امیر الناظرین
تعزیہ دار شہید کربلا + شیعۂ پاک امیر المومنین + قصر روشن ساخت مثل قصر نجم + بہر نور چشم
ختم المرسلین + بارک اللّٰہ ای زہی قصر بلند + شد ز تعمیرش رسا بخت زمین + صحن صافش
مثل قلب عارفان + کرسیش ہم پایۂ عرش برین + زایرانش حور و غلمان و ملک + حاجیان
پاک چون روح الامین + گفت راقم سال تعمیرش ملک + لامکان ماتم سرای نقیا

قطعہ تاریخ کاظمین

در زمان ظلِ حق سلطانِ عالم بادشاه + تا سرِ زینِ محمد و سنداءِ کاظمین + افضل و اشرف غلام
حضرت موسی رضا + هست شرف الدوله باصد جان نثار کاظمین + زوجه اش شرف النسا خانم
کبیر فاطمه + محسن خلق عدا طاعت گذار کاظمین + از سکون را شهرت دارد و شهرت در هر دو اسم +
بانت سکینه از عطای بی شمار کاظمین + آن دو عالی منزلت با حسن نیت ساختند + خوش نما نقل و اق
نو ر بار کاظمین + شد نصیب هندیان الحال بی رنج سفر + خاکبوس روضهٔ گردون وقار کاظمین + آن
لکهنو شد غیرت فردوس زین نگین بنا + رونق اسلام افزود از بهار کاظمین + گشت نقل دو حرم
سبطین این بیت الشرف + گفت راقم سال تاریخش مزار کاظمین ۱۲۷۹ھ

تاریخ درگاه امین الدوله نواب فلک جاه + که دارد الفت آل پیمبر + بنا فرمود چون درگاه
عباس + سلام حق برو تا روز محشر + چنین تاریخ سالش گفت هاتف + بنا شد خوابگاه ابن حیدر + ۱۲۶۴ھ

تفصیل وثائق خاندان بادشاہی ملک اودھ تا عہد انتزاع سلطنت

وثیقہ — بہو بیگم صاحبہ نے بخش آبادی سے باتفاق راے نواب قاسم علیخان کے عہد کرنیل بیلی صاحب
رزیڈنٹ لکھنؤ چھیاسٹھ لاکھ روپیہ کمپنی انگریز بہادر کو دیکر بحساب فیصد چار روپیہ منافع ستائیس ہزار دو سو [illegible]
سالانہ تین لاکھ چھبیس ہزار نو سو چھتر روپیہ واسطے پرورش لواحقان و متوسلین اپنے کے مقرر کرایا یہی سبب
تنازعہ فیما بین سرکار اودھ و کمپنی کے پیدا ہوا اور اکثر خاندانی اشخاص ریاست اودھ حمایت کمپنی میں آگئے
وثیقہ — غازی الدین حیدر بادشاہ نے بمشورہ معتمد الدولہ وزیر الممالک کے بطور قرض مورخہ غرہ محرم
۱۲۴۱ ہجری مطابق سترہویں اگست ۱۸۲۵ عیسوی کو ایک کروڑ روپیہ بمنافع فیصد پانچ روپیہ بنا بر
پرورش و حفاظت معتمد الدولہ و صاحبات محل کمپنی کو دیا اسکی ذریعہ سے ہنگام موقوفی وزیر بحمایت انگریزی رہا
وثیقہ — نصیر الدین حیدر بادشاہ نے معرفت مارڈونٹ رکٹس صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ مشتمل آٹھ دفعات
تاریخ چوبیسویں شعبان ۱۲۴۴ ہجری مطابق یکم مارچ ۱۸۲۹ ع کو باسٹھ لاکھ چالیس ہزار روپیہ باقرار
صدہ پانچ روپیہ برای صاحبات محل وغیرہ مقرر کرادیا —
[illegible] بادشاہ نے معرفت کرنل جان لو صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ بطریق قرض دایمی مبلغ
[illegible] دفعات کے باقرار منافع فیصد پانچ روپیہ بشرح اولاد و متوسلین قدیم اپنے کے

کمپنی کو دیا اور واسطے امام باڑہ حسین آباد کی کاغذات نوٹ تعدادی تینتیس لاکھ روپیہ باہتمام
رفیق الدولہ عظیم اللہ خان بوکالت محمد ابراہیم خان حاصل کی گئی اسکا منافع اہتمام صاحبان محسن الدولہ و ممتاز الدولہ
مین ہے اور جملہ مصارف امام باڑہ ممدوح باستصواب اتفاق انہی صاحبان ممدوحین کے ہوتی ہے
وثیقہ — ودیعت نامہ حضرت محمد علیشاہ برای صاحبات محل و منسوبین خود مبلغ اڑتیس لاکھ روپیہ
بمنافع فیصد پانچ روپیہ حسب تفصیل ذیل مقرر ہوا

مرتبہ اول	مرتبہ ثانی
[illegible] لاکھ	[illegible] لاکھ

بمعرفت امین الدولہ

وثیقہ — عہد واجد علیشاہ مین کاغذات نوٹ مصارف مقبرہ حضرت امجد علیشاہ باختیار بادشاہ
جملہ تعداد وثیقہ خاندان واجد علی شاہ تعدادی مبلغ تین کروڑ پندرہ لاکھ چالیس ہزار روپیہ ہے
اسکی ذریعہ سے جو منافع ملتا ہے خاندان شاہی کا تزک و احتشام ہے —

تذکرہ صاحبان اہل قلم سرکار شاہی

چونکہ قوم کایست کو علاوہ ہر ایک مقام ہندوستان کے اس ملک اودھ مین بدولت خاندان بادشاہی
کے بہت کچھ عزت اور ثروت حاصل رہی ہے اسواسطے کچھ حالات بعض صاحبان قوم کایست لکھنا
ضرور ہے کیونکہ انکا بھی سلسلہ جب تک ریاست اودھ قائم رہی بدستور قدیم اعزاز و افتخار کے ساتھ جاری رہا ہے

تذکرہ مہاراجہ نول رای کایست سکسینہ

مہاراجہ نول رای قوم کایست سکسینہ عہد نواب ابو المنصور خان صفدر جنگ مین بزمرہ متصدیان دفتر
دیوانی ملازم ہوا سنہ ۱۱۵۵ ہجری مین اختیار کلی نیابت نظامت صوبہ اودھ پر حاصل ہوا اس شخص کی عادات پسندیدہ
اور خصایل سنجیدہ مشہور ہین اور شجاعت ایسی تھی کہ عین معرکہ یورش جنگ افغانان بنگش مین سواری فیل تنہا
رہگیا فیلبان سواری فیل کو بھگا لیجانا چاہا مہاراجہ نے لڑائی سے منہ پھیرنا خلاف مردمی جانکر مقابلہ دشمن کو نہ ہٹایا
اور ضرب گولی بندوق سے جو پیشانی پر لگی سنہ ۱۱۶۳ ہجری مین جان بحق تسلیم کی —

تذکرہ رای کیشو رام قوم کایست سکسینہ

رای کیشورام ابتدا مین عہدۂ وصلباتی ہندون وسپانہ پر عہد نواب برہان الملک مین نوکر ہوکر داروغگی حرم
محترم پر سرفراز ہوئے جب نواب ممدوح ہمراہ لشکر حضرت محمد شاہ بادشاہ دہلی کے واسطے تنبیہ شورش سادات
بارہہ کے تشریف لیگئے سرکشان بارہہ نے حرم محترم پر تاخت ماری رای کیشورام نے دروازہ محلسرا پر
غارتگرونسے مقابلہ کیا اوراسی مقابلہ مین جان دیکر نمک حلالی کا روی زمین پر نام قایم کیا

تذکرۂ شیولال پسر رای کیشورام مسبوق الذکر

شیولال پدر رای کیشورام جو دفتر تن کار پرداز تہا نواب صاحب نے دفتر سے علیحدہ کرکے سوارون کا سرگروہ یعنی
افسر بنایا جنہنے معرکہ مہاراجہ نولرای مین بہت زخم اوٹہاے اور بعد حصول صحت عہدۂ دفتر دیوانی
اور اتالیقی نواب آصف الدولہ پر سرفراز ہوکر وفات پائی انکی شجاعت اور حسن کارگذاری مشہور ہے

تذکرہ بہگوانداس پسر دوم شیولال

بہگوانداس بعد وفات پدر اپنے کے اوسی عہدۂ دیوانی اور اتالیقی آصف الدولہ پر سرفراز ہوا نواب آصف الدولہ
جب مسند نشین ہوئے بہگوانداس سے عہدۂ اتالیقی نواب آصف الدولہ سے خلاف واجبی آئی لہٰذا انکا بعد انواب آصف الدولہ
نے تنخواہ بحال رکھکر خانہ نشین کیا جب مہاراجہ صورت سنگہ جنکو پچاس لاکہہ روپیہ سالانہ علاقہ بریلی وغیرہ
تفویض تہا فوت ہوئے نواب آصف الدولہ نے بحال سابقہ علاقہ بریلی وغیرہ کا بہگوانداس کو تفویض کیا بہگوانداس
نے فیض اللہ بیگ عامل پیلی بہیت کو بعلت زرباقیات سرکار قید کیا وکیل عامل مذکور نے بجہہ عرض حال گلی مین چہوری
ماری جسکی سبب سے بہگوانداس معتوب ہوگئے اونکا لڑکا رای بالک رام پیشگاہ نواب آصف الدولہ سے بخطاب [illegible] وعہدۂ نائب
نیابت مہاراجہ جہاؤلال پر سرفراز ہوا سنہ ۱۲[illegible] ہجری مین جب مہاراجہ جہاؤلال حسب منشاء کمپنی انگریز نواب
آصف الدولہ سے علیحدہ ہوکر عظیم آباد گئے رای بالک رام بہی اونکے ساتھ عظیم آباد گئے رای موصوف کا صبوری
تخلص تہا یہ شعر اونکا ازبس مشہور ہے شعر صبوری ضرور ہست سالکین را دل ارا بغیر از صبوری علاجی نباشد

تذکرہ مہاراجہ جہاؤلال قوم کایستہ سکسینہ

جہاؤلال عہد نواب شجاع الدولہ مین عہدۂ مشرفی کارخانجات پر ابتدا مین ملازم ہوئے اور بعد اوسکے
داروغگی دیوانعام پر سرفراز ہوئے اوس وقت تک اونکو خاص و عام للوجی کہتے تہے جب آصف الدولہ

مسند نشین ہوئی عہدہ جرنیلی و سپہ سالار اعظم و ایشک آقاسی و داروغہ بیگی پر سرفراز کرکے مہاراجگی کا خطاب دیا
سنہ ۱۲۱۰ ہجری مین مختار الدولہ کو اوسکی ترقی پر رشک ہوا حکمت عملی سے قید کرا کے عظیم آباد کو بھجوا دیا —

تذکرہ راجہ پورنچند قوم کایستھ سکسینہ

راجہ پورنچند عہدہ وقایع نگاری پر عہد نواب شجاع الدولہ بہادر سے مقرر رہے جو کہ مسمی رای صاحب رام انکا
انکا عیاش تھا رای انوپ چند متصدی خانسامانی سلطنت دہلی ہنگامہ احمد شاہ درانی سے شکستہ
حال ہوکر لکھنؤ مین مع دو لڑکون کے دیا کرشن و چنی لال کے وارد ہوا راجہ پورنچند نے
دیا کرشن سے اپنی لڑکی کی شادی کرکے خانہ داماد بنایا اور معرفت اوسکے نقل کاغذات دستخطی
نواب آصف الدولہ امیر الدولہ حیدر بیگخان نائب کے پاس بھیجنے لگا جب راجہ پورنچند دامن کوہ بٹول مین
لب آب بکراجیین کے فوت ہوئے خدمت وقایع نگاری کی مہاراجہ جہاؤ لال کو تفویض ہوئی مہاراجہ جہاؤ لال نے
رای بالکرشن داماد رای جسونت رای دیوان کو عہدہ وقایع نگاری عطا کی بالکرشن [illegible] پورنچند خانہ نشین ہوا

تذکرہ رای چنی لال خیرابادی کایستھ سکسینہ

رای چنی لال عہد نواب آصف الدولہ مین عہدہ مشرفی جملہ کارخانجات پر سرفراز تھے یہ بڑی مخیر اور بہادر بہر دور
مشہور تھے اونکی خاندان کی اکثر معزز و ممتاز لوگ موجود ہین مثلاً رای پورنچند اور رای رگھوناتھ پرشاد وکیل ریاست بلرامپور کے بڑے معزز ہین

تذکرہ رای دیا کرشن خلف رای انوپ چند

رای دیا کرشن جو بعد وفات راجہ پورنچند جو خانہ نشین ہوگئے تھے اوسی ایام خانہ نشینی مین پس از چند سال کے
اپنی لڑکی کی رتن سنگہ خلف رای بالکرام نائب مہاراجہ جہاؤ لال کے ساتھ شادی کردی اور ساعی ہوکر دیگر انتظام محالات
نگینہ و نجیب آباد وغیرہ تمام اپنی اور چنی لال بھائی کی حاصل کیا انہین کے عہد مین غلام محمد خان وغیرہ افغانان بہامپور سے
لڑائی پیش ہوئی تھی بعد اوسکے عہد نیابت مہاراجہ جہاؤ لال مین عہدہ واصلباقی دیا کرشن کو ملا عہد تفضل حسین خان مین
دیا کرشن معطل ہوئے اور جبکہ رای واصلباقی نویس سابق بحال ہوا مگر پھر نواب آصف الدولہ نے دیا کرشن کو اوسی عہدہ پر
سرفراز کیا عہد غازی الدین حیدر مین دیا کرشن عہدہ دیوانی پر باضافہ خطاب راجگی سرفراز ہوئے بعد اونکی
وفات کے نول رای لڑکا اونکا دیوان ہوا اور خطاب مہاراجگی سے سرافراز ہوکر نیک نیتی سے تمام حیات بسر کی

تذکرہ مہاراجہ میوارام خلف مہاراجہ نولکرشن

مہاراجہ میوارام بعد وفات پدر اپنے کے عہدۂ دیوانی پر سرفراز ہوکر منظور نظر بادشاہ ہوئی اس مہاراجہ کی فیاضی اور
اولی العزمی مشہور ہے طریق اسلام تعزیہ داری مین صرف کثیر کیا انکی اس حال کی اکثر روایات ہین مگر ایک روایت
یہ ہے کہ سبحان علیخان وغیرہ جو اوس وقت مین برسر کار تھے اور عہدۂ دیوانی کو لینا چاہتے تھے نصیر الدین حیدر
بادشاہ کے خیال مین یہ جما دیا کہ مہاراجہ میوارام زیارات کو جانا چاہتے ہین اگر آپ اسکو حکم نہین دینگی تب انکے
عقاید مذہبی سلب ہوجائیگی بادشاہ نے مہاراجہ میوارام سے کہا کہ فوراً زیارات کو روانہ ہو چنانچہ بر طبق اس حکم کے
لکھنؤ سے مہاراجہ کو بعد اظہار اسلام لکھنؤ سے نکل جانا پڑا اور بسبب قیام چند ماہ کانپور کی زیارات عتبات عالیات
ایمہ معصومین علیہم التحیت مین چلا گیا عہدۂ دیوانی پر بالکرشن برادر زادہ انکے مقرر ہوکر خطاب مہاراجگی سے
سرفراز ہوئی اور بہاریلال خلف مہاراجہ میوارام عہدۂ املباقی پر مقرر ہوکر خطاب راجگی سے ممتاز ہوئے

مگر مہاراجہ بالکرشن کو محمد علیشاہ نے موقوف کیا جب محمد علیشاہ سلطنت پر جلوہ فرما ہوئے مہاراجہ موصوف کو بحال فرمایا اور
خطاب مشیر الدولہ مؤید الملک مہاراج ادہراج بالکرشن بہادر جسارت جنگ عنایت فرمایا انتزاع
سلطنت اودہ تک یہی مہاراجہ عہدۂ دیوانی پر مقرر رہی انکی اوصاف حمیدہ مشہور زمانہ ہین راجہ تیج کرشن صاحبزادے
انکی اور راجہ بہاریلال صاحبزادے مہاراجہ میوارام کے موجود ہین

تذکرہ راجہ امرت لال عرض بیگی کایست سکسینہ

امرت لال قوم کایست سکسینہ عہد نواب سعادت علیخان بہادر مین بارباب ملازمت ہوکر ملازم ہوئی اور روز
بروز ترقی پاکر عہد غازی الدین حیدر بادشاہ مین عہدۂ پیشکاری اقاسی یعنی داروغگی بیوتخانہ پر سرفراز ہوکر لیے
عہد نصیر الدین حیدر بادشاہ مین خطاب راجگی پایا چونکہ یہ راجہ اپنی دیانت اور وفا کوشی آقا مین سرگرم
تھا اور دل بلیشت وہ شجاعت بھی اسکے آب و گل مین تھی مگر جونکہ اقبال مدد گار نہ ہوا انسان مجبور ہے بنا بران جان سپاری کا
موقع پاکر بادشاہ کو راجہ سے برہم کرادیا اور جب نوبت بقید پہنچی راجہ سے لئے اپنے کو شمشیر سے آپ قتل کرلیا
انکی دو صاحبزادے علم مین یکتا اول رای مکھن لال دوم رای سکھن لال - رای مکھن لال نے عہدۂ ڈپٹی
کلکٹری مدت تک سرکار کمپنی انگریز کو انجام دیکر سند خوشنودی حاصل کی اور نوکری ناپسندگی آج تک

عمدہ طور سے بسر کرتے ہیں رای سکھن لال نے عین شباب میں وفات پائی انکی صاحبزادے رای ... پائی
علوم فارسی و عربی و حکمت و منطق وغیرہ جو حاصل کیے انکا حلم و اخلاق کی کیفیت بھی ستودہ و آخر ...

تذکرہ راجہ بھکھاری داس کایستھ سکسینہ

بھکھاری داس نے منشیخانہ بادشاہ دہلی میں بہ نیابت بخشی خان میر منشی کے چندے بسر کی بعدہ میر منشی
نواب ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ کا ہو کر خطاب راجگی سے سرفراز ہوا ابتدا سنہ ۱۱۹۲ ہجری سے سنہ ... ہجری
اپنے سررشتہ کا بخوبی انجام دیا اور بعوض حسن خدمت بطور انعام موضع بہیا اعظم پور وغیرہ پرگنہ ...
سنہ ۱۱[illegible] ہجری سے معافی میں ملا اور علاوہ اسکے محال کے و سے درجہ رسوم فی مالگذاری ... روپیہ سے ایکسو روپیہ ...
مقرر ہوا بعد وفات راجہ بشن سنگہ پسر کلان اونکا سنہ ۱۱۸۰ ہجری سے نہایت سنہ ۱۱۹۰ ہجری تک ...
علاوہ معافی سابقہ کے بیتالیس مواضع اولی وغیرہ پرگنہ مہونہ و موضع جمالپور پرگنہ ملیح آباد کی معافی ...
بعد وفات راجہ بشن سنگہ راجہ بہو نندن لال خلف دوم بھکھاری داس برادر خورد راجہ بشن سنگہ ...
سنہ ۱۲۳۲ ہجری تک عہدہ منشی گری و خطاب سے سرفراز رہا مگر معافی عہد نواب سعادت علیخان ...
ملک ضبط ہو گئی تھی بعد سنہ ۱۲۳۲ ہجری کے عہدہ منشیانہ اس خاندان سے جاتا رہا منشی دولت رام ...
سررشتہ تحریر مسودات بیت الانشا میں مقرر ہوا اور بعد زوال سلطنت بادشاہ کے ساتھ گیا اور وہین
انتقال کیا لڑکا اونکا بادشاہ کے ہمراہ ہے منشی دولت رام لیاقت علوم ضروری ...

راجہ رتن سنگہ خلف رای بالکرام

رتن سنگہ سنہ ۱۲۱[illegible] ہجری میں بذریعہ مہاراجہ دیا کرشن بہادر ... بار یاب ملازمت غازی الدین حیدر بادشاہ
ہوا اور دستور العمل ملک اودہ واسطے بندوبست آمانی ترتیب دیا اور ملک اودہ چہ حصہ پر تقسیم ...
تحصیلدار ملقب بہ ناظم ہوئے بعد اوسکے اول راجہ رتن سنگہ اتالیقی نصیر الدین حیدر پر مقرر ہوا اور بعد
اوسکے بادشاہ نے رتن سنگہ کو داروغگی پر سرفراز کیا اور آخر عہد میں عہدہ میر منشی و خطاب فخر الدولہ دبیر الملک
منشی الملوک راجہ رتن سنگہ عنایت کیا محمد علی بادشاہ نے انکو عہدہ دیوانی بعزل مہاراجہ بالکرشن علاوہ خدمت
منشیگری تفویض کیا حضرت امجد علیشاہ نے دونو عہدوں سے موقوف کر دیا جب رای بالکرام نے وفات پائی
حسب اظہار بعض اشخاص کے رای بالکرام بحکم بادشاہ دفن ہوا ... بطن جاریہ مسلمان ہو کر ...

میرا فتخار الدولہ نیشی رتن سنگھ بہادر زخمی مسلمان ہوا اور شعر کہنے کا بہت شوق تھا تخلص انکا زخمی تھا جب اونکی وفات ہوئی کل شعر کہنے والے اونکی وفات پر تاریخ کہی راجہ لالجی اور کنور آفتاب رای خلف الا امام بخش اوسی سال فارغ البال

تذکرۂ راجہ لالجی وگلالجی

راجہ لالجی وگلالجی کایستہ سکسینہ از نسل رتن شرخرک راجہ بھگوانداس اتالیق نواب آصف الدولہ مدت تک سرکار کمپنی انگریزکی نوکری کی بعد اوسکے لکھنؤمین وارد ہوئے اورعہدہ بخشیگری پراپنے زندگی تک سرفرازرہے بعد اونکے راجہ بسنت رای لڑکا اونکا اوسی عہدہ پرتاحیات بحال رہا بعدہ راجہ رام بہادر اوسکے پسر عہدہ زادہ اونکا انقلاب سلطنت تک عہدہ کا انتظام کرتے رہے اور آج راجہ بسنت رای وکنور جسونت رای بہادر شایستہ زمانہ حال مین بسر کرتےہین اس خاندان کی شہرت سخاوت اور برادر پروری مشہور ہے

تذکرۂ مہاراجہ ٹکیت رای کایستہ سریباستب

ٹکیت رای ابتدا مین حیدر بیگ خان کے رسالہ مین شاہ پوری کا ملازم ہوا بعد اوسکے نوشت نظر علیخان خواجہ سرا داروغہ توشہ خانہ کا دیوان ہوا بعدہ آصف الدولہ مین مرتبہ متصدیان دفتر دیوانی مین مقرر ہوا بعد چندے ترقی پاکر خطاب مہاراجگی سے سرفراز ہوا اس مہاراجہ کی فیاضی اور نیکنامی کی نسبت بیان کی حاجت نہین اکثر یادگار اونکی بنوائی ہوئی عمارتین مثل تالاب مساجد ومدارس وغیرہ آجتک موجود ہین اس شہر لکھنؤ مین علاوہ ڈیوڑھی وباغات وغیرہ کی ایک تالاب متصل میلادیہی بڑا وسیع اور خوشنما آجتک موجود ہے اور میلا اوسکا استقامت پر ہر سال بڑی دہوم سے ہوا کرتا ہے

تذکرۂ پرتاب رای کایستہ سری

پرتاب رای سولہ برس کی عمر مین شاہجہان آباد مین سرکار ابو المنصور خان صفدر جنگ بہادر مین مرتبہ متصدیان بخشیگری ملازم ہو کر اودہ مین آیا بعد اوسکے پسر انکا تہہ لڑکا اونکا اوسی سررشتہ پر بحال ہوا لیکن اونکو بای رای اونکی لڑکے نیب اوس دفتر کی ہوئی اور اونکی زندگی مین بہولا ناتہ اونکا لڑکا مختار رہا جنہون نے عمارات رفیع اور تالاب وچاہ جابجا تیار کرائے نواب آصف الدولہ دو مرتبہ بخشی بہولا ناتہ کے مکان پر ایکمرتبہ زندگی مین اور ایکبار بعد اوسکے بطور تعزیت رونق افروز ہوئے اور بعد وفات بخشی موصوف کے

چھوٹے لال برادر کوچک اونکا چندی اوسی سررشتہ پر مامور رہا عہد حضرت غازی الدین حیدر مین
جوالا پرشاد پسر بخشی لیغی راجہ بھولا ناتھ متذکر الصدر تحت مہاراجہ دیاکشن مین تجویز تحفظ پر مامور
ہوئے عہد محمد علیشاہ مین پیشگاہ ثریا جاہ ولیعہد مین ملازم ہوا اور وقت تخت نشینی امجد علیشاہ
بہ ترقی مدارج وخطاب مدبر الدولہ منشی الملک راجہ جوالا پرشاد بہادر محکم جنگ کے سرفراز فرمایا بکمال
خصایل پسندیدہ مشہور ہین انکا تخلص وقار ہے آجتک یہ صاحب معطل اپنی دولتسرا مین موجود ہین

تذکرہ برگزیدہ عالم عطارد رقم منشی بے نظیر ممدوح صغیر و کبیر منشی جی سنگھ رامی متخلص بہ مقبول قوم کایست سری باستب

آبا و اجداد منشی صاحب موصوف کے زمانہ قدیم مین قصبہ الرحمن پور ضلع خیرآباد متعلقہ صوبہ اودہ تہی اتفاقات سے
ضلع مرادآباد مین تشریف لیجا کر گجراتی محلہ مین سکونت پذیر ہوئی اور بعہد ہای جلیلہ سرفراز رہے اب تک بعض مکان عالی عمارات
عالیشان بقبضہ عزیزان و بزرگان خاندان انکی موجود و قایم ہین المختصر منشی صاحب سابق الاوصاف شہر لکھنؤ
محلہ نوبستہ مین رونق افروز ہوئے اور عہد نصیر الدین حیدر بادشاہ اودہ سے تا زمانہ ختم سلطنت واجد علی شاہ
بلا فصل عہدہ قربان بیگی پر ممتاز رہکر عملداری سرکار انگریزی مین تاریخ انیسوین ۱۹ اپریل سنہ ۱۸۶۶ع کو انتقال
فرمایا صاحبزادہ خوشنویس شاگرد اونکی محکمجات سرکاری اور چھاپہ خانون مین ملازم ہین [illegible] منشی [illegible] اولاد اکبر
منشی صاحب مرحوم و مغفور علم و فضل مین مشہور نزدیک و دور سرکار فیض آثار حسیب الدولہ عضد الملک میرزا
مہدی حسین خان بہادر اسد جنگ خلف الصدق میرزا والاجاہ بہادر ابن دلیر الدولہ [illegible] بہادر
فیروز جنگ رئیس اعظم شہر لکھنؤ مین مختار باعز و وقار ہین ——

تذکرہ راجہ کندن لال بہادر

راجہ کندن لال بہادر کایستہ [illegible] کہ وحید زمانہ اور فضل و کمال [illegible]
خدمت داروغہ خوانی پر مامور ہوئی بعدہ عہدہ منشیگری و خطاب راجگی سے سرفراز ہوئے [illegible] ——

تذکرہ بابو پورنچند کایستہ سکسینہ

بابو پورنچند خلف راجہ جواہر سنگھ بہادر نواسہ کنور دولت سنگھ [illegible]

زوال سلطنت اودھ تک انجام دیا بابو صاحب عالی مناصب حضور رس و جامع الکمالات و مجمع الصفات و علم دوست تھے عہد میرزا برجیس قدر بہادر مین رہگرای عالم بقا ہوئے

خاتمہ

تمنا جسکا اب ہے شکر سر — کہ پہونچی یہ تاریخ انجام پر
جو دل مین ہوس تھی وہ پوری ہوئی — مٹا رنج خاطر صبوری ہوئی
مین اک بندۂ ہیچ و بدنام ہون — جو سچ پوچھیے خادم عام ہون
نہ عالم نہ عاقل نہ فاضل ہون مین — نہ دانا نہ اوستاد کامل ہون مین
فن شاعری مین نہ حاصل کمال — عبث پھر ہے شعر و سخن کا خیال
مگر کیا کرون غلبۂ شوق ہے — بدل لذت شعر سے ذوق ہے
کئی سال سے ہے یہی مشغلہ — بڑھا شغل دل صورت حوصلہ
غزل مین ہوا قافیہ جب حریف — لگی سوچنے خود بخود پھر ردیف
سنایا کسیکو جو کچھ شعر آہ — نہ کچھ ہاتھہ آیا بجز واہ واہ
تو دل اور ہی سمت مایل ہوا — نیا مشغلہ دل کو حاصل ہوا
کہا گر لکھون کوئی اچھی کتاب — تو ہون صاحب آبرو کامیاب
وہ مین نے پنچ ادھیائی لکھی — کہ بھاکھا سے بس نظم اردو مین کی
تھی باقی وہ پوتھی جو خوبی کی ساتھ — اٹھا اوسی لیکے ہاتھون ہاتھ
[illegible] لکھا مینے پھر — کیا ترجمہ یہ نیا مینے پھر
بڑھا قدر دان کا کرم حال پر — تو چھپکر جہان مین ہوا مشتہر
لکھی اسطرح پر کتاب ایک اور — ہوئی جو پسندیدۂ اہل غور
لکھے نام اوسکا یہ کیونکر بحیث — طویل اوسکا نام اور یہ بحر خفیف
ہے اول سوم اوسمین کی اہل غور — الف لام پھر اوسکے آگے ہے اور

ہے ت۔ عین۔ ر لام اور ی اور میم
الف اور ت حرف آخر نہ میم

ہے اسطرح جیسے نام اوسکا عیان
سمجھ جاے ہر عاقل نکتہ دان

ہے مضمون و مطلب کی تاثیر یہ
بنے اہل دنیا کے اکثیر یہ

لکھا ایک چھوٹا رسالہ بھی اور
لکھی جسمین ہر اک حکایت بغور

ہوئی فائدے اہل تدبیر کے
کرشمے ہین سب اوسمین تقدیر کے

سوا اسکے پھر دو کتابین لکھین
جنھین شوق ہی نظم اردو مین دیکھین

مگر نثر مین اب لکھی یہ کتاب
بفضل خدا دل ہوا کامیاب

اودہ کی یہ تاریخ سب ہے صاف صاف
ہے ہر ایک سے چشم انصاف صاف

خطا ہو کہین عیب کی یا ہو بات
چھپائین اوسے ازرہ التفات

نہ مہلت نہ فرصت زمانے نے دی
بہ عجلت یہ تاریخ ساری لکھی

نہ رنگین عبارت نہ عمدہ کلام
یہ تاریخ دو ماہ مین کی تمام

ضروری لکھا مختصر سب حال
رہا طول مطلب کا ہر دم خیال

مقدم اودہ کے بیان کی ہی فکر
مگر سندکا بھی لکھا کچھ ہے ذکر

تھی درکار جس حال کی ابتدا
اوسے بھی مناسب سمجھکر لکھا

غرض خدمت ناظرین مین ہے عرض
کہ ہر حال مین عیب پوشی ہے فرض

پڑھے جو اسے ہو کے مسرور و شاد
کرے شوق خاطر سے عاصی کو یاد

یہ نامہ لکھا جسکے یادگار
الہی ہمیشہ رہے برقرار

کرون اور کیا حال اپنا بیان
رقم ہے فقط شجرۂ خاندان

بزرگی بزرگون مین ہے لاکلام
زمانے مین ہر ایک سے نیکنام

شجرۂ خاندان مصنف کتاب ہذا

جگناتھ

مہانند

بنسی دھر

اودیراج
متخلص بہ
مطلع
صاحب دیوان

ایشری پرشاد
متخلص بہ
شعاعی

صاحب دیوان و

٢
پورن چند

یک دختر

١
رام سہائی
متخلص بہ
تمنا

اشتہار احسن التواریخ یعنی تاریخ صوبہ اودھ

شایقین تواریخ و سیر پر مخفی نہ رہے کہ تاریخ لطیف و دلچسپ مشتمل
بر حالات اودھ از ابتدای عہد راجگان ہنود و ابتداء سلطنت اسلام و
استیلای دولت علیہ انگلشیہ مع کیفیت سوانح حیرت افزا و وقایع
عبرت پیرا متعلقہ بغاوت سرکشان فوج ہند و خصوص باغیان اضلاع
اودھ واقع ۱۸۵۷ء مطبع تمنائی مین نہایت صفائی اور زیبائی کے ساتھ
مع تصویرات بادشاہان اودھ بصرف زر کثیر چھپکر تیار ہوئی ہے اور
قیمت فی جلد ۱۱ مقرر ہوئی ہے اور جن تاجران با وقار کی فرمایش
زیادہ جلدون کی خریداری کیواسطے مطبع مین آئیگی اونکو واسطے قیمت
مقررہ سے کسیقدر کفایت کیجائیگی۔ پس شایقین نکتہ پسند و ناظرین
دانشمند سے امید ہے کہ اس کتاب نایاب کی خریداری سے ذرا بھی
تامل نفرمائین اور کتاب کی سیر سے حظ وافر اوٹھائین۔ چونکہ منشی
رام سہای صاحب تمنا مولف کتاب نے اسکی رجسٹری سرکار سے اپنے نام پر
حاصل کرلی ہے لہذا صاحبان مطابع اسکی چھاپنے کا قصد نکرین۔

راقم عقیدتمند پورنچند مالک مطبع تمنائی لکھنؤ